وکان حقا علینا نصر المومنین

درین زمان برکت توامان بحسن توفیق خالق سبحان کتاب

مستطاب در اثبات تعزیہ داری مسمی بہ

نصر المومنین

در جواب

ہدایت المومنین

یکے از مصنفات جناب مولوی سید ریاض الحسن صاحب

دامت برکاتہ بفرمایش عالیجناب فیض مآب سید محمد اصغر صاحب

رئیس اعظم اونا و دامت حشمتہ بمقام لکھنؤ وزیر گنج ماہ شوال سنہ ۱۳۱۶ھ

مطبع اثنا عشری [illegible] باہتمام [illegible] طبع شد

جملہ حقوق محفوظ

jabir.abbas@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من الباکین علی مصاب من بکت علیہ السماء والارض والملئکۃ المقربون وشہدت بعظمتہا الناطقون والصامتون والصلوٰۃ علی صاحب ذلک العزاء محمد سید الانبیاء وعلی اوصیائہ الشہداء ہم الائمۃ المعصومون **اما بعد** واضح ہو کہ در ینولا ایک رسالہ ہندیہ مسمی **بہدایۃ المومنین** مشعر عدم جواز تعزیہ داری و منع گریہ وزاری مصائب امام حسین علیہ السلام پر نظر قاصر سے گذرا جسکے دیکھنے اور غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولف رسالہ مذکورہ نے ازراہ فریب و فساد کہ خمیر طینت ارباب تعصب و عناد ہے عجب طرح کی سقیفہ سازی اور شعبدہ بازی ابتدائے رسالہ مین کی ہے یعنے عنوان رسالہ مین بدعات و عادات جملہ مخلوقات پر عموماً اعتراض شروع کیا بالتخصیص کسی مذہب معین کا نام نہین لیا تا کہ ناظرین رسالہ یہہ سمجہین کہ بیچارہ مولف بلا تعصب و اکراہ حسبۃ للہ محض ازراہ دردِ دین و نصیحت غافلین محدثات جمیع فرق اسلامیہ پر عموماً طعنہ زن ہے کسی خاص فرقہ سے روی خطاب اور تعصب و عتاب نہین رکہتا لیکن چونکہ خبث باطن فلتہ لسان سے

Powered by: Rana Jabir Abbas

ظاہر ہو جاتا ہے بعد چند سطور ہندی یہہ تحریر کی تمام ہے اور خاص شیعون ہی پر عنایت
اور توجہہ بنہایت اور تشنیع و توہین شعائر ایمان و اسلام ہے مین بکمال مبالغہ و اہتمام
ہے کہ قبائح عقلیہ و نقلیہ و شرعیہ و عرفیہ سب خاص مصائب مظلوم کربلا پر رونے
رولانے نقل تربت و ضریح مقدس بنانے مین بیان کی گئی اور تعزیہ داری ہی
العیاذ باللہ جملہ گناہونکی علت قرار دیگئی حضرات متعلدین اہلسنت مین تو اسقدر
تعصب سخت تعجب ہے مگر یہہ حضرت شاید فرقہ مستحدثہ وہابیہ سے ہین اور یہی
وجہ ہے کہ میلاد شریف کا ذکر بردرایا تسلیما کہین نہین کیا ورنہ قلعی کہلجاتی المختصر
ہم اسی فکر و تردد مین تھے کہ دیکہتے دیکہتے نام نامی حضرت مولف بسلب شرف
سیادت و اضافت بنسبت سکونت **اولاد حسن قنوجی** نظر آیا مجیب سجدہ
شکر بجالایا کہ میرا تصور مقرون بتصدیق اور امر وہابیت مولف تحقیق ہوا
یہہ حضرت ہر بابی بگڑے ہوئے وہابی ہین سہ خوب جانے ہوئے ہین مجیبے عمامے والی
انکی تشنیع کنند و نکونہ بدنام کرین انکی مختصر کیفیت یہہ ہے کہ یہہ سادات
بخاریہ قنوج مین شامل اور مجیب کے طریقہ مذہبی سے خارج سلسلہ نسبی مین داخل
ہین یعنے جو قرابت ابوجہل کو حضرت پیغمبر صلعم سے تھی وہی حضرت مولف کو مجیب احقر
سے ہے انکے والدین ماجدین بلکہ اوائل مین یہہ خود شیعہ مذہب تھے پہر بغرض
تحصیل علم دہلی جاکر جو بگڑے تو بگڑتے ہی چلے گئے اسقدر درپے سرتابی ہوئے
یعنے شیعہ سے سُنّی سُنّی سے وہابی ہوئے پہر احمد پیرزادہ بریلوی اور اونکی مصاحبین
عبدالحی و اسماعیل دہلوی کی صحبت و ارادت مین حوصلے اور زیادہ ہوگئے اونکی
معیت مین سکہونکے ساتہہ آمادہ جہاد ہوی مگر جب کڑی پڑی اور پیرزادی صاحب
مع دیگر جہلا کام آئی ہماری حضرت پہر تی پہراتی ٹہوکرین کہاتی بکمال خفت و ندامت
صحیح و سلامت گہر تشریف لائی بعد خرابی بصرہ یہ سوجہی کہ مقابلہ تیغ و سنان مین

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

جان کا خطرہے زبانی جمع خرچ بلا ضرر ہے لہذا اپنی وہابیت اور قابلیت جتانیکو
اس قسم کے رسائل مہملہ لکھنی شروع کیئے اور یہہ رسالہ خاص ممانعت تعزیہ داری
مین تحریر کیا ہے اور پناہ بخدا اوسکو بدعت وضلالت قرار دیا ہی ہرچند جواب
اسکا بعض افاضل نے بزبان فارسی لکھا ہے مگر چونکہ حضرت مولف غیر مالوف عشیرہ
راقم الحروف سے ہین لہذا بمفاد کریمہ وَاَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ بہ نسبت اورونکی
یہہ کمترین اونکی ہدایت اور خدمت کیواسطے لائق تر ہے پس اگر سخت زبانی مولف
لاثانی کا جواب بمقتضای حمیت وحمایت دین تہرکی بشری ہو تو نزد اہل انصاف
یہہ عذر مجیب مقبول ہوگا لیکن مہما امکن جسطرح مجیب اول نے لعنت وتہذیب
سے بقدر مقدور درگذر نہین کی انشاءاللہ تخفیف کو بہی بفحوای کریمہ وَقُولَا لَهُ قَوْلًا
لَيِّنًا ہرگز لعنت قول سے نہ عدول ہوگا لیکن انہین حضرات کے بعض کلمات طیبات
کی تصریح وتوضیح مین اگر کچھہ دال مین کالا ہو تو وہ انہین کی بے تہذیبی ہی مجیب مجبور
ہے اور اوسکے بیان مین بے قصور ہے اور چونکہ اس رسالہ مین ابتدا سے انتہا تک
ہماری حضرت نیم ملا خطرہ ایمان نے اپنی بدعت کو اسقدر ورد دیا کہ آنکھہ بند کر
بے سمجھے بوجھے عموما ہر امر کو بدعت لکھدیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے
فقط نام بدعت سنکر ایک ہریل کیسی لکڑی پکڑ رکھی ہے اور ہنوز معنے بدعت
اور اوسکی اقسام ممدوحہ اور مذمومہ سے بالکل اجنبی ہین لہذا قبل از شروع جواب
ہم ایک مقدمہ خاص معنی بدعت اور اوسکی اقسام اور نیز اس بیان مین کہ اقسام مذکورہ
مین سے کس کس پر اطلاق بدعت مصطلحہ مولف کا عندالفریقین ہوتا ہی اور
کس کس قسم پر نہین ہوتا لکھتے ہین تاکہ اوسکے ملاحظہ سے ہر صاحب انصاف سنی ہو
یا شیعہ امر حق واضح ہو جای اور پہر کوئی حضرت مولف بگلا بہگت کی بظاہر
حقانی درباطن پر پیچ ولا یعنے تقریر وتحریر سے دہوکا نہ کہائے بحولہ تعالی وقوتہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

مقدمہ تحقیق معنی بدعت اور تفریق اقسام بدعت مین پس معنی بدعت
کے صاحب قاموس نے یہہ لکھے ہین البدعة الحدث فی الدین بعد الاکمال
اوما استحدث بعد النبی صلعم من الاهواء والاعمال یعنے بدعت حادث
کرنا کسی چیز کا ہے دین مین بعد کامل ہونے دین کے یا جو چیز کہ بعد پیغمبر صلعم حادث
ہوئی ہو خواہشون اور اعمال سے پس فقرہ اولی قاموس سے جو بعینہ صحاح
جوہری مین بہی وارد ہے ظاہر او ہی حدث شرع مراد ہے جس سے دین و شریعت
حضرت خاتم المرسلین صلعم مین خلل اور تغیر واقع ہوا اور اوس امر جدید کو اصل
شرع سے کوئی لگاؤ نہو پس ایسی بدعت بالمعنی الاخص بلاشبہہ منہی عنہا
اور حرام ہے اور حدیث کُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ مین بہی بدعت خاص مراد ہی نہ مطلق
محدثات عَلٰی اَیِّ وَجْہٍ کَانَتْ کو وہ باعتراف جمہور فرق مسلمین عموماً داخل
بدعت محرمہ نہین ہین والا بسا امور مباحہ جو زمانہ حضرت شارع مین نہ تہے
اور بعد آن حضرت وقتاً فوقتاً بتقاضای ضرورت حادث ہوتی گئے اور اصل
شرع سے اونکا رجحان یا اباحت وغیرہ ظاہر ہے اور اہل اسلام مین عموماً خلفاً
عن سلف اونکا جواز و استحسان پایا جاتا ہے اور کسی نے اونکا انکار نہین کیا ہے
وہ سب امور داخل بدعت منہی عنہا ہوجائیگی اور اسمین ہمارا ضرر تو کم ہے
لیکن خلافت مابعد النبی پر آفت آنے سے حضرت مولف کا بہت بڑا نقصان
ہوگا بشرطیکہ وہ سنی ہین وہابی ہی سہی اور اگر وہابیت مین بہی ثابت نہین ہین
تو کچہہ بہی نقصان نہین جب اسلام کے کسی فرقہ مین نہ ٹہری تو جسکو جو جی چاہے
کہین ہمتو عند التحقیق شیعہ سنی سب مین اقسام بدعت کی تفریق پاتی ہین
چنانچہ **تفریق اقسام بدعت مین** منجملہ ہمارے علماکے شیخ شہید
علیہ الرحمہ قواعد مین فرماتے ہین محدثات الامور بعد عہد رسول اللہ صلعم

Powered by: Rana Jabir Abbas

اقسام لا یطلق اسم البدعة عندنا الا ما هو محرمة الاول الواجب
کتدوین القران والسنة اذا خیف علیهما والثانی المحرم وهو کل
بدعة تناولها قواعد التحریم والثالث المستحب کبناء المدارس
والربط مما تناوله ادلة الندب والرابع المکروه مما اشتملته ادلة الکراهة
والخامس المباح وهو داخل تحت ادلة الاباحة انتهی یعنے جو امور
کہ بعد عهد حضرت رسول خدا صلعم حادث ہوئے وہ چند اقسام ہین اور اسم
بدعت کا اطلاق ہمارے نزدیک بجز بدعت محرمہ کے اور اقسام پر نہین کیا
جاتا اول وہ امر محدث واجب مثل تدوین قرآن واحادیث جب خوف
اونکے ضائع ہونے کا ہو دوم حرام اور وہ ہر بدعت ہے جسکو قواعد تحریم
شامل ہون سوم مستحب مثل بنائے مدارس وکاروان سرا وغیرہ وہ چیزین
جسکو ادلہ ندب شامل ہون چہارم مکروہ جنکو ادلہ کراہت شامل ہون
پنجم مباح جو تحت ادلہ اباحت داخل ہون اور علمائے حضرات اہل سنت
ین سے صاحب بحر المذاہب نے آخر کتاب قواعد مین اسکی تصریح اسطرح
فرمائی ہے البدعة منقسمة الی واجبة ومحرمة ومندوبة ومکروهة
ومباحة والطریقة فی ذلک ان تعرض البدعة علی قواعد الشرع
فان دخلت فی قواعد الایجاب فهی واجبة او فی قواعد التحریم
فمحرمة او فی الندب فمندوبة او فی الکراهة فمکروهة او فی الاباحة
فمباحة یعنے بدعت منقسم ہوتی ہے واجب اور محرم اور مندوب اور
مکروہ اور مباح کیطرف اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ عرض کیجائے بدعت قواعد
شرع پر پس اگر قواعد ایجاب مین داخل ہو تو وہ واجب ہے یا قواعد تحریم
مین داخل ہو تو وہ بدعت محرمہ ہے یا قواعد ندب مین داخل ہو تو وہ مندوب

jabir.abbas@yahoo.com

ہے یا قواعد کراہت مین داخل ہو تو وہ مکروہ ہے یا قواعد اباحت مین داخل ہو تو وہ مباح ہے انتہی۔ اس عبارت کو مولوی فضل رسول صاحب بدایونی نے اپنے رسالہ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ مین بھی جو فرقہ ضالہ وہابیہ کی رد مین ہے نقل کیا ہے اوسمین تتمہ اس عبارت کا جسمین تفصیل ان اقسام خمسہ کی ہے وہ بھی مذکور ہے پھر بتفاوت یسیر حضرت امام شافعی کا یہہ قول بھی بیان کیا ہے وقال الشافعی رح وما احدث وخالف کتابًا او سنّۃ او اجماعًا او اثرًا فہو البدعۃ الضّالہ وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئًا من ذلک فہو البدعۃ المحمودۃ انتہی۔ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ جو احداث مخالف کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے ہو تو وہ بدعت ضالہ ہے اور جو احداث خیر سے ہو اور امور مذکورہ مین سے کسی امر کے مخالف نہو وہ بدعت محمودہ ہے انتہی۔ علی ہذا اور اکابر اہل سنت کے مصنفات مین بھی تفصیل و تفریق مذکور ہے اور کیونکر نہو کہ تحقیق معانی صحیحہ کا لغت پر دار مدار ہے لہذا حضرت مولف ایک آخری حجت اور سُن لین پھر اونکو اختیار ہے صاحب مجمع البحرین نے معنی بدعت کے اسطرح توضیح کی ہے البدعۃ بالکسر والسّکون الحدث فی الدّین وما لم یکن لہ اصل فی کتاب وسنّۃ فما دلّ علیہ الشرع ولو بالعموم خارج منہ فمن شرّع فاحلّ حرامًا او حرّم حلالًا او کرہ ما لم یکرہ کان مبدعًا خارجًا عن الشریعۃ انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بدعت کے معنی حدث فی الدین ہین لیکن نہ علی الاطلاق بلکہ وہ حدث خاص جسکے واسطے کتاب وسنت مین کوئی اصل نہو پس جس حدث پر شرع دلالت کرے اگرچہ یہہ دلالت بالعموم ہو وہ بدعت منہی عنہا سے خارج ہے بدعت محرّمہ وہی ہے جو باعتبار معنی

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

اخیر بطور تشریع کے ہوکر حرام کو حلال اور حلال کو حرام اور غیر مکروہ کو مکروہ کرے
باقی دیگر محدثات جنکو اصل شرع سے کسی قسم کا لگاؤ ہے وہ بدعت محرمہ نہیں بلکہ
کیسی اطلاق بدعت ہی سے خارج ہیں لیجئے اسکا بھی مآل کار وہی ہے جو اکابر فریقین
سے ہم نقل کر چکے ہیں اب غور کرنا چاہیے کہ ہرگاہ باجماع اہل اسلام یہہ
قاعدہ مسلم الثبوت اور معمول بہا ہے کہ محدثات امور بعد آنحضرت صلعم قواعد
شرع سے مطابق کر کے حکم بوجوب یا حرمت یا ندب یا کراہت یا اباحت کیا جاتا
ہے پس بنا بر اسی قاعدہ مسلمہ کے ہر مسلمان دیندار کو جسپر خدا و رسول کی محبت
واطاعت فرض ہے اور خدا نے بموجب آیۂ کریمہ عظیم قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا
إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ محبت اہل بیت نبوت اور خاندان رسالت کو اوسپر
لازم کر دیا ہے بلکہ اس متاع گرانمایہ کو اجر رسالت قرار دیا ہے لازم ہے کہ آنحضرت
صلعم کے ایام ولادت اور اوقات خوشحالی اور مسرت میں علی ہذا حضرات اہلبیت
کے ان ایام متبرکہ میں اظہار سوز و سرور اور ان بزرگوار و نکی زمان وفات اور
مصیبت و شہادت میں اعلان رنج و غم موفور کرے کہ یہہ محدثات بسبب رجحان
شرعی خالی از اجر و ثواب نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ مسلمانان ہمیشہ روز ولادت
باسعادت حضرت رسول مختار جلسہ میلاد شریف بکمال زینت و تکلف کرتے ہیں
اور اوسکو امور مباحہ و مستحسنہ سے جانتے ہیں چنانچہ بوارق محمدیہ میں بحوالہ امام
ابو شامہ سے منقول ہے ومن الحق ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی
الیوم الموافق لیوم مولدہ صلعم من الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ
والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبتہ
صلعم وتعظیمہ وجلالتہ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ ہمارے زمانہ میں جو یہہ امر احداث
ہوا ہے کہ ہر سال بروز مطابق روز مولد آنحضرت صلعم صدقات خیرات اور

jabir.abbas@yahoo.com

اظہار زینت و سرور کرتے ہین یہ سب حق اور درست ہے اسلئے کہ یہ امر خیر ہا وجود
اسکے کہ اسمین فقرا و مساکین مسلمین کے نسبت احسان ہے مشعر بہ محبت و تعظیم و جلالت
آن حضرت صلعم ہے اسیطرح روز شہادت و یوم معیبت آن حضرت و اہلبیت
آن حضرت اظہار غم والم کرنا مشعر کمال خلاص و محبت آن حضرت و اولاد آن حضرت
ہے خصوصًا معیبت و شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام جنکی شہادت
بشہادت سر الشہادتین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و تحریر الشہادتین
شاہ سلامت اللہ صاحب قائم مقام شہادت آنحضرت صلعم اور جنکے غم مین
بموجب روایت حضرت ام سلمہ رض مرویہ شاہ صاحب سر انور و ریش مبارک
آن سرور خاک آلودہ ہوگئے پس ایسے مظلوم کے غم مین جو فدیہ رسول خدا ہوا اور
آن حضرت کا عالم مثال مین اوسکے غم مین خود یہ حال ہوا ہو انصاف سے کہو کہ
اوسکی معیبت مین رونا رولانا اور بغرض اعلان سانحہ عظیمہ لوازم عزا درست کرنا
اور بنانا کسقدر مشعر محبت حضرت رسول مقبول و رضای آن حضرت کہ عین رضای
حضرت احدیت ہے ہوگا پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ مثل دیگر محدثات لوازم
عزای جگر گوشہ سید کائنات کو بھی اونہین قواعد پر منطبق کرے اور تدبیر و تامل
صحیح کو عمل مین لائے مثل حضرت مولف شدت بغض و عناد سے یزید و ابن
زیاد کا ہاتھ نہ بٹاوے تا حقیقت حقیت عزاداری امام مظلوم بخوبی اوسپر
منکشف ہوجاے کہ وہ بھی مانند اقسام محدثات مذکورہ منقسم بچند اقسام ہے
اول ذکر فضائل و مصائب عظام حضرت امام و دیگر اہل بیت کرام از تواریخ و
احادیث معتمدہ و مراثی معتبرہ سے اور رونا رولانا معیبت عظیمہ اور واقعہ جسیمہ
تماسر آل عبا ل و دیگر شہدای کربلا اور نہب و غارت خیام مطہرہ و اسیری
حرم محترم سید دوسرا یہ سب امور شرعًا جائز و مسنون بلکہ موجب اجر بیشمار

jabir.abbas@yahoo.com

اور باعث رضامی الہی اور حضرت ختمی پناہی ہین اسلیئے کہ خود آن حضرت صلعم نے
بنفس نفیس قبل از وقوع واقعہ شہادت دنیا ہی پر اختلال مین اور بعد از وقوع
عالم مثال مین اپنے فرزند قرۃ العین حضرت امام حسین کی مصیبت پر مع دیگر اہلبیت
غم والم اور حزن و ماتم کیا ہے اور قرآن مجید مین مابکت علیہم السماء آیا ہے
ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فرمایا ہے پس تعجب ہے کہ حضرات انبیاء
اور اولیاء و ملائکہ و جن اس رونے رولانے مین آن حضرت کے پیروی کرین اور
اس مصیبت مین آپکا ساتھہ دین اور ہم جو خاص آپکی امت اور مخاطب بخطاب
پیروی حسنہ آن حضرت ہین ایسی سخت مصیبت مین آپکی پیروی سی ہاتھہ اوٹھائیں
اور آپکا ساتھہ چھوڑکر الگ ہو جائیں سے یہ ستم ہے ہوا ہے نہ کبھی ہوئیگا جو
مسلمان ہے وہ حضرت کیطرح روئیگا۔ اللہ اکبر جس مصیبت مین خود حضرت شارع
علیہ السلام صاحب عزا ہوویں اور وہ اپنے اہلبیت مین رسم تعزیت برپا فرمائی
اوس عزاداری کی شرعی ہونے مین کیا کلام ہے بلکہ جملہ امور مین آن حضرت کی پیروی
کرنیکا نام اسلام ہے پس جو شخص اسکو بدعت محرمہ سمجھے اور اسپر استہزا کرے
اوسنے بلا شبہہ حضرت پیغمبر اور دین پیغمبر پر استہزا کیا وَاللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ
وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ دوم وہ امور جو اصل شرع سے مباح
ہین جیسے مجلس عزا منعقد کرنا مومنین کو شریک عزا کرنا غربا و مساکین سے
باخلاق تمام و احسان و اطعام پیش آنا از یادتی مصیبت و لوازم عزا اور اسباب
گریہ و بکا کے واسطے ضریح و تعزیہ و تابوت و علم بنانا علی ہذا اور امور جو اصلا امر
شرعی بکا و ابکا کے معین ہون جنکی اباحت اصل شرع سے بموجب ارشاد حضرت
شارع کُلُّ شَیْءٍ مُطْلَقٌ اَیْ مُبَاحٌ حَتّٰی یَرِدَ فِیْهِ النَّهْیُ پائی جاتی ہے یعنے
ہر چیز مباح ہے تا اینکہ نہی اسمین وارد ہو اور ظاہر ہے کہ نہی شارع علیہ السلام

jabirabbas@yahoo.com

مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے تصویر غیر ذی روح عند الفریقین نہی سے مستثنے ہے چنانچہ اہل سنت سے فاضل ابن حجر نے ناقلاً عن شرح مسلم بیان کیا ہے واما تصویر صور الشجر ونحوها مما لیس فیہ حیوان فلیس بحرام یعنے صورتین شجر وغیرہ کی بنانا جو ذی روح نہون حرام نہین ہین اسیطرح بخاری نے ابن عباس سے زجر و توبیخ ایک شخص کی جو تصویر جاندار بناتا تھا نقل کی ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ ابن عباس نے اوس سے کہا کہ اگر تیری معیشت تصویر سازی ہی پر منحصر ہے تو تصویر درخت وغیرہ غیر ذی روح کی بنایا کر اور تصویر ذی روح کی بنانا چھوڑ دی کہ مین نے آن حضرت صلعم سے سنا ہے کہ جو شخص تصویر جاندار بناے خدا اوسکو عذاب کریگا کہ اسمین روح پہونکے اور وہ کبھی نہ پہونک سکیگا انتہی۔ اور امامیہ سے کلینی رح نے بواسطہ ابن عباس صادق آل محمد صلعم تفسیر کریمہ یعملون لہ ما یشاء من محاریب وتماثیل روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا واللہ ماھی تماثیل الرجال والنساء ولکنہا تماثیل الشجر وشبہہ یعنے بخدا یہہ تصویرین مردون اور عورتونکی نہین بلکہ درخت وغیرہ غیر ذی روح کی تہین اسیطرح محمد بن مسلم نے روایت کی ہے کہ مین نے حضرت صادق علیہ السلام سے تصاویر شمس و قمر کو پوچھا آپنے فرمایا جبتک تصویر حیوان کی نہو کچھہ خوف نہین ہے انتہی پس ہرگاہ بنانا تصاویر غیر ذوی الارواح کا بموجب شرع عند الفریقین جائز ہوا تو تعزیہ اور ضریح اور تابوت وعلم وغیرہ بنانا سب بلا نکیر جائز و مباح ہین بلکہ اگر صورت کے معانی ذوات الارواح وغیرہ سے عام ہی لیے جائین جیسا کہ معرب مین ہے کہ الصورۃ عامۃ فی کل ما یصور مشبہا بخلق اللہ تعالی من ذوات الارواح وغیرھا جب بہی ضریح و تعزیہ و تابوت و علم وغیرہ

Powered by: Rana Jabir Abbas

مستثنی ہو گئے اسلیئے کہ شبیہ مخلوقات خدای تعالی نہین ہین بلکہ نقل روضہ
منورہ اور ضریح مقدس خامس آل عبا و نقل نشان کرامت نشان حضرت
پیغمبر خدا ہین اور انمین کسیطرح ممانعت نہین بلکہ صریح اباحت ہے اور باوجود
اباحت چونکہ سعین قسم اول ہین تو بنانا انکا نوراً علی نور اور بنانیوالا اور تعظیم
کنندہ انکا لاریب مثاب و ماجور ہے قال اللہ تعالی ومن یعظم شعائر اللہ
فانہا من تقوی القلوب پس بمفاد آیہ کریمہ جسطرح تعظیم نقل کعبہ معظمہ
در وضہ منورہ آنحضرت صلعم و دیگر مشاہد مشرفہ وکوہ صفا و مروہ بلکہ نقل
نعلین مبارک حضرت سید کونین جمہور اہل اسلام اور تمامی امت خیر الانام پر
واجب و لازم ہے اسیطرح تعظیم ضرایح و اعلام وغیرہ منجملہ شعائر اسلام
ہے اور تعظیم انکی خاص و عام پر لازم بلکہ منجملہ حقوق امام علیہ السلام ہے اور
اہانت و استخفاف اسکا اہانت حضرات کرام اور بفحوای من اہان اولادی
فقد اہاننی اہانت سید انام ہے قسم سوم وہ امور جو عزاداری مین بطور
رسم کیئے جاتے ہین وہ مباح محض ہین یعنے نہ اونکے واسطے شریعت مین بالخصوص
ممانعت ہے اور نکوئی رجحان شرعی اونمین پایا جاتا ہے جیسے ضریح و تعزیہ
کے آگے قرآن مجید وغیرہ رکہنا ترک زینت و لذات وغیرہ کرنا لباس ماتمی
پہننا مگر سیاہ مکروہ اور سبز وغیرہ محمود ہے علی ہذا در امور بشرطیکہ تشریع کا
اونمین لگاو نہو والا قسم اخیر محرم مین داخل ہو جائینگے چہارم وہ امور
جو خلاف شرع اور منجملہ منہیات ہین اور اکثر اونمین سے بطور خلطوا عملاً صالحاً
و آخر سیئاً عوام سے سرزد ہوتے ہین جیسے تصاویر ذوات الارواح مثل تصویر
براق و ذو الجناح و ملک و جن و پری وغیرہ بنانا تاشا ڈہول بوق تہمنا وغیرہ
بجانا ذوات مقدسہ حضرات کو حاجت روای مستقل جانکر خاص اونہین سے

jabirabbas@yahoo.com

حاجت طلب کے نام ہان اگر بواسطہ آن حضرت کے حاجت اپنی خدای عزوجل سے طلب کرے تو اسکا مضائقہ نہین اور سب سے بدتر سجود لغیر المعبود ہے پس تعزیہ وضریح کو خاص سجدہ کرنا موجب شرک ہے اور چونکہ خواص شیعہ اس قسم اخیر سے محترز ہین اور اسکو بدعت و شرک جانتے ہین لہذا افعال جہلا و عوام پر انسے مواخذہ نہین ہو سکتا کہ ہر فرقہ کے عوام کچھہ نکچھہ ایجاد بندہ خالی نہین ہوتے بعد اس تفصیل کے ظاہر ہو گیا کہ اقسام عزاداری سے فقط قسم اخیر منہی عنہ اور حرام ہے اور اطلاق بدعت کا خاص اسی قسم اخیر پر کیا جائیگا نہ اور اقسام پر کما لایخفے علے المتاملین فلاتکن من الغافلین ہر چند جو کچھہ اس مقدمہ مین بیان ہوا منصف غیر متعسف کیواسطے اسیقدر کافی و وافی ہے اور جواب جملہ ایرادات ناصواب حضرت مولف اسی مختصر سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن بمقتضای مثل مشہور جہوٹے کو گہر تک پہونچانا ضرور ہے لہذا حضرت مولف کی ہر قول کا رد بہی بقدر ضرورت لکہے دیتا ہون تاکہ مرد عاقل و منصف بعد ملاحظہ ہدایت المومنین اس رسالہ مسمی بہ **نصر المومنین** کو بہی دیکہے اور بشرط پسند انصاف اور در صورت لغزش و خطا معاف کرے فانتقمنا من الذین اجرموا وکان حقا علینا نصر المومنین۔

قال المولف الرسالہ قبل شروع کتاب کے چند مقدمہ لکہا ہے تاحقیقت حال بخوبی للنشین ہو

اقول لرفع الضلالہ وای بر فردی کہ سر دفتر بود۔ یہہ مقدمہ کیا ہے پادر ہوا وعظ اور سرے ہی سے دین برحق پیغمبر پر اعتراض ہے چنانچہ تفصیل اسکی آتی ہے ساری قلعی کہلی جاتی ہے۔

قال اسکو سُننا چاہیئے کہ ہمارے پیغمبر کے پہلے خلقت شرک و گمراہی مین گرفتار تہی اور جاہل لوگ اپنے باپ دادا کی بری راہ پر اڑے تہے حضرت نے تقریر زبانی اور تلوار کے زور سے اونکو مسلمان کیا اور دین حقکو سمجہایا اور رسومات جاہلیت کو اوٹہایا

اقول ماشاء اللہ کیا حسن تقریر اور طرز تحریر ہے منکران دین اسلام و نبوت حضرت خیر الانام کا بعینہٖ یہی کلام ہے کہ معاذ اللہ آپکا دین حق نتھا فقط تقریر زبانی اور محاربہ سیفی و سنانی سے آپنے لوگونکو مسلمان کیا اور زبردستی بزور شمشیر اپنے دین کو رواج دیا چنانچہ ایک روز لکھنو مین ایک پادری نے بیان کیا کہ اگر محمد صاحب کا دین سچا ہوتا تو فقط تقریر زبانی پر اکتفا نفرماتے مثل انبیای سابقین کوئی معجزہ بین ایسا دکہلاتے جس سے لوگ گرویدہ ہوکر خود ہی ایمان لاتے برخلاف اسکے حکم جہاد دیا تب بمجبوری لوگون نے آپکا دین جان کے خوف سے اختیار کیا حالانکہ یہہ شبہہ انکا محض تعصب سے ہے ورنہ مورخین عیسا خوب جانتے ہین کہ جس پیغمبر کے وقت کے لوگ جس فن مین کمال رکہتے تھے حق تعالے اوس پیغمبر کو اوسی قسم کا معجزہ عطا فرماتا تھا اور اہل فن عاجز ہوکر سمجھ لیتے تھے کہ یہہ امر فوق طوق بشر ہے چنانچہ حضرت موسے کے زمانہ مین سحر کا بڑا چرچا تھا آپکو معجزہ عصا ملا حضرت عیسی کے وقت مین فن طبابت اور امر علاج امراض صعبہ مین کمال تہا آپکو احیای اموات کا معجزہ دیا گیا ہمارے حضرت کے عہد دولت مین فن فصاحت و بلاغت مین علو تہا آپکو ایسا معجزہ بین یعنے قرآن مبین عطا کیا گیا کہ جس سے بڑے بڑے فصحا و بلغا اور عرب عربا کے مقابلہ مین فاتوا بسورة من مثله کا دعوی بالاعلان کیا گیا جسکے جواب مین بڑے بڑے مدعیان فصاحت اور گردن کشان جاہلیت نے لیس هذا من الکلام البشر کہکر از راہ عجز اپنی گردنین جہکالین چنانچہ کتاب تنزیہہ الفرقان مین مذکور ہے کہ کسی سے کچھہ جواب نہ آیا بلکہ اکثر اونمین لطف فصاحت سے بیخود ہوکر ایمان لے آئے اور بعضون نے اگرچہ باغراض نفسانیہ ضبط کیا مگر نکر سکے اور غال خلاج دام شیطان مین پہنس گئے وہ ایسے عاجز ہوے کہ اونہون نے تلوار سے لڑنا اختیار کیا جان و مال کا تلف گوارا کیا مگر قرآن کے مقابلہ اور معارضہ مین اوسکا ایک فقرہ بھی نہ لکھا گیا

jabir.abbas@yahoo.com

اور نہ اوسکے فصاحت سے انکار کیا گیا انتہی پس جب باوجود عاجز ہونے کے بھی ایمان
نہ لائے اور حجت الٰہی تمام ہو گئی اوسوقت حکم جہاد صادر ہوا نہ پہلے ہی سے جیسا کہ منکرین
نبوت ان حضرت پر باتین بناتے ہین اور ہمارے پادری صاحب اونکی ہان مین ہان ملاتے ہین

قال بعد انتقال حضرت کے خلیفون نے بھی خوب دین کو قائم فرمایا۔

اقول یہہ فقرہ تو شاید آپنے حضرات اہل سنت کے خوف سے لکھا ہی ورنہ جب
محدثات ما بعد النبی کو آپ عموماً بدعت منہی عنہا کہتے ہین تو خلافت خلفا جو ما بعد
ان حضرت منعقد ہوئی وہ بھی آپکے زعم ناقص مین ایسی ہی ہوگی اب ہمکو آپ سے
بحث کرنی اور آپکو عاجز کرنے کا پورا موقع ملا بس اب میدان مین آئیے اور سوچ سمجھکر
فرمائیے کہ حسب تصریح حضرات اہل سنت نہ خلافت کے بارہ مین کوئی نص آنحضرت
کی تھی نہ استخلاف بلکہ اوسکا دار و مدار بعد آنحضرت صلعم اجماع اہل حل و عقد پر
ہوا پس اگر بعد آنحضرت مطلق احداث علی ای وجہ کان بدعت محرمہ اور قبیح
ہے تو پھر حضرت سلامت خلافت خلفاے اربعہ کیونکر صحیح ہے پس خلافت خلفا پر
رخنہ نکلا اگر آپ شیعہ سُنّی دونون دین سے گئے نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے اور اگر
خلافت خلفاے راشدین اور اون حضرات کے اقامت دین کے آپ قائل معتقد ہین
تو پہیلی کی لکڑی یعنے ہر محدث کو بدعت ضالہ کہنے سے ہاتھ اوٹھائیے اور ارشاد
حضرت خلیفہ ثانی دربارہ تراویح بنص صریح نعمت البدعۃ ھی کو ملاحظہ
فرمائیے علماے اسلام تو بدعت حسنہ کہتے ہین پس اگر آپ بھی تراویح پڑہتے
ہین تو یقیناً اسکو حسنہ ہی جانتے ہونگے بدعت سیئہ جانتے تو کاہیکو پڑہتے
اپنے مونہہ سے آپ ہی قائل ہوئے اور اگر اسکو بھی بدعت محرمہ سمجھکر نہین
پڑہتے اور خلیفہ کا ارشاد نہین مانتے تو آپ مسلمانون کے کسی فرقہ مین نہین
بلکہ غیر ملت اسلام کی طرف مائل ہوکر چلیئے سے چہوٹے اس سے بہتر کوئی بانکی

مگر خلاصی کی سبیل نہین آپ مسلمانون کو کچھ آپسے قال قیل نہین سے اگر دریافتی
بر دانشت بوبین .. دگر نشناختی افسوس افسوس

قال جب زمانہ خلافت کا آخر ہوا اور حکومت بنی امیہ کے ہاتھ آئی تو عجب طرح کا
فساد اسلام مین برپا ہوا کہ اہل بیت پیغمبر کے قتل تک کہ مانع بدعت تھے نوبت پہونچی

اقول گستاخی معاف آپ ایسے نا مقید ہین کہ جو مونہہ مین آیا بلا قید کہہ بیٹھے
ہین یہہ عموماً بنی امیہ کی حکومت پر کیون آپنے طعن کیا کچھ امیر معاویہ
سے بھی خفا ہین صاحب سمجھ بوجھ کے بات کیا کیجیے کیا آپکو اسکی خبر نہین کہ
بعد صلح حضرت امام حسن اونکی خلافت بھی مان لی گئی ہے اہل سنت پر تو
مارے ڈر کے آپ کوئی بات بصراحت مونہہ سے نہین نکالتے فقط اشارے
وکنائے پر ٹہلتے ہین پہلے خلافت مین جھگڑا ڈالا اب امیر معاویہ کو زمرۂ خلفا
سے نکالا یک نہ شد دو شد مگر شیعہ [illegible] آپ بہت کہل کہیلے ہین کہ اونکی تعظیم کیا
کرسکتے تعزیہ و علم بنانے روتے رولانے پر کیا موقوف ہے [illegible] تبھین وتوہین کا آپنے
اوٹھا نہین رکھا خیر یہہ بھی غنیمت ہے جو [illegible] کینہ کا کہ اونکے
دل مین ہے۔ اعداء اہل بیت پیغمبر کیا واجب القتل ہی نا [illegible] کا لفظ اونکی
نسبت آپکے مونہہ سے نکلا جب آپ [illegible] بھی کہتے ہین کہ وہ مانع بدعت تھے
پھر آپکو شہید کہنے مین کیا عذر تہا خیر یہہ بہول چوک تو سہل ہے اب فرمائیے کہ حضرات
اہلبیت کونسی بدعت کے مانع تھے آیا خاص اوسی بدعت محرمہ کے یا مطلق محدثات
کے برتقدیر اول آپ کیون اون حضرات کی پیروی نہین کرتے کہ ہر محدث کو
بدعت محرمہ مین شمار کیئے جاتے ہین کیا وہ بعد انتقال [illegible] علاوہ کی پیروی کے
بھی آپکے نزدیک معاذ اللہ بدعت محرمہ ہے اور برتقدیر ثانی یہہ آپکا اہلبیت پر
افترا ہے وہ حضرات کبھی محدثات حسنہ کو بدعت نہین جانتے تھے کیا وہ اپنے

جد امجد حضرت پیغمبر خدا کے روضہ منورہ کی زیارت نہین کیا کرتے تھے جبر روضہ مقدسہ کی اہانت پر آپ لوگ مرتے ہین پناہ بخدا اوسکو تعبیر بہ صنم اکبر کرتے ہین کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم۔

قال اوسوقت مین بادشاہ اور لوگ قدیم رسومات جاہلیت اور کفر کی محبت رکہتے تہے فرصت غنیمت جانکر کہل کہیلے اور اسلام مین رسومات جاہلیت اور عتیبر نکالی شروع کین

اقول یہہ صفت تو بعض سلاطین بنی امیہ مین خصوصاً آپکے پیر و مرشد یزید کی تہی وہ ان سب منہیات مین البتہ کہل کہیلا تہا یا اب اوسکے بعض چیلے اپنی بدعتہ مین کہل کہیلے ہین مگر حضرت امام حسینؑ نے اپنی جان عزیز کا دینا قبول کیا اور اوسکی بیعت کرنا نہ قبول کیا تاکہ بدعتین اوسکی اسلام مین مستند نہو جائین اور دینہار لوگ سمجہہ لین کہ ایسے بدعتی فاسق ظالم کی بیعت جائز نہین ہے اور نہ اوسکی اطاعت جائز ہے

قال چند مدت مین وہ بدعتین اور رسمین ایک عالم مین پہیل گئین اور پچہلون نے اگلون کی سنت سمجہکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنے اوپر فرض و واجب جانا

اقول جو لوگ دیندار تہے وہ خود یزید ہی کو اوسکی بدعتون پر سرزنش کرتے تہے اوسکی سنت کیا قبول کرتے چنانچہ جب یزید پلید نے چوب خیزران حضرت امام حسین کے لب و دندان مبارک پر رکہی تو بعض صحابی حضرت رسول جو اوسوقت یہہ سانحہ دیکہہ رہے تہے بیتاب ہوکر کہنے لگے کہ ای یزید اوٹہالی چہڑی لب و دندان حسین سے کہ مین نے بچشم خود دیکہا کہ حضرت رسول خدا ان لبونکی بوسہ لیتے تہے اور چوستے تہے ہان جو نامسلمان بطمع زخارف دنیا اور فاسق کی اطاعت کرتے تہے وہ البتہ اوسکی سنت پر چلتے تہے اور اب بہی مثل آپکے جنکو یزید پلید سے محبت اور حسین شہید سے عداوت ہے وہ اگر یزید کے وقت مین ہوتے تو ضرور اوسکا ساتہہ دیتے خون حسین مین شریک ہوکر جائزہ و انعام لیتے مگر چونکہ اوسوقت مین امام حسین

Powered by: Rana Jabir Abbas

ہیئین ہین مجبوری یزید کی روح خوش کرنیکو حضرت کی مصیبت پر نوحے رولانے اور آپکی عزاداری مٹانے پر جان دیئے دیتے ہین تا کہ واقعہ شہادت اور آپکے مصائب اور یزید کے معائب کا اعلان نہو کہ اسمین اونکے مرشد کی سخت رسوائی ہے پس یہہ آپکا کہنا آپ ہی پر صادق آتا ہے کہ پچھلون نے اگلونکی سنت سمجھکر اوسے مرغوب نفس پاکر اوسکا کرنا اپنے اوپر فرض واجب جانا۔

قال جو علماے دیندار ہوتے گئے جہانتک مقدور اور میسر ہوا دفع رسوم اور عقائد باطلہ کا کرتے رہے۔

اقول واقعی جو علماے دیندار ہین اونکا ہر زمانہ مین یہی شعار رہا ہے کہ بقدر امکان دفع رسوم فاسدہ اور عقائد باطلہ کا کرتے رہے ہین چنانچہ ہمنے اس رسالہ کے مقدمہ مین بیان کیا ہے کہ علماے دیندار فریقین سے معنی بدعت مین کسقدر توضیح و تفصیل کی ہے اور بدلائل ثابت کر دیا ہے کہ وہ احداث جو بطور تشریع کے ہوا اور اوسکو اصل شرع سے کچھہ لگاو نہو وہ البتہ بدعت ضالہ و محرمہ ہے نہ مطلق محدثات جنمین بموجب انطباق قواعد شرع کوئی واجب کوئی سنت کوئی مباح کوئی مکروہ ہے اونکو بدعت ہی نہ کہنا چاہیئے مگر جب میان محمد فاضل ایسے کٹھہ ملاسے بدنام کنندہ نکو نامی چند۔ نہ مانین اور اپنی ہی کج فہمی کی پیروی واجب جانین تو اسمین کیا اختیار ہے خدا کا کلام برحق ہے وہ فرماتا ہے انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا

قال قصبہ بہا ہزاردن رسمین اور عقیدے کفر و جہالتکی جہان مین قائم ہوئی

اقول کیونکر نہ قائم ہوتی کہ کٹھہ ملاؤن نے عالمون کی ضد اور اپنی گرم بازاری کی غرض سے جاہلون کو ہموار کر کے جو چاہا سو ایجاد کر دیا اور اونہون نے ملا مخدوم سمجھکر اونکا کہنا مان لیا مناسب مقام ایک نقل یاد آئی کسی قریہ میں ایک ناخواندہ ملا صاحب وارد ہوئے سوچے کہ یہہ لوگ جاہل ہین خوب گذریگی اتفاقا اونکو تھوڑے ہی

labir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

تو ہمین خوب رام کیا جناب مولانا صاحب کہلاے اخذ وجبر کا قرار واقعی موقع جمایا خوب
چہکے نیچے اوڑاے اتفاقاً ایک عالم بہی اوس قریہ مین وارد ہوئے اونہون نے جو
اون بیچارے جاہلونکا حال دیکہا تو بمقتضائے درد دین والشفقة علے المسلمین
چاہا کہ اونکو عقائد اسلام اور شریعت کے احکام بقدر ضرورت تعلیم کرین یہہ
دیکہکر پہلے کٹہہ ملا صاحب گہبرائے پہر سونچکر باین تقریر سراپا تزویر اہل
قریہ کو فریب مین لائے کہ یہہ عالم نہین بلکہ جاہل ہین نقطہ مار تک نہین لکہہ جانتے
اگر تمکو یقین نہو تو اونکا اور میرا دونون کا امتحان لو یہہ سنکر وہ عالم کے خدمت مین
حاضر ہوئے اور مار کے لکہنے کا اصرار کیا مرد عالم نے پہلے تو یہہ سوال مہمل سمجہکر
تامل کیا بالآخر اونکی خاطر سے مار لکہدیا پہر پہلے ملا کی نوبت آئی اوسنے سانپ
کی شکل بنائی اور اون جاہلونکو دکہا کر کہا کہ صاحبو انصاف کرو مار کی یہہ صورت
ہے جو مین نے لکہی ہے یا وہ ہے جو ان صاحب نے لکہی ہے یہہ دیکہکر سب اپنے
ملا کی قابلیت کا ایمان لائے اور بیچارے مرد عالم جلتے پہرتے نظر آئے ۔

قال اور بسبب ضعف اسلام اور موقوف ہونے جہاد کے اور مصاحبت کفار کی ہر ملک
مین ہر فرقہ نے اپنی خواہش کے موافق جو چاہا سو تراش لیا۔

اقول سچ ہے اگر ضعف اسلام نہوتا اور علماء اسلام کو احکام اسلام کی اشاعت
مین اقتدار تام ہوتا تو دین اسلام مین رخنہ ڈالنے والے امور مباحہ کو جنسے رونق
اسلام زیادہ ہوتی ہے بدعت محرمہ جاننے والے کب کی سزا پاگئے اور براہ راست پر
آگئے ہوتے ہر ملک مین ہر فرقہ نے فرقہاے اسلام سے تو کچہہ بہی نہین تراشا
مگر قنوج کے بعضے بہمنون نے اپنی خواہش کے موافق معاذ اللہ ایک صنم اکبر تراشا
ہے جو دینداروں کے نزدیک لائق عبرت و تماشا اور ناسعیدون کے نزدیک
کہیل اور تماشا ہے اور موقوفی جہاد کا فقرہ شاید ترغیب مسلمانون کے لیئے اوسکا

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

تراشا ہوا ہے جب سکہون کے ساتہہ قصد جہاد تہا پہر کاش غازی ہی نہین ہوئی تہی تو شہید ہی ہو جاتے جان بچا کر گہر تو نہ بہاگ آتے جہاد سے بہاگنا علاوہ ارتکاب کبیرہ سبب قومی ضعف اسلام ہے اب بہت نازنہ نہ کیجیے کہ آپکی ترکی تمام ہے۔

قال اور اسلام و کفر کہچڑی ہوگیا۔

اقول سچ ہے اسلام و کفر مین تو نسبت تضاد ہے وہ تو کفر کے ساتہہ کہچڑی ہو نہین سکتا ہان اسلام برائے نام اگر کفر سے ملکر کہچڑی ہو جائے تو کچہہ عجب نہین جیسے پہلے آپ شیعہ تہے پہر سنی ہوئے پہر وہابی ہوگئے اب وہابیت مین بہی بٹہ لگایا کہ ہر بابی ہوگئے پس آپ ہی کا اسلام اجزائے مختلفہ سے ملکر کہچڑی نہین بلکہ کہچڑا ہوگیا چلئے مبارک ہو۔

قال خصوصًا ہندوستان مین یہانتک نوبت پہونچی کہ ادہر کلمہ بہی کہتے ہین اودہر بت بہی پوجتے ہین اور جو ادنمین ذرا قابل ہوئے اونہون نے بعینہ جب رسوم ہنود کے کرنا مناسب نہ دیکہا اور مطلق چہوڑنا بہی خلاف نفس کے خلاف پایا سو اسواسطے ویسی رسمین اپنے گہر صورت و نام بدلکر تغیر کرلین

اقول ہندوستان مین اون لوگونکی البتہ یہانتک نوبت پہونچی جو محض دیہاتی گنوار جہالت کے پتلے ہین اور اونکی معاشرت ہمیشہ کفار سے رہی اور آنکہہ کہولکر اونہین کے رسوم اور عادات کو دیکہا اور ابتدا ہی سے اوسی کے خوگر ہوئے پس اون گنوار ونمین یہہ قابلیت کہان کہ وہ رسوم ہنود سے تفرقہ اور تمیز کرنمین یہہ تراش و خراش کرین آپ ایسے قابل البتہ ایجاد بندہ کر سکتے ہین چنانچہ اپنی قابلیت سے جس مطلب کیواسطے آپنے یہہ تمہید اوٹہائی ہے وہ آپکی تانت بولتی ہی ہم یہہ راگ بوجہہ گئے اور اسکا دفع دخل ہم اوسی

jabir.abbas@yahoo.com

قاعدہ کلیہ مذکورۂ بالا سے یہان بہی کہیئے دیتے ہین کہ جن امور مین اجازت شارع علیہ السلام کی ہو یا اونمین ولو بالعموم کچھہ شرع کا لگاؤ ہو وہ بلا دغدغہ جائز ہین گو نظر ظاہری مین وہ مشابہ بعض رسوم مذموم کفار معلوم ہوتے ہون اور جن امور مین اجازت شارع یا شرع کا لگاؤ نہو وہ بلاشبہہ ناجائز ہین خواہ اونمین مشابہت کفار کی ہو یا نہو اس قاعدہ کو یاد رکہیئے گا کہ آپکی بد اعتقادیون مین بہت کام آئیگا۔

قال مثلاً ہنود جو بیاہ مین مور باندہتے ہین یہہ لوگ سہرا اور مقنع باندہتے ہین

اقول ان جزئیات کا تعرض سنت مین ہماری نظر سے نہین گذرا ایسا گر شارع کیطرف سے اسمین بہی نہی وارد ہوئی ہے تو مباح و جائز والا ناجائز ہین

قال اور جو وہ اپنے مُردون کے دن کرتے ہین یہہ بہی تیجا اور دسوان اور چالیسوان اور برسی مثل فرض و واجب کے کرنے لگے۔

اقول چونکہ ماحصل حدیث شریف کا یہہ ہے کہ اپنے مُوتے کے امور خیر اور صدقات سے اعانت کرو چونکہ ایام مذکورہ مین تلاوت قرآن مبین اور صدقہ و خیرات و اطعام غربا و مساکین کیا جاتا ہے اور ثواب اسکا روح میت کو بخشدیا جاتا ہے اور اصل شرع سے اوسکو لگاؤ ہے بدین وجہ خالی از رجحان شرعی نہین ہے مگر آپکے عقیدہ غیر سدیدہ مین اموات کو اعمال غیر سے کچھہ نفع نہین پہونچتا اسی بنا پر آپنے اسکا تعرض کیا حالانکہ یہہ آپکا خیال خام اور منجملہ وساوس و اوہام ہے جسکی رد مین علمای فریقین کی کتب و رسائل بحجت و دلائل موجود ہین افسوس کہ آپکے واسطے یہہ ثواب مفقود ہے بنا بر مثل مشہور نہ فاتحہ نہ درود ہے

قال اور جو وہ بتون کے اوپر شہہ بنا کر پوری کچوری پان وغیرہ چڑہاتے ہین یہہ بہی اپنی قبر و نیز گنبد بنا کر ملیدہ و پوری اور گوشت اور چادر وغیرہ چڑہانے لگے اور جو اونکے مشہور ہین مہنت اور گوشائین ان کے تحت رہتے ہین وہ انکے یہان بہی گنبد و مین خادم اور مجاور اور پیرزادی مقرر ہوئے۔

اقول جملہ اہل اسلام تو اپنی قبرون پر گنبد نہین بناتے یہہ آپکا محض دعویٰ بے برہان جو لوگ اہل سلوک اور ریاضت اور صاحبان کشف و معرفت است آن حضرت سے ہین اور نفوس قدسیہ اونکی علائق دنیویہ سے پاک اور استغراق جلال سرمدی مین فانی اور خاک ہو رہے ہین یہہ خاک بچشم صاحب ادراک بہتر از اکسیر ہے اور سے طلا بنتا ہے اسمین بفحوای کریمہ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ولا کی تاثیر ہے ایسے اکابر کے قبور متبرکہ پر البتہ گنبد بناتے ہین خادم اور مجاور بٹھاتے ہین اونکی فیضان روحانی کے واسطے سے دعائین اہل غرض کی جناب احدیت مین مستجاب ہوتی ہین خدا سے مرادین پاتے ہین غرض نکلنے کے بعد نذر و نیاز چڑھاتے ہین یہہ بھی بعد انتقال اون بزرگون کا تصرف اور فیض ہے کہ جس سے بعض بندگان خدا مانند خدام و مجاورین وغیرہ مستفید ہوتے ہین علاوہ اسکے گنبد بنانے اور خدام وغیرہ رکھنے سامان ظاہری سے ایک شوکت اسلام ظاہر ہوتی ہے کفار کے دلون پر رعب چھا جاتا ہے جنکی امت کے لوگ ایسے ہین وہ برگزیدہ پیغمبر کس عظمت و جلالت اور کسقدر خدا کے محبوب اور مقرب بندہ ہونگے اسمین تو سراپا اونکی تذلیل اور اونکے مذہب فاسد کے بطلان کی دلیل ہے آپ اپنی خوش فہمی سے اسکو اونکی بدعات کی مشابہت سمجھتے ہین سہ برین عقل و دانش بباید گریست۔

قال اور جو دے گنگا جی کی جے اور بم مہادیو بولتے ہین تو یہہ بھی نعرہ یا حسین اور دم مدار کہنے لگے

اقول اب آپکا وسوسہ شیطانیہ منجر بجنون ہونے لگا یزیدیون کی تیغ و سنان اور آپکے جراحات زبان سے اہل بیت کا خون ہونے لگا پس جسطرح حسین مظلوم نے یزیدیون کے مظالم پر صبر کیا اوسیطرح ہم بھی اس زمانہ کے یزید

کی بدزبانی پر صبر کرتے ہین یہہ کہان توفیق ہوئی ہوگی کہ کبھی بھولے سے
مقاتل حسین جو مصنفات فریقین سے ہین ہاتہہ مین لیکر ایک نظر دیکھتے
تو آنکھین کہلجاتین کہ مخدرات عصمت و طہارت بعد شہادت امام مظلوم
اپنی بیکسی اور بے بسی اور کربت و غربت پر روتین اور رولاتین اور بہیم واَمُحَمَّدَاہ
واَعَلِیّاہُ واَحَسَنَاہُ واَحُسَیْنَاہُ فرماتی تہین پس جنکے گہر سے اسلام
جاری ہوا شرع نے رواج پایا اونکی کلام پاک کو ہذیانات کفرہ سے تشبیہہ دینا
شیطان کا کام ہے یا مسلمان کا ۔ تم آجتک ہوئے نہ اس سے آگاہ ۔
لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔

قال اور جیسے وہ ہر ہر کہتے ہین یہہ بہی علی علی مچانے لگے ۔

اقول اب پورے سڑی ہوگئے اگر بیہودہ بکنے کی یہی صورت ہے تو جوہر بند کی
کہولنے کی ضرورت ہے اگر جنون سے افاقہ ہوا اور اہلبیت نبوت خصوصا
نفس نفیس حضرت رسالت سے کچہہ علاقہ ہو تو حدیث شریف مین دیکہو کہ ذکر
علی عبادت ہے اور سچے مسلمانونکو ہر عبادت کی عادت ہے پس علی کہنا ثواب
سے خالی نہین مگر اوسکی نزدیک جو مثل آپکے لاابالی نہین ۔ دوسری حدیث
مین آیا ہے آن حضرت صلعم نے وانا و علی من نور واحد فرمایا ہے پس بلحاظ
ان خصوصیات کے علی کہنا ویسا ہے جیسے رسول اللہ یا محمد صلعم کہنا مگر آپ
اس نام مقدس کے ذکر کو بہی ایسا ہی سمجہتے ہون گے گو مسلمانونکی خوف یا اپنی
وہابیت چہپانیکو اسکا اظہار نہ کرین مگر یہہ ممکن نہین کہ کوئی یا رسول اللہ
آپکے سامنے کہے اور آپ حجت و تکرار نہ کرین ارے بندۂ خدا مسلمان کہلاکر
کیون طریق جہالت وضلالت پر اڑے ہو اور کیون حضرت رسول اور خاندان
رسول کے پیچھے پڑے ہو ارے میان اب تو یزید بہی نہین جو تمہاری ان باتون

jabir.abbas@yahoo.com

خوش ہوکر تمکو جائزہ و انعام دیگا کہ بلا سے دین بگڑا تہا تو د نیا ہی کچہہ بنتی ابہو نجم خسرین ہو دنیا و آخرت اور کچہہ حاصل نہین آیندہ بچا تم جانو اور تمہارا کام واللہ عزیز ذو انتقام۔

قال اور اگر اونکے یہان گیا اور متہرا اور کاشی جاتی ہین یہان بہی کمن پور درگاہ واجمیر کو تیار ہو گئے اور جو وے وہان سے پرشاد لاتے ہین تو یہہ بہی ریگ اور صندل لانے لگے اور جو وی جگنا تہہ کا بہات دور دور لیجاتے ہین یہہ بہی کمن پور کے چانول منزلون پہونچانے لگے اور جو وی مہادیو اور ہر دیو کی جہنڈیان بناتے ہین یہان بہی مدار سالار کے نام کی چہڑیان اور نیزے چڑہانے لگے اور جو اونکے یہان ہر دیو وغیرہ کے چبوترے ہین یہان بہی امام کے نام کے سینکڑون چبوترے بن گئے اور جو اونکے یہان سال بہر پیچہے دت کا ند ودہوم دہام سے نکالنا ضرور ہے تو یہان بہی بر سوین دن تعزیہ بنانا واجب اور فرض ہو گیا اور جو وہ لنکا بناتے ہین تو یہہ بہی اپنے یہان کربلا بنانے لگے اور جو اونکا ٹہاکر دوارہ ہے تو انکا امام بارہ ہے۔

اقول آپ سودے کا اسقدر زور ہوا کہ سواد و بیاض روز روشن و شب دیجور ظلمت و نور مین کچہہ فرق نرہا خوب گہال میل کیا آیہ کریمہ خلطوا عملا صالحا واخر سیئا کا مفہوم اچہی طرح ثابت کر دیا میان بگڑے بخاری آپکے خرافات کا جواب پیر بخار والے خوب دیتے وہ بخار نکالتے کہ آپکی دماغ کے ابخرہ سوداویہ سب دور ہو جاتے بالکل ہوش مین آجاتے اور علمار کی یہہ شان نہین ہے کہ آپکو طرف مقابل بنائین اور آپکے مہملات کا جواب لکہین لیکن بنجال حفظ عقائد مسلمین کچہہ دفع دخل کرنا ضروری تہا بدینوجہ بقدر ضرورت کچہہ لکہنا پڑا پہلے تو یہہ فرمائیے کہ اگر کوی قابل اہل ہنود یہی آپپر یہ طعن کرے کہ آپکا اسلام

برای نام ہے جیسی ہماری مذہب کی رسمین ہین ویسی رسمین آپنے بہی لہذ یہان
صورت و نام بدل کر مقرر کر لی ہین ہم شاستر پر چلتے ہین تمنے شرع نکالی ہم
ہوم کرتے ہین تم نکاح ہم سنکہ بجاتے ہین تم اذان کہتے ہو ہم پوجا پاٹ
کرتے ہین تم نماز پڑہتے ہو ہم مالا جپتے ہین تم تسبیح پہیرتی ہو ہم ہر سال
تیرت کرتے ہین تم ہر سال حج کو جاتے ہو ہم تیرت مین سر منڈاتے ہین
تم حج مین حلق و تقصیر کرتے ہو ہم تیرت سے پرشاد لاتے ہین تم مکہ سے
آب زمزم کی کپیان خانہ کعبہ کا کپڑا مکہ کی کہجورین عقیق البحر کی تسبیحین لاتے
ہو ہم پیکرما کرتے ہین تم صفا و مروہ مین سعی کرتے ہو ہم مندرونکی گرد
پہرتے ہین تم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہو ہم بتون کی ڈنڈوت کرتے ہین
تم حجر اسود کو چومتے ہو ہم بتون پر بکرا چڑہاتے ہین تم منی مین قربانی
کرتے ہو ہمارے ملنگ مٹہون مین ایک ٹانگ سے کودتے چلتے ہین
تم ہرولہ کرتے ہو ہم ہر ہر پکارتے ہین تم لبیک اللہم لبیک کا غل مچاتے
ہو ہمارے بتخانے ہین آپکی مسجدین اب انصاف سے کہیئے اس غلطہ
لسانی قائل اور اوسکی تقریر لاطائل کا آپکے پاس کیا جواب ہے
ہمتو جانتے ہین کہ آپ سے کچہہ جواب دیتے نہ بنیگا وہ آپ ہی کی اولٹی تقریر سے
آپکے مونہہ مین پتہر دیگا پس کافرونکی ملامت سے تو مسلمانونکی راہ سلامت
بہتر ہے آپ بہی راہ راست پر آجائیے اور ضد و جہالت کو چہوڑ کر علمای محققین
کی تحقیق و تنقیح کا یقین لائیے کہ جو احکام تعبدیہ منجانب خدا شارع علیہ السلام پر نافذ
ہوئی ہین یا جن امور مین رجحان شرعی یا کچہہ لگاؤ اصل شرع سے پایا جاتا ہی وہ سب ایسی
ہین کہ جنکا کرنا واجب یا سنت یا جائز و مباح ہے اور جو اصل شرع سے قطعاً خارج یا
بخواہش نفسانی و اغوای شیطانی محض بطور مثل مشہور ایجاد بندہ اگرچہ گندہ ہین وہ

قطعاً ناجائز و حرام ہین پس ہنود کے رسوم و عادات محض قسم ثانی اور آپکے شبہات بہی ویسے ہی پوچ ولایعنی ہین لیجیئے ہمنے ایک مختصر بات سے آپکا اور آپکے ہم خیالون ہنود کا دونون کا جواب دیدیا اب دونون قسمون مین غلط ملط نکیجیئے اور یکلوہ نتائج نہ نکالیئے بلکہ قسم اول کے متعلقات کو قسم ثانی کے خرافات سے علٰحدہ کر لیجیئے اور چہانٹ ڈالیئے پہر دیکہیئے کہ اس تفریق و تفصیل مین کتنی بڑی آسانی ہے دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی ہے۔

قال علی ہذا القیاس اور ہزارون رسمین کفار کی مقابلہ مین ان لوگون نے بہی مقرر کرلین اور خوش ہوئے کہ ہم انسے کم نہین ہین۔

اقول یہہ قیاس آپکا بطور قول من قاس قیاس مع الفارق ہے ہم تفریق کی صورت بتا چکے ہین اوسی قاعدہ سے ہر قسم کو الگ کر لیجیئے کفار سے مقابلہ نکیجیئے کہ وہ اگر تبہ آپکو یہا حکے اور خوش ہوئے کہ ہم انسے کم نہین بلکہ بڑہے ہوے ہوئے اور رتبہ مین بڑہے ہوئے ہین جو سچے دل سے حمایت اسلام کرتے ہین خداوند کی تائید کرتا ہے اور جو طلب دنیا کیواسطے یہہ حیلہ اور وسیلہ کرتے ہین وہ ایسی ہی زک اوٹہاتے اور منہہ کی کہاتے ہین۔

قال اور ایسی سب رسمین جہانتک نہین نکلین مگر جو آتا گیا وہ نئی ایک آپچ نکالتا گیا اور دونون کی لیتا رہا۔

اقول یہہ آپنے بہت سچ کہا کہ جو آتا گیا وہ نئی ایک آپچ نکالتا گیا اور دونون کی لیتا رہا چنانچہ پہلے آپکے بڑے پیر و مرشد علامہ خراب شیخ عبد الوہاب نے عقائد مسلمین مین خلل اندازی کی بنا ڈالی نجد سے یہہ آپچ نکالی وہ نجد جسکی نسبت آنحضرت صلعم نے ھنالک الزلازل والفتن فرمایا ہے اسکے بعد وبہا یطلع قرن الشیطان بہی آیا ہے پہر اس شیخ نجدی کی بعد اوسکے پوتے تمرد و دخارجی ناسعود نے اور دونون کی لی مکہ معظمہ اور طائف اور کربلای معلی مین قتل عالم علماء و

صلحا معززین اہل اسلام کے بعد خوب لوٹ مار کیا آخر مجاہدین اسلام کے
ہاتھ سے اپنے مقر اصلی کو پہونچا بقیۃ السیوف ایسے گم ہوئے کہ مثل سعود مردود وہ
بھی نیست و نابود معلوم ہوتے تھے لیکن ایک مدت دراز کے بعد اب یہ خبر ہوئی کہ
اوسی سعود نامسعود کی روح کثیف آپکے قالب شریف مین جلوہ گر ہوئی اب
ثالث بالخیر آپکا ظہور ہوا ہے مسلمانونکو بدعتی ٹھہرائیے کافر بنائیے عقائد اہل اسلام کا
استہزا کیجیے جو چاہیے اوپچ نکالیے دُون کی لیجیے کہ آپکی زبان اوسی سعود بدبخت کا
طنبورا ہے۔

قال اور سبب اسکا یہ ہے کہ مسلمانین جتنے کام خواہ دین کے ہون خواہ دنیا کے کفار
کے طریقہ اور مشابہت سے نہایت بعید ہین۔

اقول پھر آپنے کیون مسلمانی کی رعایت کی اور کفر و اسلام مین فقط مشابہت ہی
نہین بلکہ کھچڑی کر دیا سبب اسکا یہ ہے کہ مسلمانونکے جتنے کام ہین وہ ایسے اصول
و قواعد پر مشتمل ہین کہ جسمے شرع کا لگاؤ نہین چھوٹتا اور اون اصول و قواعد سے
آپ بالکل ناواقف ہین بدینوجہ آپ دھوکے مین اگر کبھی مشابہت بچا دیتے ہین
تو کبھی کھچڑی بگھارتے ہین حضرت سلامت پھر ہم کہتے ہین کہ اسمانی کھچڑی سے
چانول الگ کر لیجیے تب بلا ٹلے گی ورنہ آپکی دال گلنی ہے ہرگز نہ گلے گی سبحان اللہ
یزید پلید کی حمایت اور امام شہید کی سعایت مین آپ ایسے از خود رفتہ ہین کہ یہ
بھی نہین سوجھتا کہ وہ کیسا مسلمان تھا جسنے فرزند رسول کو شہید کیا خاندان
رسالت کو تباہ و برباد کر دیا جسکے اسلام پر غیر ملت اسلام کے منصف لوگ
بھی ہنستے ہین چنانچہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے ~ مین اک نصاری سے
یون از راہ نادانی ✤ پوچھا کہ مسلمان ہے یون بولا وہ نصرانی ✤ جسنے
نواسے کو گر عید کی قربانی ✤ کرتے تو نہین چھٹتا دعواے مسلمانی ✤ پس

jabir.abbas@yahoo.com

یزید کی مسلمانی تو ایسی نہین کہ کفار کے طریقہ کی مشابہت سے بعید ہو پس آپ
اوسی کی مسلمانی پر اس طعن و تشنیع سے ہاتھہ صاف کرتے اور مسلمانونکو معاف کرتے

قال اور عبادت خدا مین کفار کیطرح صورت اور شکل اور شرک و وہم اور لذات
دنیا کا نام و نشان نہین اور خدا نماز روزہ مین نظر نہین آتا ہے۔

اقول یہہ کیا مجذوب کی بڑ آپنے ہانکی خدا کی عبادت مین صورت شکل لذت
و وہم و شرک کو کیا دخل ہے اور کون کہتا ہے کہ خدا نماز و روزہ مین نظر آتا
ہے یہہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے اوسکی عبادت
مین کوئی شریک نہین پہر مسلمانون کے مقابلہ مین اسکا ذکر ہی فضول مگر
خیر یہہ بہی ایک دخل در معقول ہے۔

قال بخلاف کفار کے کہ ہر وقت اپنے معبود کی صورت کے سامنے منت
اور پوجا کرتے ہین۔

اقول جب کافر و مشرک ہین تو اونسے کیا تعجب ہے صورت مورت جسکے سامنے
جو چاہین کرین اہل اسلام تو ایسا نہین کرتے ہمارا معبود تو واجب الوجود ہے
جسکے واسطے نہ صورت نہ شکل ہے وہ اپنے مخلوقات کا صورتگر ہے جسکی صفت
هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء ہے اسی سے اسلام و کفر کے طریقہ مین مباینت
ظاہر ہو گئی مگر پہر آپ گہال میل کرین گے حالانکہ بموجب اصل قاعدہ کچہہ اسکے
فائدہ نہین لیکن اپنی عادت سے مجبور ہین۔

قال مسلمان جاہلون نے بہی اس بات کو دیکہہ اور پسند کر نفس اور
شیطان کی مشورت سے ویسی باتین اپنے یہان بہی بے وغدغہ خلاف
شرع مقرر کرلین۔

اقول افسوس ست گوسالہ ما پیر شد و گاؤ نہ شد۔ ہمنے بہت سمجہایا مگر یہہ

jabir.abbas@yahoo.com

قواعد شریعت تعلیم کیئے مگر بزراخفش کیطرح بجز سر ہلا دینے کے آپکو کچھ بھی نہ آیا جن باتون کو خلاف شرع آپ کہتے ہین اونمین بہت سی باتین بموجب قواعد مقررہ علمائے دین و قانون شریعت حضرت ختم المرسلین صلعم خلاف شرع نہین ہین فقط آپکی سمجھ کا پھیر ہے پھر دوسرے کی سُنتے ہی نہین اپنی ہی ضد پہ اڑے ہو کیا اندھیر ہے۔

قال سچ ہے قدیم سے یہہ قاعدہ شیطان کا ہے کہ جب کسی قوم کو دیکھتا ہے کہ بعینہ رسوم کفر اور خیانت کو اللہ و رسول کی منع کرینگے خوف اور دہشت سے ترک کرینگے تو صورت بدل کر اوسی کام کو اور لباس مین اوس سے کرواتا ہے تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو۔

اقول واقعی شیاطین آپکی طرح بڑا ضدی ہے جب خدا تعالی سے فبعزتک لاغوینھم اجمعین کہا اپنی ہٹ اور ضد سے باز نہ آیا حضرت آدم سے بغض اور زیادہ ہوا بنی آدم کے اغوی پر بدل آمادہ ہوا مگر جب آپکو دیکھا کہ یہہ پڑھے ہے جن فن و فریب مین میرے بھی استاد ہین اونپر میرے حیلون سے کام نہ چلیگا انکو انہین کے مذاق مین پھندا لگانا اور دقیق پیچنیان گراری دیکر اپنے راہ پر لانا چاہیے چنانچہ حالت تشیع مین بیٹھے آپکے دل مین وسوسہ ڈالا کہ اس مذہب مین تعزیہ داری ایک شئی ایجاد نئی ہے پس بوجہ بدعت یہہ مذہب پر از فساد ہے پس مذہب اہل بدعت سے مذہب اہل سنت خوب ہے سُنی ہونا چاہیے کہ یہی پسندیدہ و مرغوب ہے پس آپ مذہب اہل سنت مین آئے تو شیطان نے اس ادھ کھار پچھاڑ سے اپنا مطلب حاصل پاکر خوشی خوشی اور خیالات جمائے کہ اصل مین احکام کتاب خدا و سنت رسول واجب التعمیل اور قابل قبول ہین یہہ ائمہ اربع مذہب اہل سنت کے بھی کیا خدا

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

کے بھیجے ہوے رسول ہین جو ہم انکے فتاوی کی تعمیل بمقابلہ کتاب و سنت پیغمبر
انکی تقلید واجب جانین اور خدا و رسول کا کہنا نہ مانین اس سے بڑھکر اس مذہب
پیری مریدی اور پیر کی تعظیم و توقیر مین زیادتی و افراط اور روش خلاف
احتیاط ہے کہ حد شرع سے گذر کر مرتکب انواع بدعات ہوتے ہین اوسپر
طرہ یہہ ہے کہ فرقہ شیعہ کیطرح ادن بدعتون مین اقسام واجب و سنت
مباح و مکروہ حرام نکالتے ہین بدعتی ہوکر اہل سنت کہلاتے ہین یہہ سب
ہی کچھہ ٹہیک نہین بیشک مذہب اسلام وہ ہے جسمین بجز کتاب و سنت
دوسرے حکم کو نہ مانین تقلید کو حرام جانین محدثات ما بعد انبیا صلعم کو نا
بدعت محرمہ سمجھیں حنفی شافعی مالکی حنبلی شیعی کچھہ نہ کہلائے غیر مقلد ہوکر
اپنے تئین خدا سے ملادے یعنی وہابی ہو جائے اور آمین بالجہر کے نعرون سے
خانہ خدا ہلادے یہہ بہی تو شیطان نے ایسی پڑہائی کہ آپ جہٹ پٹ
ہوکر جہٹ پٹ وہابی ہوگئے کچھہ بن نہ آئی واہ رے شیطان جب اوسنے
دیکہا کہ اللہ و رسول کے خوف سے آپ ملت اسلام مین یہہ الٹ پہیر
نہ کرنے لگے تو فریب کی راہ چلکر اور کئی صورتین بدلکر اوسی کام کو اور لباس
مین آپ سے کروایا اور بنابر اخفا و التباس رنگ برنگ کا لباس آپکو
پہنایا تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو ہر چند کئی لباس رنگین آپنے بدلے
آخرکو وہابی کہلائے اب خواہ وہابی ہو خواہ ہربابی ہم خوب میان ہربابکو
پہچانتے ہوی ہین ست بہر رنگی کہ خواہی جامہ بپوش * من انداز قدت را می شناسم
قال الغرض جب ملا تونکو اس بلا مین گرفتار دیکہا تو بندہ خیر خواہ اولاد حسن قنوجی
نے کہ اللہ اوسکو حسن و حسین کے طریقہ اور محبت مین رکہے چاہا کہ اپنے ملنے والونکو
الحمد جب کچہ اتو غنیمت ہے بڑائی ان رسمونکی سمجہا دیوے۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

اقول مسلمان خدا نخواستہ ہی اس بلا مین گرفتار ہون آپکو شیطان کے فریبون نے اس بلا مین پہنسایا آپ سب مسلمانون کے لیئے مرتے ہین اپنا ہیٹنیہ دیکہتے ہی نہین اور ونکی ہہلکی پر نظر کرتے ہین اور سپر یہہ نرالی اوپچ نکالی کہ حسنین علیہما السلام کے طریقہ و محبت کا جہوٹا دعوی کر دیا کیون جناب کیا حضرات حسنین کا یہی طریقہ تہا کہ وہ ہر محدث پر ایک طرح ناک بہون چڑہاتے تہے اپنے جد امجد حضرت پیغمبر صلعم کے مزار منور کو معاذ اللہ صنم اکبر کہتے تہے اوسکی زیارت کو نجاتے تہے پناہ بخدا ہرگز یہہ اونکا طریقہ نہ تہا اور نہ آپکو اونسے کچہہ بہی محبت ہے کیا محبت کا یہی نشان ہے کہ محبوب کی مصیبت پر خوشی کرے سامان غم محبوبکو مٹائے محبوب کے دشمن سے بیزاری درکنار اوسکا دوست اور طرفدار بنجاے جب ایسی باتون کی برائیان آپ خود نہین سمجہتے اور ونکو کیا سمجہائینگا ہان اسلام مین مباح رسمونکی برائی جیسے شیطان نے آپکو سمجہادی ہے آپ اور ونکو بتائیے گا خدا آپکو سمجہاوے اور سب مسلمانون کو اس بلا سے بچاوے ۔

قال مگر دیکہا تو انکا عجب حال ہے کہ بے خون نکالے انکے مزاج کے فساد کا بدرا دور ہونا ممکن ہی نہین

اقول اسمین کچہہ شک نہین کہ آپ محبان مسموم مقتول اور خاندان رسول کے خون کے پیاسے ہین ہر حیلہ و بہانہ سے اونکا خون بہانا آپ پر فرض ہے پہر فساد مزاج کی تہمت نہ کیجیے اپنے فساد مزاج اور خون سوداوی کے اخراج کی جلد فصد لیجئے

قال لیکن بعضے لوگ کہ دو چار مہینے کے نصیحتون سے انکا اچہا ہونا معلوم ہوتا تہا دن لوگونکو سمجہانا شروع کیا

اقول لیجیے یہہ بیچارے بہی آپکی طرح گئے گذرے یہہ وہی نصیحتین ہین جنکو معلم الملکوت نے آپکو سمجہایا ہے انہین نصیحتون کا ذکر قرآن مبین مین آیا ہے ناصح ثانی سنئیں کہ ناصح اول کی زبانی انی لکما لمن الناصحین فرمایا ہے ۔

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

قال پہر جب دیکہا کہ زبانی کہنے سے فائدہ عام نہین ہوتا اور ہر شخص کو ہر بات یاد نہین رہتی تو اسلیئے اسوقت مین کہ ۱۲۳۵ ہجری ہے مین یہہ رسالہ ہندی زبان مین لکہتا تاکہ ہر کوی اسکو اپنی بولی مین سمجہہ کر بے تکلف بوجہہ لے اور سمجہہ پکڑ ہی۔

اقول واقعی آپنے مسلمانونکی ہہتائی مین کوی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا پہلے متون زبانی بہکایا کیئے پہر اپنے پیر بہرپوی کی سنت پر چلے امام چوک کہد وانے اور تعزیہ پر ہاتہہ چلانیکا ڈہنگ ڈالا پہلے تو مسلمانون نے سمجہا یا اور ٹالا پہر خوب آپکی خدمت کی اور دل کا بخار نکالا جب آپنے زبانی تقریر لایعنی کا کچہہ مزا چکہا تب اسکو چہوڑ کر یہہ رسالہ لکہا مگر اسکو بہی لوگ ہیچ ولچر سمجہے اور بجز چند جولاہون اور چہپنیون کے اور کوئی آپکی جال مین نہ پہنسا اب یہہ جال آپکے واسطے زیادہ جنجال ہوگا ہماری جواب سے اسکی قلعی کہلے گی آپکو رنج و ملال ہوگا کہ بہت دنون کے بعد ہمارے ہی بعض اقربا نے ہمسے انتقام لیا ۱۳۰۹ کا رد ۱۳۱۵ ہجری مین تحریر کیا ؎ کیونکر نہ دل جلیگا بہلا ایسے داغ سے ؛ آخر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے۔

قال پہر دریافت کیا تو سب رسمومین دو رسمون کا چہوڑنا لوگون پر بہت مشکل ہے اور شاق ایک منت پوجا اولیا وغیرہ کے دوسرے تعزیہ کا بنانا کیونکہ ؎ چہاتی پہ گر پہاڑ بہی ہووے تو ٹل سکے ؛ مشکل ہے جسمین بیٹہے وہ جی سے نکل سکے۔

اقول تعزیہ کا بنانا کیونکر چہوڑین کہ تعزیہ معین گریہ و بکا ہے اور امام مظلوم کی مصیبت پر رونا رولانا خاص سنت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پس جو مسلمان اپنے پیغمبر کے پیرو ہین وہ اس مصیبت مین ضرور روئینگے رولائینگے جو چیز موجب زیادتی عزا اور معین گریہ و بکا ہو اور قواعد شریعت کے خلاف نہو مثل تعزیہ وغیرہ بنائینگے آپ کے جی مین جو بدعت محرمہ بیٹہی ہے وہ کسی طرح

jabir.abbas@yahoo.com

نہ نکل سکے گی اور نہ یہہ بدعت آپکی ہر جگہہ چل سکے گی ناحق اسکا خیال ہے پیر شعر ندکور آپہی کے حسب حال ہے

قال اور منت و پوجا کی بیان مین رسالہ نصیحۃ المومنین لکھا پایا اسواسطے اس رسالہ مین فقط برائی تعزیہ کی صاف صاف بیان کی کیونکہ سمجھانا عوام کا منظور ہے۔

اقول رسالہ نصیحۃ المومنین تو آپنے لکھا پایا مگر اوسکا جواب فضیحۃ الشیاطین شاید آپکو نظر نہین آیا جواب الجواب سے عاجز ہوکر مصلحتاً چھپایا خیر اب اپنا بھلا چاہتے ہو تو تعزیہ کی برائی سے باز آؤ ورنہ پچھتاؤ گے آگے چلکر اپنے پیر کی تقریر سے موہنہ کی کھاؤ گے لطف تو یہہ ہے کہ خود آپ ہی کے نزدیک برائی تعزیہ کی ثابت کرنا ایسی مہمل بات ہے کہ اوسکو خواص کے مقابلہ مین بیان نکر سکے عوام کے اغوا کرنے کا ارادہ کیا قدرت خدا سے اثنای کلام مین لفظ عوام کو زیادہ کیا لہذا ہمکو اپنے عوام کی حمایت اور رئیس الاعمام کی ہدایت کرنا ضرور اور آپکو سمجھانا منظور ہے۔

قال اور حکم ہے بات کرو ہر آدمی سے اوسکی عقل کے موافق۔

اقول یہہ حکم اوسکے نسبت ہے جسکو کچھہ بھی عقل ہو اور جسکو ذرا بھی عقل نہو جیسے آپ ہین اوس سے ہزار ہندی کی چندی کرو وہ نہ کچھہ سنتا ہی نہ سمجھتا ہے ؏ پیش نادان خواندن تنزیل ہیچ + مردہ دل را صور اسرافیل ہیچ۔

قال اور یہی سبب ہے کہ نبی پر کتاب اوسکے قوم زبان مین اوتری پس مناسب ہے کہ اسکو حقیر نہ سمجھین اور اوسکے مطالب کو سوچین بوجھین۔

اقول یہی سبب ہے کہ حضرت پیغمبر پر جو کتاب اونکی قوم کی زبان مین نازل ہوئی بعض ضدی جاہل اوسکو اساطیر الاولین کہتے تھے جیسے آپ اپنے کلام لایعنی کو بمنزلہ وحی ربانی اور دوسرے کی نصیحت کو قصہ و کہانی سمجھتے ہین اب بھی جو ہم عرض کرتے ہین اوسکو حقیر نہ سمجھیے اور اسکے مطلب کو سوچیے بوجھیے

قال اور نام اس رسالہ کا ہدایت المومنین رکھا۔

اقول یہہ بھی اولٹی سمجھہ کا اولٹا نام سبحان اللہ جسمین جمہور اہل اسلام سے مخالفت بغاوت ہے اوسکا نام ہدایت ہے یہہ فقط سمجھہ کا پھیر ہے اور عقل کا

تصورت برعکس نہند نام زنگی کافور۔

قال اور مطلب اسکے ایک مقدمہ اور تین فصلونمین بیان کیئے۔

اقول مقدمہ خبط فصلین بے ربط مطلب وہی تعزیہ کی برائی جو دلمین آئی سو آئی۔

قال اول مقدمہ مین بدعتونکی ظاہر ہونیکا سبب مذکور ہوچکا۔

اقول چونکہ آپ معنی بدعت اور اوسکے اقسام نہ سمجھتے تھے ایک ہی ہانک بدعت محرّمہ کی یاد رکھی تھی لہذا ہمنے اپنے رسالہ کے مقدمہ مین معنی بدعت اور اقسام بدعت بتفصیل وتفریق بیان کردیئے جس سے آپکا مقدمہ بالکل خراب بلکہ نقش برآب ہوگیا۔

قال اب پہلی فصل مین برائی تعزیہ کی دلیل عقلی وشرعی سے مذکور ہے دوسری فصل مین جاہلون کے سوال کا جواب ہے تیسری فصل مین آیہ وحدیث کی رو سے تعزیہ کی برائی کا بیان ہے۔

اقول یہہ فصول ثلثہ کے اعتراض مصداق ظلمات بعضہا فوق بعض ہین کوئی دعوی آپکا صادق نہین کوئی دلیل اس دعوی بے بنیاد کی مطابق نہین چنانچہ انشاء اللہ ہر فصل کے جواب سے ظاہر ہوجائیگا آپکا کذب وافترا آپکے آگے آئیگا

قال فصل پہلی اب اے مسلمانون خداکے واسطے دل سے سُنو کہ تم دین مین آپ مختار نہین ہو کہ جو تمہارے جی مین آوے سو کرو آخر خداکے بندے ہو پیغمبر کی امت ہو بھلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ خدانے یا پیغمبر نے کہان کہاہے کہ حضرت امام حسین شہید ہون تب اونکا ہر سال تعزیہ بناؤ اور اوسکا ثواب پاؤ۔

اقول اب اے مسلمانون خداکیواسطے اس بگڑے مسلمان کی تم کچھہ نہ سُنو یہہ دین مین خود مختار ہے جو اسکے جیمین آتا ہے سو کرتا ہے نہ اپنے تئین خداکا بندہ سمجھتاہے نہ پیغمبر کی امت نہ شعائر خداکی تعظیم لازم جانتاہے نہ پیغمبر کے

jabir.abbas@yahoo.com

حکم کو مانتا ہے بس اسپر خوش ہین کہ خدا اور رسول نے خاص تعزیہ بنانیکا کہان حکم دیا ہے میان بڑی قابل ہہلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ خدا نے کہان کہا ہے کہ تم صبح کی دو رکعت ظہر و عصر و عشا کی چار چار رکعت مغرب کی تین رکعت فرض پڑہا کرو پہر کیون پڑہتے ہو رسول صلعم نے کہان کہا ہے کہ حضرت امام حسین جب شہید ہون تو تم میرے رونے اور رنج و غم کرنے کا خیال نکرو بلکہ مثل روز عید خوشی کرو اچہی کپڑے پہنو خورم و شاد فتح یزید کی مبارکباد دو کچہہ رنج و ملال نکرو پہر کیون ایسہ بدعتین کرتے ہو پس معلوم ہوا کہ قابل تو نہین جاہل ہو نہین جانتے کہ بہت سی باتین خدا اور رسول نے نہین کہین لیکن اونکا کرنا شرعًا درست ہے کہ شعائر خدا مین داخل اور اباحت شرعی اونکو شامل ہے لہذا ہم پہلے خدا اور رسول کے زمانے سے تعزیہ بنانے کی حقیقت آپکو سمجہاتے ہین پہر آپکے پیر کی ایک تقریر بے نظیر ایسی سُناتے ہین کہ آپکے مونہہ مین پتہر دیدے اور اگر صاحب غیرت ہین تو حیرت مین آکر گہو جائین بلکہ صُمٌّ بُکمٌ کے مصداق ہو جائین اب سُنیئے خدا فرماتا ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب اس سے ظاہر ہے کہ جو چیز علامت عبادت الٰہی ہو اوسکی تعظیم و تکریم واجب ہے سنگ و خشت حیوان و غیر حیوان قرطاس و بانس وغیرہ کا اسمین لحاظ نہیں کیا جاتا بلکہ اصل انتساب لیا جاتا ہے اسیواسطے دوسری جگہہ فرماتا ہے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ امام رازی اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ شعائر اللہ نام ہے نشانی طاعت خدا کا اور جو چیز کہ واسطے طاعت الٰہی کے بنائی جاوے وہ شعائر خدا سے ہے اس تقریر سے بہی تخصیص شے من دون شے اور تعمیم مقصود ہے دیکہیئے تیسری جگہہ قرآن مین موجود ہے والبدن جعلنا لکم من شعائر اللہ اور چونکہ بموجب آیہ کریمہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

اطاعت خدا و رسول و ائمہ ایک ہے اور شعائر امام بعینہ مثل شعائر خدای منعام
ہے اس دلیل متین اور برہان مبین سے واضح ہوگیا کہ جسطرح صفا و مروہ اور شتران
قربانی نشان دین خدا اور علامت ایمانی ہین اسیطرح تعزیہ و ضریح اور تابوت
و علم وغیرہ جملہ لوازم عزاداری باعتبار اصل انتساب بسوی حضرت سید الشہدا
شعائر خدا اور تمغہ مسلمانی ہین اور جیسے سعی مابین صفا و مروہ ہر سال حج مین مورث
اجر و ثواب ہے ویسے ہی تعزیہ بنانا امام کے غم مین رونا رولانا ہر سال موجب
حسنات بیحساب ہے پس تعزیہ بنانے کو خلاف حکم خدا و رسول اور بدعت کہنا
ویسا ہی ہے جیسے سعی مابین صفا و مروہ کو بقول بعض مفسرین بعضے جاہل ایجاد
مشرکین اور بدعت کہتے ہین اور حضرت کا ارشاد ہے کل شئ مطلق ای
مباح حتی یرد فیہ النہی اور نہی مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے پس تعزیہ
تصویر ذی روح نہین اوسکا بنانا حسب ارشاد پیغمبر جائز و مباح ہے چلیئے خدا و
رسول کا حکم تو آپ سُن چکے اب آپکی ہدایت کی دوسری تدبیر ہے بچشم عبرت کتاب
صراط المستقیم مولوی اسمعیل کو دیکہیئے جسمین آپکے پیر کی یہ مطلب خیز حیرت انگیز
تقریر ہے کہ از فروع حبّ منعم تعظیم شعائر اوست یعنے امور یکہ بآن مناسبت
خاص دارد بحیثیتے کہ ذہن کسی کہ واقف بآن مناسبت باشد از آن امور بآن منعم
انتقال می کند مثل تعظیم نام و لباس او و سلاح او حتی کہ مرکب او چنانچہ ہر کسی کہ
ممارست باین امور کردہ مجالست با حقوق شناسان از وزرای عظام بلکہ جمیع
مصاحبان کرام نمودہ و تعظیم ایشان مر فرمان بادشاہی و تخت شاہی
را دیدہ پوشیدہ نخواہد ماند انتہی اب خدا کے واسطے ذرا خواب غفلت سے
چونکئے آنکہین کہولیئے اپنی پیر کی تقریر دلپذیر سنکر آپ بہی پیر کی خاطر سے
یہہ سچی ہانک بولیئے کہ جب دنیا کی بادشاہوں کی شعائر اور اون کے نام و

jabir.abbas@yahoo.com

لباس اور سلاح و فرمان حتی کہ مرکب و تخت بادشاہی کی تعظیم اون کی محبت و اطاعت بعینہ اونکی تعظیم ہو تو دین کے بادشاہوں کی شعائر کی تعظیم بطریق اولی اونکی محبت و تعظیم ہے پس حضرت امام حسین کے شعائر یعنے وہ امور جو آپ سے مناسبت خاص رکھتے ہین جیسے آپکا نام لینا یعنے حسین حسین کہکر ماتم کرنا اونکے نام کے چبوترے امام باڑے تعزیہ ضریح تابوت علم بنانا اسلحہ کپنا لباس ماتم رنگانا حتے کہ تخت اور دلدل اور دیگر لوازمات عزا جزو کل کی تعظیم و تکریم صراط مستقیم آپکے پیر اسمعیل اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی دوستی و محبت کی خاص دلیل ہے پس واے آپکی بیہودہ سرائی پر کہ کسقدر صراط مستقیم سے پہرے ہو بغض و عداوت امام مظلوم مین گہرے ہو یزید پلید کی محبت و تقلید کا پہلو لیئے ہوئے کفار عنید کا ساتھہ دیئے ہوئے اساس اسلام کو ہلاتی ہو اور اپنی گنگا و مہادیو کے ساتھہ یہہ نام مقدس ملاتے اور ہر ہر طرح نام علی و اولاد علی سہو و محو کرنے کو اپنے ہر ہر کے ساتھہ تعریضًا علی علی کا غل مچاتے ہو امام چوک کو ہردیو کے چبوترے کی طرح تعزیہ کو بلاتشبیہ ود کاندو کربلا و امام باڑیکو مانند لنکا و ٹہاکر دوارہ بتاتے ہو کفر بکتے ہو مثل صورت منکر و نکیر منحوس یا صدای ناقوس بے تکان غل مچاتے ہو احکام اسلام اور شعائر ایمانیہ بت بتاتے ہو غور کرو کہ یہہ کیسی خدای پاک کی قدرت اور حضرت امام علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ ایسے سخت اور متعصب وہابی کی زبان و قلم پر خدانے وہ باتین جاری کر دین کہ جنسے گویا خود اونسے جملہ لوازم و متعلقات تعزیہ داری امام مظلوم کی صحت اور جواز کا اقرار کر لیا اور آپکے طول و فضول کلام مہمل کا مختصر قل و دل جواب دیدیا لیکن آپ ایسے باغیرت معلوم نہین ہوتے کہ اپنے پیر و مرشد کے کلام سے شرمائین پانی پانی ہو کر اپنی اور اونکی آبرو بچائین پہر بکلام لایعنے و فضول

نادین ڈھول نہ اوڑائین ۔

قال آخر کہو گے کہ خدا و رسول نے کہین نہین کہا ۔

اقول اگر یہی کہتے تو یہی کچہہ مضائقہ نتہا کہ اوسکا جواز عموم شرع سے مستفاد ہوتا ہے کما مرارا لیکن جب تعزیہ وغیرہ کا منتسبات اور شعائر امام سے ہونا اور شعائر امام کے مثل شعائر خدا تعظیم کرنا ہم خدا و رسول کے کلام سے بخوبی ثابت کر چکے تو کبھی نہ کہین گے کہ خدا و رسول نے کہین نہین کہا بلکہ آپکے پیر کا ارشاد اور اوسپر استناد رہا ۔

قال پہر کیون جان بوجہکر جہک مارتے ہو ۔

اقول یہہ تو آپ اپنی بیتی کہرہے ہین جب ہمنے آپکو صحیح معنی بدعت محرمہ کے بتلا دیئے اور دیگر اقسام بدعت حسنہ حسب تصریح جمہور علمای اسلام سمجھا دیے مزید برآن آخر مین آپکے پیر کی تقریر سے جملہ لوازم تعزیہ داری کا بنانا اور اونکی تعظیم و تکریم کرنا ثابت کردیا پہر کیون کھسیانے ہوکر باتین بناتے اور جان بوجہکر جہک مارتے ہو ۔

قال اور ہمسے پوچہتے ہو تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے ۔

اقول جب کتاب و سنت و ادلہ شرعیہ سے تعزیہ وغیرہ بنانے کی اباحت باتفاق اہل اسلام بلا کلام ثابت ہوئی اور تم اوسی اپنی ضد اور ممانعت پر اکڑی اور وہی ہریل کی لکڑی پکڑے جاتے ہو پہر تمسے کیون نہ پوچہین کہ تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے اچہا آپ کتاب خدا و سنت رسول کو جانے دیجیے اپنے شیخ ہی کی کتاب لیجیے کتاب خدا چاہے نہو مگر یہہ کتاب تو ضرور آپکے پاس ہوگی اسی مین دیکہیے کہ تعزیہ علم تخت دلدل وغیرہ بنانے کی اباحت نکلتی ہے یا قباحت اگر ابہی تک یہہ عبارت نہین دیکہی ہے تو شاید دیکہا ہو اگر

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

حواس سنبہال کر صراط مستقیم پر آجایئے اور اگر دیکہکر اور سُنکر یہہ ہٹ دہرمی ہے تو فضول زق زق بق بق نہ کیجیے سر نہ کہایئے۔

قال اولٹے چور کوتوالی ڈانڈے۔

اقول آپ تو نہ مسلمانون کا کہنا سُنتے ہین نہ وہابیون کا ازین سو راندہ و ازان سو درماندہ دونون دین سے گئے پانڈے نہ ادہر حلوا نہ اودہر مانڈہر

قال یہہ ویسی ہی بات ہے کہ کوی شخص اپنے فلانے مین اُونگلی کرے اور پوچہے کہ کس کتاب مین اونگلی کرنی منع لکہی ہے۔

اقول خدا جانتا ہے کہ ہمنے بازاری شہدون سے ہی یہہ پہکڑ اور بے تہذیبی کی گفتگو آجتک کبہی نہین سُنی اب صاحبان تہذیب ہماری اوس کلام کی قدر کرین گے جو ہمنے قبل اسکے کہا ہے کہ انکا جواب کچہہ پیر بنجارا ہی والے خوب دیتے خصوصًا اس فحش بکنے پر تو خدا جانے کسقدر اونگلیون پر نچاتے اور پیچہا لیتے مگر خیر گذری کہ اونسے سابقہ نہین پڑا غنیمت ہے۔

قال تمتو تعزیہ کا بنانا ثواب جانتے ہو اور اوسکی بہتری کا دعوی کرتے ہو یہہ تمکو بتانا چاہیے کہ کس کتاب مین تمکو تعزیہ کا حکم ہے قرآن مین یا حدیث مین فرض واجب سنت مستحب کسمین ہے۔

اقول بیشک ہم تعزیہ کا بنانا قرآن و حدیث و اجماع اہل اسلام بلکہ خود آپکے پیر کے کلام سے جائز و مباح ہے مگر آپ نہ سمجہین یا سمجہہ بوجہکر ہٹ دہرمی کرین تو یہہ آپکا قصور ہے سمجہانیوالا بے مجبور ہے۔

قال کہ جسپر ایسی چہاتی کوٹتے اور سر پیٹتے ہو۔

اقول اللہ اکبر یہہ بظاہر تعزیہ دارون پر اور بباطن خاندان نبوت کے بزرگوارون پر طعن ہو رہی ہے ذکر مصیبت و حزن اہل بیت مین بعض کلمات

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

دلخراش شل لاطمات الخد ود ناشرات الشعور آئے ہین اونہین دیکھکر یہہ رنگ لائے ہین کچھہ سوجتا ہے یہہ کس بزرگوار کا غم ہے جس غم مین خاص مخدرات عصمت ہی کا یہہ حال نہین بلکہ سردار اہلبیت حضرت رسول خدا صلعم کو اس سے بڑھکر بعد انتقال صدمہ و ملال ہوا کہ بنا بر خواب ابن عباس رض روز شہادت امام مظلوم دوپہر کو آن حضرت صلعم کو بال بکھرے گرد آلود شیشہ خون حسین ہاتھہ مین لیئے ہوے اور حضرت سلمہ رض نے آپکو سر مطہر اور ریش مبارک پر خاک ڈالے ہوے اور حال پریشان کیئے ہوئے دیکھا پس اگر ہم بھی بتاسّی حضرت پیغمبر و اہلبیت پیغمبر اس غم مین روئین رولائین تعزیہ بنائین چھاتی کوٹین سر پیٹین تو ہماری کمال ولا اور ارادت اور نہایت پیروی و سعادت ہے اگر امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر غم کرنا آپ پر شاق اور احیائے سنت یزید کا اشتیاق ہے تو آپ بھی تقلید یزید پلید کیجئے امام مظلوم کیطرح اونکی عزاداروں کو شہید کیجئے واللہ آپ ایسا ہی کرتے مگر خدا آپ لیسے لوگون کو ناخن نہین دیتا بلکہ پہلے سے خبر لے لیتا ہے۔

قال ذرا غصہ کو تھام کر اور ضد کو چھوڑ کر تعزیہ کی برائی پر پہنچو کئی طرحکی برائی ہے اگر

اقول حضرت سلامت مظلوم کے عزاداروں مین غصہ کہان ضد کیسی یہہ دونون عادتین خاص آپ ہی کی ہین آپ ہی کو مبارک رہین ہمکو اگر غصہ ہوتا تو حضرت امام اور جناب امیر المومنین کا نام جس بے ادبی سے قبل اسکے آپنے لے لیا اور جس بیہودہ عنوان سے ان اسماء متبرکہ کا ذکر کیا تو ہم سن سکتے واللہ جسطرح حضرات اہلبیت بازار شام اور اوس چھلش اور ازدحام مین یزیدیون کی زبان سے سر مقدس حسین مظلوم کی نسبت کلمہ سخت ھذا راس خارجی خرج علی الامیر سنتے تھے اور صبر و تحمل کرتے تھے ویسا ہی ہمنے بھی صبر و تحمل کیا جب حسین مظلوم کے

jabir.abbas@yahoo.com

نام سے مانند یزیدیون کے آپکو یہہ عداوت ہے تو تعزیہ کی برائیان نکالنا کتنی بڑی بات ہے بلکہ اسمین یہہ گہات ہے کہ چونکہ تعزیہ امام کے نام کا ہے اور اسکے ذریعہ سے خاص و عام حضرت امام کا نام لیتے ہین لہذا اسمین خیالی برائیان اپنے ذہن سے نکالکر موقوف کرانا چاہیئے کہ پہر کوی امام کی مصیبتون کا ذکر نکرے امام کا نام نہ لے آپکے یزید پلید کو ایسے سخت ظلمون کا الزام ندی سو یہہ بخبر ہے اسکی امید نکیجئے اوس حکومت چند روزہ پر یزید نے جو ظلم شدید کیئے وہ گذر گئے اوسکا سخت مواخذہ اپنے ساتہہ لے گیا مرگیا مردود نہ فاتحہ نہ درود اور حضرت امام نے جو مصیبتون پر صبر کیا اپنے تئین مع فرزندان و انصار راہ خدا مین وقف کردیا اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آجتک مثل دیگر شعائر اسلام عزای امام علیہ السلام و نیاز جاری ہے اور ہمیشہ یہہ عزاداری اسیطرح جاری رہیگی ؎ آپکا وہ قدح نہ ساقی ہے ✣ پر یہہ غم تا بحشر باقی ہے۔

قال اول برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا شرع کے خلاف ہے۔

اقول پہلے ہی بسم اللہ غلط دعوی تو اس زور و شور کا کہ تعزیہ بنانا شرع کے خلاف ہے اور دلیل کچہہ بہی نہین مطلع صاف ہے ارے صاحب بتلایئے تو کیون شرع کے خلاف ہے اگر محدثات مابعد النبی کے ہونے سے آپ اسکو بدعت حرمہ سمجھتے ہین تو یہہ آپکی سمجہہ کا قصور ہے کہ جملہ محدثات ہرگز بدعت ضالہ نہین ہین ہمنے اپنے رسالہ کے مقدمہ مین اسکی تفریق کردی ہے پہر بغور اوسکا ملاحظہ فرمانا ضروری ہے تصویر ذیروح بنانا البتہ شرع کے خلاف ہے وہ بہی اگر سر بریدہ ہو تو معاف ہے چنانچہ اسکی توضیح آگے آئیگی اور تعزیہ شریف اول تو تصویر ذیروح نہین دوسرے بسبب اعانت گریہ و بکا رجحان شرعی اوسکے بنانے مین پایا جاتا ہے اور علمای کرام ہر فرقہ کا سیحیئی اوسکو وسیلہ اقامۂ ماتم اور منجملہ شعائر اسلام جانتے ہین پہر بمقابلہ علمای اسلام آپکی ضد اور ہٹ ہرمی ہرگز پیش نجائیگی

قال یہہ کہین نہین آیا ہے کہ غم اور مصیبت کیواسطے کوئی چیز بنانی چاہیے کسیکی نام کی ہو پیر ہون یا پیغمبر امام ہون یا شہید۔

اقول ابتو آپنے کلہ بجلہ حکام وقت کا ایسا حکم ماشاءاللہ جاری کر دیا بتقاضائے عصبیت جاہلیت سلسلہ اسلام اور رشتہ حیا و حمیت کو بالکل توڑا اور پیر شہید کیسے پیغمبر تک کو بہی نچہوڑا انچہوڑا ایسے از خود رفتہ ہو جایئے ذرا ہوش مین آیئے بسا امور ایسے ہین کہ غم اور مصیبت اور نیز اظہار شوکت و عظمت کیواسطے اونکا بنانا شرعاً جائز بلکہ بعض وجوہ و مصالح سے بمنزلہ واجب کے ہے کہ وہ منجملہ شعائر صاحب مصیبت اور مشعر بکمال تعظیم و تکریم صاحب مصیبت ہے مثلاً اگر قبر مطہر حضرت پیغمبر پر قبہ و روضہ وغیرہ نہ بنلاتے اور اوسکا تزک و احتشام اور تعظیم و احترام جیسے کہ ہوتی آئی ہے حامیان اسلام نفرماتے تو اس تیرہ سو برس کی مدت مین قبر شریف کا نشان بہی باقی نرہتا مسلمان زیارت سے محروم رہتے اور چند روز کے بعد یہہ کوئی بہی نکہتا کہ یہہ مقام مزار آنحضرت ہے بلکہ اس زمانہ کے کفار نبوت ہی سے انکار کر جاتے اور کہتے کہ وہ کیسے نبی تہی جنکے اور آثار اور اخبار ایکطرف اہل اسلام اونکی قبر تک کا بہی پتہ و نشان نہین بتلاتے اور یہی آپکا اصل مطلب ہے کہ اہل اسلام آپکے دہوکے مین آکر جو امور کہ موجب رونق اسلام ہین اونکو سہو بلکہ آثار رسالت بالکل محو کردین استغفراللہ یہہ کہان ہو سکتا ہے مسلمانون نے تو آثار نبوت آنحضرت ظاہر کرتے اور اسلام کی شان و شوکت بڑہانے کی غرض سے اصل مزار شریف کا کیا ذکر صدہا نقلین اور نقشے مزار سید کونین اور قبور حضرات شیخین جتنے کہ آنحضرت صلعم کے نعلین کی بنلئے اور ہر سال بنلاتے ہین اور خواص علماء اوسمین تاثیرات عجیبہ اور غریبہ مشاہدہ فرماتے ہین اور ان سب چیزون کی تعظیم و توقیر کرتے ہین ایک آپ ہین کہ ان منتسبات واجب التعظیم کے بنانے کی جگہہ انکے مٹانے پر مرتے ہین پس جسطرح ان اشیا کا انتساب آنحضرات کی طرف ہے اوسیطرح

jakir.abbas@yahoo.com

تعزیہ وغیرہ کا انتساب امام حسین کیطرف ہے پس باعتبار انتساب جو بزرگی ان چیزون مین ہے وہی بزرگی تعزیہ شریف مین ہی ہے بلکہ نعلین ایک چمڑیکی یا لیف خرما وغیرہ کے ٹکڑے تہے جنمین پاے مبارک کی برکت اور فیض سے خدانے یہہ بزرگی عطا فرمای اور امام حسین تو حضرت پیغمبر کے دل وجگر کے ٹکڑے تہے جنکے حقمین حسین منی وانا من حسین فرمایا ہے پہر وہ کون مسلمان ہے جو امام کے منتسبات یعنی تعزیہ وضریح وتابوت وعلم وغیرہ کی تعظیم وتوقیر نہ کریگا اور ہر سال یہہ چیزین نہ بنائیگا اور نہ روئیگا

قال بدعت وبت پرستی شرع مین اسی کا نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچہہ اصل نہو اوسکو اپنی طرف سے بناچنا کے تعظیم کرین اور ثواب ٹہرائین۔

اقول بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپنے موںہہ سے کہتے جاتے ہو کہ بدعت اوسکا نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچہہ اصل نہو اور ہم مقدمہ جواب مین بخوبی سمجہا آئے علاوہ اسکے متواتر بتلاآئے ہین کہ تعزیہ شریف کی دین مین اصل ہے یہہ شعائر و منتسبات امام مین سے ہے اسکی تعظیم لازم ہے قطع نظر اسکے نہی شرعی مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے تعزیہ شریف تصویر ذی روح نہین غیر ذی روح کی تصویر بنانا باتفاق علمائے اسلام شرعًا مباح ہے پہر کیون تعزیہ بنانا بدعت کہی جاتی ہو بلکہ اور اوسپر طرہ یہہ ہے کہ معاذ اللہ بت پرستی بتلاتے ہو ہمکو تو آپہی کے کلام سے تعجب تہا لیکن آپکے ہم مشرب خورم علی بلہوری کا کلام دیکہا اور بہی حیرت ہوگئی کہ تحفۃ الاخیار مین پہلے تو معنے بدعت کے بیان کرنے مین آپ سے بڑہکر تصریح کی پہر اوسسے زیادہ آپنے خلل دماغ کی توضیح کی بدعت کے معنی یہہ کہے یعنے جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچہہ اصل نہین نہ کہلی نہ چہپی سو وہ نہایت گمراہی ہے اور اوسی کا نام بدعت ہے انتہی اب اس سے ظاہر ہوگیا کہ تعزیہ شریف اور گنبد روضات مقدسہ وغیرہ بنانا انکی شرع مین کہلی اصل اور اکابر کے متابعت

گچ اور روشنی وغیرہ کرنا انکی چہپی اصل ہے پس انکو بدعت ضالہ سے بمفاد معنی مذکور
مستثنی کرنا چاہیئے تہا برخلاف اسکے بعد بیان معنی بدعت یہہ بڑہا نکی ہی مثلاً
قبر پہ گچ کرنا گنبد بنانا قبر پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی
سنت ماننا جہنڈی نشان کہڑی کرنا سراسر دین کے خلاف ہین انتہی بہلا اسمین کچہ اسکا
کچہہ ٹہکانا ہے الٰہی توبہ یہہ زبان کیا ہے کسی ڈفالی کا ہوٹار بانہ ہی آفرین بر نباش
اول انسے تو پہر ہماری چچا ہی غنیمت نکلے اب ہم پہر خالق باری سناتی ہین انکو
اور رشتے کے چچا دونون کو سمجہاتے ہین کہ صاحبو جب تصویر غیر ذیروح کے
بنانے کی شرع مین اجازت عام ہے پہر کیون نہین آپ مانتے اور تعزیہ کا بنانا بدعت
محرمہ جانتے ہین بالغرض اگر بدعت محرمہ شریف نہوتا بلکہ نقل نعش مبارک امام
مظلوم ہوتا تو بہی حسب فتوای بعض علمای کرام اوسکا بنانا کچہہ مضائقہ نہ تہا
چنانچہ صاحب مالابدمنہ جو اکابر علمای اہل سنت اور قاضی شریعت ہین کتاب
مذکور مین فرماتے ہین **ومکروہ** است پوشیدن پارچہ کہ در آن تصویر آدمی یا جانور
باشد یا آنکہ تصویر بالای سر یا در مقابلہ رو و یا بدست راست یا چپ باشد اگر زیر قدم
یا پس پشت باشد مضائقہ ندارد و تصویر درخت ومانند آن مضائقہ ندارد وہمچنین
تصویر سر بریدہ انتہی پس تعزیہ شریف اور ضریح مقدس کا بت کہنا ایسا ہی جیسے
کوئی دشمن اسلام حجر الاسود کو معاذ اللہ بت کہے لہذا جسکو اپنا حفظ اسلام منظور
ہو وہ ایسی بیہودہ باتین نکرے چپ رہے اب رہے اور امور مذکورہ اگرچہ اکثر اونمین
سے زمان سلف مین داخل بدعت تہے لیکن بعد اسکے بحسب اختلاف ازمنہ واوقات
ومصالحہ وعادات مستحسنات بلکہ مستحبات مین داخل ہوگئے چنانچہ محدث دہلوی
کتاب سفر السعادات مین فرماتے ہین کہ احادیث صحیحہ در نہی ازین امور یعنی
بناکردن بر قبر ویا چیزے بر آن نشستن وچراغ بر گور افروختن وارد شدہ

jabir.abbas@yahoo.com

واصل سنت در زمان نبوت وخلفای راشدین وصحابہ ہمین بود ولیکن بعد ازان این تکلفات در مقابر پیدا شده ومفاخرت ومباہات بران باضافت وآخر زمان بجہت اقتضار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر وترویج مشاہد ومقابر مشائخ وعظما دیده چیزہا افزودند تا ازانجا ابہت وشوکت اہل اسلام وارباب صلاح پدید آید خصوصًا در دیار ہندوستان کہ اعدای دین از کفار وہنود بسیار اند وترویج واعلائے این مقامات باعث رعب وانقیاد ایشان است وبسا اعمال وافعال واوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بود در آخر زمان از مستحبات ومستحسنات گشتند انتہی۔ ما افاد پس جبکہ حسب افادہ حضرت محدث بسا اعمال وافعال مکروہہ بنا بر مصالح مذکورہ آخر زمان مین منجملہ مستحبات ومحسنات ہوگئے اسیطرح تعزیہ کو بھی سمجھنا چاہیئے ہرچند اصل سنت سے اوسکے بنانے کی اباحت ہے نہ کراہت لیکن آپ مثل انہین اعمال مکروہہ کے اگر آخر زمانہ مین موجب ابہت وشوکت اسلام سمجھکر اوسکو مستحبات ہی مین شمار کیجیے بدعت محرمہ تو نہ کہیے بلکہ اوس حد سے نہ گذر جائیے پناہ بخدا بت پرستی تو نہ ٹھہرائیے۔

قال دوسری برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا عقل صحیح مین بھی عیب رکھتا ہے۔

اقول کیا خوب یک نہ شد دو شد سیہہ تو عین فساد عقل کی دلیل ہے کہ آدمی اپنی عقل کو دنیا بھر کی عقل سے صحیح سمجھے اور ایسی تیز ہی عقل نے حکم سے تعزیہ بنانیکو رجمًا بالغیب عیب جانے اور بعد اسکے عیب بھی اوسی کجرائی سے ایسا بیان کرے کہ جسمین سونہہ کی کھائی اور ہر شخص کو اوسکی فساد عقل بلکہ مجنون ہونے کا یقین ہوجائی۔

قال کہ ایک چیز کی نقل بنانا اور اوسکی ساتھہ وہی باتین کرنی جو اصل کی ساتھ چاہیے بعینہ حماقت سے

jabir.abbas@yahoo.com

اقول حضرت یہہ وہی قول بیڈول ہے جسکے بدولت آپ مونہہ کی کہائیگا اور یہہ لقمہ پاکر بہت پچتائینگے اب سنئے کہ ہر چیز کی نقل بنانا اور اوسکی ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے چاہیئے عموماً حماقت نہین ہے بلکہ کسی جاندار دنیا کی نقل بنانا اور اوسکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہیئے البتہ حماقت ہے جسمین افسوس کہ آگے چلکر آپ ہی مبتلا ہوگئے اب ہم نہین کہہ سکتے کہ کیا تہی اور کیا ہوگئی باقی بعضی چیزین ایسی ہین کہ جنکی نقل بنانا اور اونکی ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہیئے عقلاً بہت چست اور خدا و رسول کے حکم سے صحیح و درست ہین دیکہو حقتعالے پارہ ۲۳ مین حضرت ایوب سے خطاب کرکے حکایتاً فرماتا ہے وخذ بیدک ضغثاً فاضرب بہ ولا تحنث یعنے لے تو اپنے ہاتہہ مین ایک دستہ گہاس خشک کی ہوی یا باریک تیلیون کا (موافق عدد سو لکڑیون کے) پس مار تو اپنی زوجہ کو اوس دستہ سے (ایکبار) اور مت جہوٹی کر قسم اپنی انتہی اسکا قصہ ابن عباس سے منقول ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت ایوب کے قسم کہانیکا سبب یہہ تہا کہ اونکی زوجہ اولیا بنت یعقوب ایک روز شیطان رجیم نے بشکل و وضع حکیم اپنے تیئن دکہایا اونہون نے ایوب کے واسطے دوا مانگی شیطان نے کہا مین اس شرط سے دوا دونگا کہ جب وہ اچہی ہو جائین تو کہین کہ مین نے اونکو شفا دی نہ میرے غیر نے زوجہ ایوب نے اس بات کو قبول کرکے ایوب سے کہا حضرت ایوب غضبناک ہوے اور قسم کہائی کہ سو لکڑیان اپنی زوجہ کو مارین انتہی پس چونکہ وہ بیقصور تہین طبیب کے دہوکے سے شیطانکو نہین پہچانا تہا بدینوجہ خدائے تعالے نے حضرت ایوب کو یہہ ترکیب بتلائی کہ تم بجائے سو لکڑیون کے سو تنکے کا دستہ بناکر ایکمرتبہ مار دو تمہاری قسم سچی ہو جائیگی اب دیکہیئے سو لکڑیون کی نقل سو تنکے کا دستہ بنایا گیا اور اوسکی وہی بات ہوگئی

جو اصل کے ساتھہ چاہیئے تہی یعنے جسطرح سولکڑیون کے مارنے سے ایوب کی قسم سچی ہو جاتی ویسے ہی اس دستہ گیاہ کے ایکمرتبہ بدن پر لگا دینے سے اونکی قسم سچی ہوگئی اور وہ حانث نہوے اسی طرح حدیث مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے نقل قبر والدین بلکہ قبر کے خط اور نشان کی تقبیل وتعظیم کا حکم فرمایا ہے چنانچہ یہہ روایت پر مشہور اور کتاب فقہہ احمدی میں بہی اسطرح مذکور ہے مسئلہ مان باپ کے قدم چومنا مباح ہے حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالتمآب صلعم کے پاس آکے عرض کی یارسول اللہ مین نے قسم کہای تہی کہ آستانہ جنت اور حورالعین کے رخساروں پر بوسہ دونگا آپنے فرمایا کہ باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر بوسہ دی اوسنے پوچھا کہ اگر ماباپ نہون حضرت نے فرمایا اونکی قبر چوم اوسنے کہا کہ اگر اونکی قبر نہ معلوم ہو ارشاد فرمایا کہ دو خط کہینچکر ایک کو باپ کی قبر اور دوسرے کو مان کی قبر قرار دیکر بوسہ دے تاکہ حانث نہو کذا فی جامع المتفرقات انتہی اللہ اکبر آستانہ جنت اور حورالعین کے رخسارون کا حکم باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر آیا پہر اونکی قبرون تک پہر قبرون سے اون قبرون کے خطوط ونشانات تک پہونچ گیا باوجود اس نقل در نقل کے ان چیزون کے ساتھہ وہی بات کی گئی جو اصل کے ساتھہ چاہیئے تہی یعنے جسطرح آستانہ جنت اور حورالعین کے رخسارون پر بوسہ دینے سے اوسکی قسم سچی ہوتی ویسے ہی باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر بوسہ دینے سے پہر ویسے ہی اونکے قبرون پر بوسہ دینے سے پہر ویسے ہی اونکی قبرون کے خطوط پر بوسہ دینے سے بموجب ہدایت وارشاد آنحضرت صلعم اوسکی قسم سچی ہوی اب آپکی آنکہین کہلین اور سمجہہ مین آیا کہ بعض چیزون کی نقل بنانا اور اونکے ساتھہ وہی باتین کرنی جو

اصل کے ساتھہ چاہیئے حسب ارشاد خدا و رسول عین حکم شریعت اور محسنات اور منہیات سبکو ایک ہے لکڑی سے ہانک دینا جیسے آپ ہر امر نیک و بد پر اپنی ضد اور ہٹ کا ایک بڑا بھاری لٹھہ گھماتے ہیں محض عقل کی تباہی اور حماقت ہی پس ان زیادہ بکبک نکیجیئے اس حماقت کی خبر لیجیئے ہوش مین آئیے عقل درست کیجئے سمجھہ جائیے کہ جسطرح عظمت و جلالت مین آستانہ جنت اور حور العین کی جگہہ والدین اور والدین کی جگہہ اونکی قبرین اور قبرونکی جگہہ اونکے خطوط قائم مقام ہین اسیطرح تعزیہ شریف کو بھی خیال کرنا چاہیئے کہ یہہ نقل روضہ امام مثل روضہ امام و دیگر شعائر اسلام واجب التعظیم و لائق احترام ہے اور اسکے ساتھہ بھی وہی باتین کرنی چاہیئین جو اصل روضہ کے ساتھہ کیجاتی ہین۔

قال مثلاً گھوڑے کی تصویر بناوی اور اوسکے آگے دانہ گھاس ڈالے اور کھریرہ کرے تو لوگ اوسکو سڑی بتلادین گے۔

اقول اسی تصور باطل اور خیال فاسد سے تو آپنے دھوکا کھایا جاندار کا قیاس غیر جاندار پر جمایا نہ سمجھے کہ ذیروح کی نقل اول تو بنانا ہی منع ہے دوسرے اگر بناوے بھی تو دلوچ روح اوسمین نہین کرسکتا کہ نقل مطابق اصل کے ہو اور جو باتین اصل کے ساتھہ کیجاتی ہین وہی اسکے ساتھہ بھی کیجاوین پس بیکار آپنے اسپ سماحت کو میدان وقاحت مین جولان کیا یہان نقل بازی سے بدین غرض اطفال کی بازی کو یاد دلایا ہے تاکہ شبہہ ہو ہان ہزارون مین یہہ بھی ہین پانچوین سوارونمین۔ پس جو غازی مرد ایسے بات بےتکی کہین گے بے ڈھنگی مثال لادین گے بے شبہہ عاقل لوگ اونکو اگر گھوڑہ کے ضد ہین تو سڑی بتلائین گے۔

قال اسیطرح وہ لوگ بھی سڑی ہین کہ حضرت امام کی قبر کی نقل بناکر فاتحہ و درود اوسپر پڑھتے ہین

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

اقول ہم سڑہی کے کہنے کا بُرا نہین مانتے مگر اتنا جانتے ہین کہ خیالی گہوڑی نے
آپکو سیدہی راہ سے بہکا اولٹی راہ پر لگا دیا کہ چکر کہانے لگے اور ہر چیز کی نقل کو
گہوڑی کی نقل پر تبلانے لگے ہم اوپر تبا آئی ہین کہ بعضی چیزونکی نقل کے ساتھہ
معاملہ اصل کرنا بموجب حکم خدا و رسول خدا ہے توبہ کیجیئے کہ اسکو حماقت کہنا اور
بنانیوالونکو سڑہی بنانا خدا و رسول کے حکم پہ سخریہ و استہزا ہی کیا نقل قبر امام حسین
نقل قبر والدین کے بہی برابر نہین کہ اوسپر بوسہ دینا جائز اور تعزیہ پر فاتحہ و درود
پڑہنا نا جائز سو آپکا حال تو خدا جانے مگر مسلمانون کے اعتقاد مین تو حضرت امام
حسین بہ نسبت والدین بمراتب افضل ہین پیا ہرگاہ نقل قبر والدین بنانا اور تقبیل
و تعظیم اونکی حسب ارشاد سید کونین کرنا جائز اور ماذون فیہ ہے تو نقل مزار
فائض الانوار جگر گوشہ رسول مختار اور فاتحہ اور درود اور زیارت اور تقبیل
اور تعظیم اور تبجیل اوسکی بطریق اولی جائز اور صحیح ہے اور جملہ اہل اسلام کیا خواص
و کیا عوام اور علمای کرام اسکی تعظیم و تکریم کرتے اور فاتحہ و درود اسپر پڑہتے
آئے ہین چنانچہ منجملہ علمای کرام صاحب ازالۃ الاوہام کتاب مذکور مین فرماتی ہین
اینجانب از ثقات شنیدہ کہ حضرت مولانا نظام الدین محمد قدس سرہ
و بچشم خود دیدہ کہ حضرت مولانا عبد العلی محمد قدس سرہ و مولوی مجید الدین
محمد عرف مولوی مدن مرحوم و مولوی بانوار الحق و مولوی نور الحق قدس سرہما
و دیگر علمای فرنگی محل و کلکتہ و مندراج وغیرہ از بلاد ہرگاہ تعزیہ شریف امام
مظلوم علیہ السلام میدیدند ایستادہ می شدند و ہر دو دست بطرف تعزیہ شریف
دراز کردہ از بسیار خضوع و خشوع و عجز و انکسار فاتحہ می خواندند و عند الاستفسار
می فرمودند کہ تعظیم و فاتحہ امام مظلوم است نہ بہا کہ تعزیہ غریب موسوم بنام
نامی امام مظلوم است انتہی سبحان اللہ علمای اسلام رتبہ شناس اہل بیت کرام علی جدہم

jabir.abbas@yahoo.com

وعلیہم السلام یہہ ہین کہ ہرگاہ تعزیہ شریف کو موسوم بنام نامی امام مظلوم جانا کسر ادب سے پیش آئے کہ بدون اضافہ لفظ تعظیم تنہا نام تعزیہ مقدس زبان پر نہ لائے جب دیکہہ لیا باادب استادہ ہوکر زیارت کی فاتحہ و درود ادا کیا اب اہل انصاف غور کرین کہ مشرک کون ہے اور کون اپنی حماقت مین مبتلا ہیچ ہے ضد اور جہالت بد بلا ہے **قال** تیسری برائی یہہ ہے کہ غرض تعزیہ سے تمکو یہہ ہے گوکہ شرع اور عقل کی مخالف ہے کہ اوسکی دیکہنی سے غم والم پیدا ہو سو وہ بہی تو حاصل نہین ہوتا

اقول تیسری حماقت یہہ ہے کہ اوپر تو تعزیہ سے غم والم پیدا ہونے کا اس صراحت سے اقرار کیا کہ اوسپر ایسی چہاتی کوٹنے اور سر پیٹنے کا الزام دیا اب یہان آکر ایسے بہولے کہ بیان کی اولٹی بات بولے کہ غم والم اسمین حاصل نہین اور ہمنے کہہ سمجہایا کہ تعزیہ بنانا شرع وعقل کے مخالف نہین بلکہ موافق ہے اسکو بدعت نجاسے ٹہیرے مگر آپکو اپنی کہی تو یاد ہے نہین رہتی ہماری کہی کب یاد ہوگی لہذا پہر تنبیہا عرض ہے کہ اب ہمارا کہنا سچ مانئیے ہم تمکو ہی خطا ہے نہ قصور ہے جب حافظہ ہی نہو تو انسان مجبور رہتے۔

قال ہم تمسے پوچہتے ہین کہ غم والم کن چیزون کے دیکہنے اور ہونے سے آتا ہے آیا فاقہ اور روکہی روٹی اور پرانے پہٹے کپڑے اور تنہائی اور اندہیری اور معشوقکی جدائی اور شکستہ جہونپڑے مین درد وغم پیدا ہوتا ہے یا اوسکی ضدین۔

اقول اب معلوم ہوا کہ آپکی نزدیک غم والم اسیکا نام ہے جو سامان ظاہری اور مرادات دنیوی کے نہ ملنے سے دنیا طلبون کو ہوتا ہے شاید آپکو اسی غم والم کی عادت ہے اسکو چہوڑیئے اور دینداروں کا غم والم دیکہیئے جو مایۂ فخر وسعادت ہے پس ہم آپ سے کہتے ہین کہ غم ایک امر نفسانی اور کیفیت وجدانی اور علامت ایمانی ہے دنیاوی امور پر غم کرنا مذموم ومردود اور دینی جتنے غم ہین وہ سب ماجور ومحمود ہین ایسے مضمون [illegible] خصوصًا غم امام علیہ السلام مین کچہہ دنیا کے رنج و

jabir.abbas@yahoo.com

راحت و غربت و امارت فقر و فاقہ مرض و افاقہ کہین گے و فرسودگی لباس البسہ فاخرہ و دیگر نفیس و فاس غربا و اہل دول جہو پرطے و محل دخل نہین ہے اس قسم کا غم اون مومنون کے دلون سے متعلق ہے جو مصداق انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم ہین اور اس غم کو مثل غم فقدان مرادات دنیویہ سے سمجہنا اور اوسپر تمسخر و استہزا کرنا اون لوگون کا کام ہے جنکے قلوب سخت مصداق ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ ہین ہمارے اور اونکے دل کی صورت ایک ہے لیکن جو فرق ظاہری پوچہو تو ہمارے سینہ مین ہے وہ پتہر ہے۔

قال اب سوچو کہ فاقہ کی عوض تعزیہ کے دنون مین شیر ال و حلوا ہر جا موجود ہے

اقول یہہ حضرت امام علیہ السلام کی نذر و نیاز کی برکت اور فیض ہے کہ جو غربا و مساکین بیچارے فقر و فاقہ کے مارے سال بہر طعام لذیذ نہین پاتے وہ تعزیہ کے دنون مین امام کے بدولت شیر مال و حلوا کہاتے ہین اور آپ اس اطعام مومنین و مساکین اور فیض عام امام مبین دل ہی دل مین کڑہتے اور للچاتے ہین بلکہ پانی مونہہ مین بہر لاتے ہین پر جناب مجبوری ہے حلوا خوردن را روی باید

قال اور دنون مین چاہے فاقہ ہو مگر اس دن کا اناج پانی ہر کوئی جمع کر رکہتا ہے

اقول یہہ رسم تو عام نہین ہے کہ ہر کوئی ایسا کرتا ہو اور جو مومنین ایسا کرتے ہین وہ شاید اس غرض سے کرتے ہونگے کہ دس دن تو علائق دنیا سے مطمئن ہوکر اپنے امام کا غم کرین اور ہر چند یہہ اناج و پانی کی ترکیب بنا بر اصطلاح عام آپنے فرمائی لیکن اس سے سبیل نذر امام تشنہ کام کی بہی سبیل نکل آئی۔

قال اور پرانے پہٹے کپڑون کی جگہہ خاصی خاصی قبائین اور گوٹے پٹھے ان دنون مین پہنکر نکلتے ہین۔

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

اقول مسلمانون کا تو یہہ طریقہ ہمنے ان بلاد مین کہین نہین دیکہا ہان یزید پلید کے ہواخواہون اوسکی فتح کی خوشی منانے والون آپکی تعلیم پانیوالون کا اگر یہہ معمول و دستور ہو تو کچہہ بعید نہین پہر ہمسے نفر لیئے اونہین کو سمجہائیے۔

قال اور تنہائی کی عوض ہزار یار آشنا بہائی بند ہم نوالہ ہم پیالہ۔

اقول پہر آپ مسلمانون کی جماعت سے کیون الگ ہو گئے تنہائی کیون پسند آئی من فارق الجماعۃ کی لعنت کیون اوٹہائی مسلمانونکی جماعت مین آئیے محفل میلاد سید کونین و مجلس عزای امام حسین مین شرکت فرمائیے مثل دیگر مسلمانان پاکباز تبرک نذر و نیاز کہائیے جہان بقول آپکے ہزار یار آشنا بہائی بند جمع ہوتے ہین ہم نوالہ و ہم پیالہ کما قال صلعم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ

قال اور شکستہ نکلا تو کیا نشان جہان عمدہ امام باڑے فرش فروش تیار

اقول یہہ وہی سامان ہے جس سے کفار کے دلون مین ابہت و شوکت اسلام و رعب اہل اسلام زیادہ اور ہر کافر اسی رعب و داب سے نذر و نیاز چڑہاتے اور انقیاد و آداب عزاخانہ بجالانے پر آمادہ ہوتا ہے۔

قال اور سینکڑون تعزیہ جہلملاتے پنا اور کرکریکے موجود۔

اقول اللہم ذد بہرا سین آپکی آنکہون مین کیون چکا چوند اور خیرگی اور طبیعت مائل بہ تیرگی ہوتی ہے ہان سچ ہے یکاد البرق یختطف ابصارہم

قال اور اندہیرا کیا مذکور جہان ہزارون فانوس و چراغ سے آگ لگ رہی ہے

اقول اسکا آپکو ناحق حسد اور داغ ہے یہہ قدرتی چراغ ہے یہہ نور نبوت کی شعاعین اور اسرار شہادت کے جلوہ گر ہین انکا بجہانا مشکل اور بجہانیکا ارادہ سعی لاطائلہ ہے یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ الایۃ الحق

س چراغے را کہ ایزد بر فروزد + ہر آنکہ پف زند ریشش بسوزد۔

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

قال اور معشوق کی جدائی کا کیا ذکر۔

اقول ہان محبوب الہی کے محبوب کی جدائی کے ذکر مین یہہ واہیات فکر کرنا تو مناسب نہین ہے۔

قال جہان ہزارون بہوین بیٹیان ایک سے ایک خوبصورت امیر فقیر سبکی جو دیکہے چہاتی کوٹے اور ہر برس دس دن تک روتا رہے زیارت کے واسطے موجود۔

اقول نعوذ باللہ من ہذا الافترا زنان صاحب عصمت وعفت کا مجمع رجال مین شریک ہونا نہ کبہی دستور تہا اور نہ اب ہے اور زنان اراذل کوچہ گرد کا جو دن دہاڑے پہرتی پہراتی رہتی ہین اونکا کیا اعتبار ہے بہلی بیبیان اس تہمت سے بری ہین اور پہر یہہ غیظ وغضب اور شور وشغب بیکار ہے یہہ شرفا ونجبا وامرا وغربا کی بہو بیٹیون پر تہمت کرنیکا نتیجہ ہے کہ بعضی بہوین خود مختار بلا حجاب ونقاب رات کیسی دن دہاڑے محو سیر وشکار ہین اور موجود دربار فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قال اور علاوہ اسکے نقارون اور تاشون سے اور بہی رونق حاصل ہے۔

اقول ایسی رونق عوام کو مرغوب اور خواص کے نزدیک معیوب ہے لیکن آپ چونکہ نقارون اور تاشون سے رونق سمجہتے ہین اور عزاداری کی رونق سے گہبراتے ہین لہذا عوام آپکی ضد سے رونق بڑہانے کو نقارے اور تاشے بجاتے ہین جب آپ اپنی ضد کو چہوڑین گے تو شاید وہ بہی چہوڑ دین۔

قال اب خدا کیواسطے انصاف سے کہو کہ یہہ سب اسباب غم کا ہے یا خوشی کا

اقول انما الاعمال بالنیات ہم انصاف سے کہتے ہین کہ غم اور خوشی اسباب پر نہین بلکہ نیت پر موقوف ہے عزاے امام مظلوم مین چونکہ نیت ہماری خاص رونے اور رولانے اور غم کرنے کی ہوتی ہے بدین وجہ یہہ سب سامان

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

باعث ہماری غم والم کی زیادتی کا ہوتا ہے ہر مومن اس سامان سے بے اختیار ہو ہو کر روتا ہے بلکہ اس سامان کا اتنا بڑا اثر ہے کہ ہندوؤن کو روتے دیکھا ہے مگر آپکو کیا خبر ہے آپکے دل مین جو فتح یزید کی خوشی جمی ہوئی ہے تو جوش مسرت سے دل لہراتا ہے ساونوں کے پہولنے ہرا ہرا سوجہتا ہے یہہ سب سامان غم اسباب خوشی کا نظر آتا ہے کیون نہو ہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

قال چوتہی بُرائی یہہ کہ ایک عالم کو اس تعزیہ کے سبب سے کہیل اور تماشا ہوا چنانچہ سب ظاہر ہے آنکہہ کہول کر دیکہو اور سمجہو تو صاف یقین ہوئے ہرگز شبہہ نہ ہے۔

اقول تعزیہ شریف کو دیکہکر تو بے اختیار رقت آتی ہے امام کے تصور تام سے دل غمزدہ کی وہ کیفیت ہوتی ہے کہ کہی نہین جاتی ہے آپنے اپنے تعصب سے یہہ نیا فقرہ تراشا ہے کہ تعزیہ کے سبب سے کہیل اور تماشہ ہے ہمکو سخت تعجب تہا کہ یہہ بے تکا کلمہ کیا آپنے فرمایا آخر بڑے غور و تامل کے بعد آپکا مطلب سمجہہ مین آیا آہ آہ انا للہ یہہ وہی تماشہ ہے جو شام کے ازدحام مین اہلبیت امام و مخدرات کرام کی نسبت ہوا کہ جب شامیان شوم اور آپکے پیشوایان معلوم نے بعد شہادت امام مظلوم عترت بشیر و نذیر اور صاحبان تطہیر کو اسیر و دستگیر کیا اور دشت مصیبت و بلا یعنی مقام کربلا سے شام بد انجام کا رستہ لیا تمام اہل شہر یہہ خبر سن لشکر نزدیک و دور سے خندان و مسرور جمع ہوئی شہر مین آئینہ بندی ہونے لگی بازارین مصفا دکانین آراستہ ہوین خلق کی وہ کثرت ہوئی تہی کہ لوگ لدے پھندے سے گرتے تہے باہم معانقہ و مصافحہ کرتے مبارکباد دیتے پہرتے تہے آہ آہ جب قوت اہل بیت رسالت پناہ کربلا کے مصائب جانکاہ اور صعوبت و مصیبت کی راہ کے علاوہ بے مقنع و چادر شتران بے کجاوہ پر سوار گرد و پیش ہزار دون نابکار باین حال زار داخل شہر ہوئی تو جم غفیر ملکہ جلہ برنا و پیر اسیران دلگیر و ثابت قدم طوق پابزنجیر کے تماشے کو آئے مخدرات عصمت و طہارت کو دیکہکر از راہ

iabir.abbas@yahoo.com

شرارت یہہ کلمات حقارت زبان پر لائے کہ یہہ پابندان غم والم مانند بندیان ترک و دیلم کہانکے اسیر ہین جو مبتلای مصیبت و بلا و مکارہ لاتعد ولاتحصی ہین ہائے افسوس ہماری جان اون اصوات نحیف وصداہای ضعیف پر قربان جن آوازون سے اون پردگیان عصمت وکرامت نے بصد حسرت وندامت فرمایا کہ ہم اساری آل محمد ہین پس جب مدعیان اسلام یعنی آپکی پیشوایان بدانجام نے حاکم شام کی خوشی کے واسطے اپنے پیغمبر سے کچھہ حیا نکی اور اونکی عترت اطہار کا ایسے حال زار مین بکمال مسرت واستبشار تماشا کیا پہر یہہ کتنی بڑی بات ہے جو آپنے تعزیہ کو کہیل وتماشا قرار دیا ذرا کان کہولکر سنو اور سمجھو تو صاف یقین ہوگا ہرگز شبہہ نرہیگا کہ جب بروز محشر نہین یزید یونکے ساتھہ بحضور حضرت پیغمبر جاؤگے تو اون ظالمون کیطرح تم بہی کیا عذر کروگے اور آن حضرت کو کیا سوہہ دیکہاؤگے اور انشاء اللہ اس کلمہ ناصواب کا پورا جواب اوسی روز پاؤگے۔

قال اور اگر بالفرض دو چار الٹو نکو اس تکلف سے رونا آیا تو اوسکا اعتبار نہین کہ اکثر کو حکم کل کا ہے۔

اقول جنکے دلو نمین محبت امام کی ہے اونسے کب رہا جاتا ہے تکلف بے تکلف سب طرح رونا آتا ہے ہان بعضے سخت دل کہ اکثر آپ ایسے ہی ہوتے ہین جو کسیطرح نہین روتے ہین پس اولٹی سمجھہ والی سیدہی باتکو یون کہیئے کہ اگر بالفرض دو چار اولٹو نکو اس تکلف سے بہی رونا نہ آیا تو اوسکا اعتبار نہین کہ اکثر کو حکم کل کا ہے مگر یہہ نتیجہ آپکی اولٹی سمجھہ اور بیجا شور وغل کا ہے۔

پانچوین برائی یہہ کہ سوای نقصان دین کے دنیا مین ناحق مال ضائع ہوا اور اوسکے سبب زیر باری ہوئی پڑی۔

اقول تعظیم وترویج شعائر عترت آل مین دین کمال ہے نقصان فقط آپکی عقل کا ہے

وہ دیندار کیسے تھے جنہون نے امام کی حمایت اور اہل بیت کرام کی رعایت مین اپنی جانین دیدین ہمارا حال کیا حال ہے ہمکو آل کا غم اور آپکو مال کا غم ہے اب دیکھین کسکے لیے جنت اور کسکے لیے جہنم ہے

قال غرض اونکی وہ مثل ہوی نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سو ماندہ وازان سو راندہ

اقول یہہ مثل تو آپ اپنی بیتی کہتے ہین وہابی بنکر مسلمانونکی عقائد کو خراب کیا اور دین مین رخنے ڈالے اسلام کو نقش برآب کیا غرض جو دین کے رہزن دنیا مین مسلمانون کے دشمن اولاد حسن کہلاکر یزید کے پسر خواندہ ہین اونکی وہ مثل ہے نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سو ماندہ وازان سو راندہ ہین۔

قال اور جو جاہل کہتے ہین یہہ امام کی تربتین ہین یہہ محض وہم اور غلط ہے حضرت امام کی ایک قبر ہے۔

اقول اور جو میان محمد فاضل تربتون سے قبرین بنا سمجھتے ہین یہہ محض وہم اور غلط ہے پھر عاقل وجاہل تعزیہ اور تربتون کو نقل قبر امام سمجھتا ہے نہ اصل قبر جسمین جسم کا ہونا بالذات اور دیگر واہیات جو بعد اسکے آپنے متفرع کیے ہین لازم آئے بیشک فہم وفراست مین آپ ہنبقہ کے پیر اور اس اولٹی سمجھ مین آپ خود ہی اپنے نظیر ہین بہلا یہہ کون کہتا ہے کہ حضرت امام کی متعدد قبرین ہین جو آپ فرماتے ہین کہ حضرت امام کی ایک قبر ہے پھر اسپر بھی نہین صبر ہے اور زیادہ باتین بناتے ہین لگے گذری عقل پر اور آفت لاتے ہین۔

قال کسی کتاب مین ایک شخص کی دو قبرون بنانا نہین آیا ہے بہلا یہہ ہزارون قبرین ایک شخص کی کہان درست ہولین۔

اقول بے شک آپکی باتون پر شکلے ہنستے ہنبقہ روتا اگر آپکے ساتھ ان باتونکا اجماع ہوتا صاحب نقل قبر کو اصل ٹھہرانا اور اوسپر یہہ باتین بنانا آپ ہی کا کام ہے

Powered by: Rana Jabir Abbas

اگر ایسی بات کوئی اور کہتا تو آپ ہی کہتے کہ اسکو مالیخولیا یا سرسام ہے خیر یہہ ہم یاد دلاتے ہین کہ یہہ ہزارہا ون قبرین ہین بلکہ ایک مزار مقدس کی ہزار ون نقلین ہین جو خاص ہمین نے نہین بنائی ہین بلکہ سلف سے یونہین بنتی چلی آئی ہین منظومہ جامی دلائل الخیرات روضۃ الاحباب جذب القلوب وغیرہ تصانیف اکابر و ثقات ملاحظہ ہون کہ مزار فائض الانوار حضرت سید کونین و حضرات شیخین کی کتنی نقلین بنتی چلی جاتی ہین اور خلفا عن سلف وہ باعتبار انتساب الی الاصل واجب التعظیم شمار کیجاتی ہین آپ کسی ایک ہی کتاب کو دیکھ لیتے تہی ہمنے اتنی کتابونکا پتا بتایا اب مانئے یا نہ مانئے آپ جانیئے

قال اس مقام مین سننا ہے کہ بعض احمق یون کہتے ہین کہ امام کی ایسی مثال ہے جیسے آفتاب کہ باوجود ہونے ایک مقام کے سب جگہہ اوسکی روشنی موجود ہے۔

اقول یہہ کہنے والا احمق نہین بلکہ اولٹا سمجھنے والا احمق ہے قائل کے کلام سے مثل سپیدہ صبح روشن ہے کہ تشبیہہ آفتاب سے اوسکا صرف یہہ مقصود ہے کہ جیسے آفتاب کا جرم ایک جگہہ اور روشنی اوسکی ہر جگہہ ہے اسی طرح وجود ذیجود امام گو ایک ہی مقام پہہ ہو لیکن اونکی نور کا ہر جا ظہور اور روشنی اونکی ہر جگہہ موجود ہے اور جس چیز کو امام سے انتساب زیادہ ہے اوسیقدر اونکے نور کا انعکاس بہی اوسمین زیادہ ہے اسیوجہ سے تعزیہ تربت ضریح تابوت علم امام باڑہ وغیرہ جتنے منتسبات امام ہین اون سبکی تعظیم مورث اجر عظیم ہے۔

قال کیا بات بڑی قابلیت خرچ کے سوال و جواب مین زمین و آسمان رات دن کا فرق ہے۔

اقول حضرت خفا نہو جیئے آپکا سوال ہی بے تکا ہے آپ اپنی دانشمندی سے تربتونکو قبرین سمجھیے اور اوسپر تو یہہ تودہ طوفان اوٹھایا آگے چلکر قبر [illegible] لازم بتایا اوسپر کسی قائل نے اس کلام لاطائل پہ آفتاب کی تشبیہہ سے آپکی تنبیہہ کی

jabir.abbas@yahoo.com

کہ یہہ خبر نہین نقل قبر ہے اور چونکہ نقل کو بہی آپکے ساتھہ انتساب ہو اور حسب مظہر الامام گوشل آفتاب ایک ہے مقام پر ہو لیکن اوسکی روشنی ہر جگہہ موجود خصوصًا منقسبات مین اونکے نور کا زیادہ تر ظہور ہے واہ کیا بات بڑی قابلیت کی ہیچ کے سوال و جواب مین زمین آسمان رات دن کا فرق بتایا لیکن سوال کی غلطی رفع کرنے کا کچہہ خیال نہ آیا۔

قال اول قیاس غائب کا شاہد پہ درست نہین۔

اقول استلال اور تشبیہات مین قیاس غائب کا شاہد پر بہت آیا ہے مگر افسوس کہ آپنے علم بلاغت کو ملاحظہ ہی نہین فرمایا۔

قال دوسرے حضرت امام بشر کا وجود رکہتے تہے جوہر شمسی نتہا۔

اقول آپکے قیاس تک تو ہمکو خاموشی تہی لیکن اب حمیت اسلام کی گرمجوشی ہے یہہ آپنے امام پر نہین بلکہ حضرت پیغمبر علیہ السلام پر طعن کی حضرت پیغمبر بہی بمقابلہ کریمہ قل انما انا بشر مثلکم بشر کا وجود رکہتے تہے پہر جیسا سامنے ویسا پس پشت جسطرح روشنی مین اوسی طرح تاریکی مین کیون دیکہتے تہے زمین سخت بلکہ سنگ سخت پر نشان قدم اور مقام نرم مین اوس نشان کا عدم کیون ہوتا تہا اس سے بڑہکر معراج مین جسم شریف افلاک مین کیونکر در آیا سطح خاک نے اوس جسم پاک کا سایہ کیون نہ پایا اب فرمایئے پیغمبر کے وجود بشری سے ان خوارق امور کا ظہور ہوا یا نہین اگر ہوا تو پہر امام کے وجود بشری سے جو بمضمون حسین منی مانند وجود بشری پیغمبر ہے کیون ایسے امور کی نفی پر اصرار ہے اور اگر معاذ اللہ وجود بشری آنحضرت صلعم سے ظہور ان خوارق امور کا نہین ہوا تو حضرت کی معراج شریف بلکہ نبوت ہی سے انکار ہے پہر جب پیغمبر ہی کو نہین مانتے تو امام کو کب مانوگے غرض ان خرابیون سے

یہہ معلوم کہ آپ امام و پیغمبر کے مرتبہ ہی کو نہین پہچانتے وجود بشری کے دہوکے سے اونکو مثل سائر ناس جانتے ہین یہہ محض غلبۂ وہم اور سوء فہم ہے حضرت پیغمبر اور آل پیغمبر کو اور لوگون پر قیاس نہ کیجیے اتنا سمجہ لیجیے کہ تمام وہم و شمس و قمر جن و بشر ملک از کرہ خاک تا عالم ملکوت و کنگرۂ افلاک سبکے سب صاحب لولاک اور اونکی آل کے طفیلی ہین وہ حضرات علت غائی کائنات ہین جو ہمہ شمسی و دیگر جمادات کو اونکی وجود ذیجود سے کیا نسبت وہ اشرف مخلوقات ہین اگر ذوات مقدسہ حضرت پیغمبر و اہلبیت پیغمبر کا ظہور نہوتا دنیا تاریک رہتی شمس و قمر مین نور نہوتا اونکے وجود ذوات مقدسہ کے کمالات اور خرق عادات [illegible] اونکے [illegible] ہونے سے نامتناہی ہین وہ اسی وجود بشری مین متخلق با خلاق الہی ہین پس اونکے وجودات بشری سے جو تکیف کیفیات صنایع و بدایع الہیہ مین جسقدر امور غریبہ اور خوارق عجیبہ ظہور مین آئین وہ [illegible] اہل تحقیق تا [illegible] اذعان و تصدیق ہین اونسے انکار نہ کیجیے لا نسلم کی [illegible] [illegible] اسلام ہی باقی نہ رہیگا نہ دین۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

قال قبر پر جانیکو تجسد لازم ہے ایک جسد الکہہ جگہہ تقسیم نہین ہوسکتا۔

اقول قبر پر [illegible] کو تجسد لازم ہے تو ہو نقل قبر کے واسطے تو کچہہ بہی لازم نہین یہہ ایک جسد کی لاکہہ جگہہ تقسیم کیونکر ہوی سو عبث عبث تمہین اس اضطراب نے ڈالا [illegible] سمجہہ کے پہیر نے کیا کیا عذاب مین ڈالا۔

قال اور جب امام مثل آفتاب کے اس جہان مین طلوع و ظاہر ہے تب تو جسم یا روح ہر ایک جگہہ موجود نہوتا تہا اب بعد فوت کے کہ حکم غروب آفتاب کا پکڑا غروب رات کو دہوپ نکلی۔

اقول ہم یہہ چکے کہ اجسام مقدسہ حضرت پیغمبر و امام کا قیاس اور اجسام پر

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

باوجود خارق قیاس مع الفارق ہے یہہ محض انوار الہی ہین وجود بشری مین
انکا نور مجسم اور بعد انفکاک قالب عنصری علائق جسمانیہ سے مجرد ہے انکے
اجسام طاہرہ کے خواص مافوق اجسام بشریہ ہین ان شموس سماء نبوت
کے واسطے صعود و نزول طلوع و افول مین ایک حالت ہے انکی موت و حیات
زندگی و وفات کی ایک کیفیت ہے حضرت امیر آن حضرت صلعم کو جب غسل
دیتے تھے تو آپ اودہر سے اودہر خود کروٹ لیتے تھے اور شہداء تو بحکم خدا بعد
شہادت بہی زندہ ہین اور سید الشہداء کو اونکے جد بزرگوار کی برکت سے
خدا نے مثل دیگر حضرات یہہ قدرت عطا فرمای ہے کہ جسطرح وہ حالت حیات
مین ہر ایک جگہہ موجود ہو سکتے تھے بعد شہادت و وفات بہی وہی قدرت
ہے آپکو بسبب فقدان عرفان اہل بیت اونکے حالات و کمالات مین بیجا
حیرت ہے ناحق وہم نے گھیرا ہے وہان اگر اونکی سمجھ سے راتکو دہوپ
نکلی تو مثل معجزہ رد شمس کچھہ تعجب نہین مگر اپکی آنکھون مین دوپہر کو اندہیرا ہے

قال اور ہم تمسے پوچھتے ہین کہ امام کی یہہ سچی قبرین ہین یا جھوٹی اگر تم سچے
ہو تو کہدو کہ جھوٹے پر لعنت کہ ہم بیش باد کہین۔

اقول ہم تمسے ہزار بار کہہ چکے ہین کہ یہہ قبرین نہین اصل مزار کی نقلین ہین
اگر ہم انکو قبرین کہتے تو البتہ آپکا سوال لائق جواب ہوتا اور اب تو یہہ سوال بالکل
مہمل ہے بیشک اگر لوگ دیکھین گے تو کہین گے کہ سائل کے دماغ مین کچھہ خلل ہے
اب اگر آپ نقل قبر کو قبر ہی کہے جاتے ہین تو ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ خط
قبر والدین در حقیقت قبرین ہین یا فقط خط آپ تو قبرین کہین گے پھر صحیح قبرین
ہین یا غلط جھوٹی قبرین ہین یا سچی نکلی ہین یا کچی اگر تم سچے ہو تو کہدو کہ
جھوٹے پر لعنت کہ ہم بیش باد کہین بلکہ یہہ اور استہزا کہین کہ یزید آپکے

jabir.abbas@yahoo.com

نزدیک مستحق اس کلمہ کا ہے یا نہین چونکہ شیعون مین صاف صاف اور اہل سنت مین کچھہ اقل قلیل کا اسمین اختلاف ہے اور آپکا مسلک دونون کے خلاف ہے تو غالباً آپ بجماعت یزید ضرور اسکی نفی فرماوینگے اور خود ملا یزید بنجاوینگے جنہون نے عدم جواز لعن یزید کا فتوی دیا اور بعض علمانے اس لطیف فقرہ سے انکو مخاطب کیا کہ صد بر یزید وصد دیگر بر مزید افسوس آپتو خود ہی ملا مزید بن گئے اب بیش باد کون کہے

قال اتنے کہنے سے کہ یہہ امام کی قبر ہین ہین ایسا کیا آگیا کہ انپر سلام و تعظیم اور فاتحہ اور درود ہونے لگا۔

اقول اس مسئلہ کو پہلے تو خدا سے پوچھیے کہ اوس دستہ گیاہ مین ایسا کیا آگیا کہ حضرت ایوب کی قسم سچی ہوگئی پہر جناب رسول خدا سے پوچھیے کہ کیون حضرت اتنا کہنے سے کہ یہہ خط قبر والدین ہے ایسا کیا آگیا کہ اوسپر بوسہ دینے اور تعظیم کرنے کا حکم ہونے لگا اور سائل نے یہہ مزا لوٹا کہ قسم کے جہوٹے ہونے سے شست جہوٹا پہر اون علمای کرام سے جو تعزیہ شریف کی تعظیم و تسلیم کا دم بہرتے تہے اوسکے سامنے ادب سے استادہ ہوکر تسلیم و تعظیم اور فاتحہ و درود ادا کرتے تہے پہر اپنے مولوی اسماعیل سے پوچھیے کہ ان سب بزرگوارون کے بدلے وہی آپکو اسکا جواب اسطرح باصواب دینگے۔ کہ از فروع حب منعم تعظیم شعائر اوست یعنے اموریکہ بآن مناسبت خاص دارد الخ چونکہ تعزیہ وضریح و تخت و تابوت و علم وغیرہ یہہ سب حضرت امام سے خاص نسبت رکھتے ہین اور آپکے شعائر سے ہین اور حسب ارشاد علمای کرام تعزیہ شریف موسوم بنام ناحی امام اور اوسکی تعظیم و فاتحہ تعظیم و فاتحہ امام علیہ السلام ہے پس اتنے کہنے سے ایسا شرف آگیا کہ انپر سلام اور تعظیم اور فاتحہ اور درود ہونے لگا اب اگر اسکو بھی بازی نہ سمجھی

Powered by: Rana Jabir Abbas

کہیئے گا کہ ایسا کیا آگیا تو ہم بے شک سمجھین گے کہ آپکے پیٹ مین شیطان یا یزید بے ایمان سما گیا۔

قال اس وہم کو شرع و عقل مین کہین اعتبار ہے کہ جو ہم کہدین کہ یہہ تیغا حضرت مرتضی علی کا ہے اور یہہ سیڑہی حضرت فاطمہ کی اور یہہ دروازہ کی چوکہٹ حضرت رسولخدا کی تو ہمارے کہنے سے سچ مچ انہین کے ہو گئے۔

اقول شعائر اور منتسبات وہ ہوتے ہین جنکو ایک مناسبت و خصوصیت خاص منتسب الیہ کے ساتھہ ہوتی ہے اور شرع اور عقل بہی اونپر دلالت کرتی ہے بہلا سیڑہی اور حضرت فاطمہ اور دروازہ کی چوکہٹ اور حضرت رسول سے کیا مناسبت ہے جو آپکے کہنے سے سچ مچ انہین کی ہو جائیگی غرض جو آپ کہتے ہین ایسی ہی بے ڈہنگی کہتے ہین۔

قال غرض یہہ وہم ویسا ہے کہ جیسے چہوٹی لڑکیان گڈا گڑیا بنا کر دولہا دولہن ٹہرا کر آپس مین اونکا بیاہ کرا دیتی ہین اور جانتی ہین کہ حقیقت مین یہہ بیاہ ہے۔

اقول دختران نابالغہ سے چونکہ تکالیف شرعیہ ساقط ہین اور جبلی نقصان عقل کے علاوہ یہہ سن بہی بے تمیزی کا ہوتا ہے بدین وجہ یہہ حرکت اور کہیل اونکا نہ لائق مواخذہ ہے نہ قابل اعتبار مگر افسوس ہے اون پیر نابالغ کی عقل پر جو چہوٹی لڑکیون سے زیادہ نافہم اور شعائر اسلام کو لڑکیون کے کہیل سے میل کرنے مین اسقدر مغلوب وہم ہین فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قال اور لڑکی اور لڑکے کی گہوڑے پر گہاس کا گہوڑا بنا کر سوار ہوتی ہین اور دوڑاتے ہین اور یہہ سمجہتے ہین کہ ہمارا گہوڑا ہے۔

اقول لڑکو نکی اس لکڑی کے گہوڑے پہ کیون آپ رشک کرتے ہین آپنے ہی تو قبل اسکے ایک گہوڑے کی تصویر بنا دی ہے اور پہر آپ ہی سواری کیجئے یا انہین لڑکونکی

jabir.abbas@yahoo.com

طرح بانس کا گھوڑا بنائیے گا بانس کا کوڑا ہاتھہ مین لیجئے خوب دوڑائیے لڑکون کی طرح
ہمارا گھوڑا ہی پوچھتے جائیے گو اسمین ہنسی ہے مگر تھوڑی ہے یعنے دیکھنے والے
فقط اتنا کہین گے کہ یہی گھوڑی ہے۔

قال اور پوچھو تو اصل اس وہم کی ہندؤن سے ہے کہ وہ لوگ ٹھاکر کی مورتین
اپنے ہاتھہ سے بنا کر خوش ہوتے ہین اور بجاے اصل کے پوجتے ہین۔

اقول شعائر اسلام اور کافرون کے اوہام مین زمین و آسمان حق و باطل کا فرق
ہے قبل اسکے یہہ مرحلہ بخوبی طے ہوچکا ہے اور آپکی غلطی ان تشبیہات مین قرار واقعی
ثابت کرادی گئی ہے اب پھر اوسکو مکرر ملاحظہ فرمائیے اور اس غلطی فاحش اور
اپنی جان و ایمان کی کاہش سے باز آئیے۔

قال سو تعزیہ دار اونسے بھی زیادہ احمق ہین مورتین درکنار یہہ قبرونکی صورتین
نقل کرتے قبر کا مرتبہ صورت سے کمتر ہے۔

اقول عجب عقلمند سے سابقہ ہے کہ جسکے دل کا غبار نکلتا ہی نہین سیدھی راہ
چھوڑکر سیدھی راہ چلتا ہی نہین شیطان جسقدر وہ سیدھ دلاتا ہے اوسیقدر
بھٹکتا جاتا ہے اجی حضرت تعزیہ دار احمق نہین بلکہ احمقون کو عقل سکھاتے ہیں
دین کے طریقے خدا و رسول کے احکام بدون شبہات و اوہام جیسے خود سمجھے
ہین اورون کو سمجھاتے ہین دیکھیئے تعزیہ دار تو تعظیم نقش قبر مطہر حضرت امام
حسین حسب اجازت سید کونین بہ تقبیل قبر فرضی بلکہ فقط بہر والدین صورت
اجر و ثواب جانتے ہین اپنے پیغمبر کا فرمانا سر آنکھون سے مانتے ہین آپکے زعم
باطل مین قبر کا مرتبہ صورت سے کمتر ہے حضرت فرماتے ہین کہ حکم تقبیل مین خط قبر
کے برابر ہے پس ہم رسول کے حکم پر چلتے ہین اور آپ دین مین نئے رنگ
ہین کچھہ مضائقہ نہین لکہہ دینگے رولی دین۔

قال غرض ایسی باتون مین یہہ ہندؤن کے بڑے بہائی ہین۔

اقول ہندؤن کے بڑے بہائی آپ ایسے وہابی اور شو مسلمانی ہین۔

قال طرفہ تماشا ہے ہندون کو ہنستے ہین کہ دیکھو اپنے ہاتھہ سے صورت بناتے ہین اور تعظیم کرتے ہین اور آپکو نہین دیکہتے کہ ہم انسے کیا کم ہین۔

اقول حضرت سلامت جو ہندؤن کا راگ آپنے ابتدا مین بے تال و سر گایا تہا یہہ سب اوسیکے بہارجی ہین چونکہ وہین آپکا طنبورا خراب یعنے اوسکا پورا جواب ہو چکا ہے لہذا اب پہر وہی تان نہ چہیڑیے اور بار بار گڑے مردے نہ اوکہیڑیے مسلمانون کے اعمال بحکم شارع و رجحان شرعی والقای ربانی کافرون کے افعال بخواہش نفسانی و اغوای شیطانی ہین اونہین انہین میٹھے کڑوے مرد آدمی اور ہیجڑے کا فرق ہے آپ مرد آدمی ہوکر تو ہیجڑون کا راگ نہ گائیے مسلمان کہلا کر تو اسلام و کفر کی باتین نہ ملائیے

قال یہہ ویسی بات ہوی کہ آپکو ہپ اور دوسرون کو تہو۔

اقول میٹھا ہپ اور کڑوا تہو ہوتا ہے یہہ نئی بات کیا ہوی۔

قال الغرض وہی اندہے ہین یہہ ہئے کے پہوٹے۔

اقول الغرض وہی ہر دم خیالی ہین اور آپ جہوٹے وہی اندہے ہین اور آپ ہیئے کے پہوٹے

قال اور کہتے ہین کہ ہم تعزیہ کو حضرت امام حسین کی محبت سے بناتے ہین اور اونکو دوست ہین

اقول اسمین کیا شک ہے بہت سچ کہتے ہین یہہ حضرت امام ہی کی محبت کا ولولہ اور جوشش ہے کہ دشمنون کے طعنے سنتے جاتے ہین مگر امام کی یادگاری کو تعزیہ ضرور بناتے ہین حضرت محبت و عداوت ایسی چیز نہین جو چہپائے سے چہپ سکے ہمارے حضرات اپنے دوستون کی علامت مین فرماتے ہین یحزنہم حزننا ویسرہم سرورنا یعنے ہمارا غم اونکو محزون و مغموم اور ہمارا سرور اونکو

jabirabbas@yahoo.com

مسرور کرتا ہے دیکھو پہلے علامت محبت کی اپنے غم مین مغموم ہونیکی فرمائی کہ محبت مین اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر مومن محبت اہلبیت ان حضرات کی مصیبتون پر دل سے کڑھتا اور روتا ہے پس امام مظلوم کی مصیبت مین رونا رولانا اعانت بکا اور ابکا کیواسطے تعزیہ بنانا امر ایمانی اور محبت خاص بلکہ کمال اخلاص کی نشانی ہے اوسکی تعظیم عین محبت و تعظیم امام ہے (چنانچہ از فروع حب منعم تعظیم شعائر اوست) آپکے پیرکا بھی کلام ہے۔

قال بڑے جھوٹے احمق ہین کبھی دوست نہین ایسی لوگ امام کے دشمن ہین۔

اقول جھوٹے احمق امام کے دشمن وہ لوگ ہین جوامام کے شعائر مٹانیمین حضرت امام کی سعایت یزید پلید کی رعایت کفار عنید کی حمایت کرتے ہین سبحان اللہ جوامام کے نام کا تعزیہ بنادین اونکی مصیبت پر روئین رولادین دیگر شعائر امام سے آپکی مصیبت و شہادت کا اعلان کرین یزید پلید کے مظالم سے اوس فاسق و فاجر پر طعن کرین وہ جھوٹے احمق اور امام کے دشمن قرار پادین اور جو بنیاد اسلام کو ہلادین اور امام کے نام کے ساتھ نقل کفر کفر نباشد مہادیو کو ملائین تعزیہ شریف کو معاذ اللہ بت تعزیہ دار کو بت پرست ٹھہرائین امام کی مصیبت پر نہ روئین نہ رولائین بلکہ رونیوالون کا مونھہ چڑھائین وہ بھی مطلق اور امام کے دوست بنجائین یہہ امام کے دشمن دوستون سے جلے اپنے تعصب کیا اولٹی چال چلے ہین خیر ہمین اسکا کچھہ غم نہین کہ یہہ انقلاب بھی حضرت امام کیطرف نسبت بغاوت اور یزید کی طرف انتساب خلافت کے انقلاب سے کچھہ کم نہین۔

قال اگر آپ امام کی محبت مین سچے ہوتے تو اونکی وضع اور اطاعت اختیار کرتے۔

اقول واقعی محبت کا مقتضی یہی ہے کہ ہر امر مین رضا جوئی محبوب منظور رہے محبوب کے غم مین مغموم اور اوسکی خوشی مین مسرور رہے حضرت امام خود فرماتے ہین انا قتیل العبرۃ لا یذکرنی مومن الا بکی سو مونہہ رونے رولانے تعزیہ وغیرہ جو امور

باباحت شرعیہ مشغول گریہ وبکا ہین اونکے بنا نیمین حضرت امام کی اطاعت اختیار کی یزیدیون کے طعنے سہے مگر اپنے امام کی محبت واطاعت سے غافل نرہے مگر آپنے اولٹی جمای امام کے ارشاد کی تعمیل تعزیہ شریف کی تعظیم وتجمیل خلاف اطاعت ٹہرای خیر اگر بفرض محال یہہ خلاف اطاعت بہی ہوتا توبہی محبت مین کچہہ نقصان نہ تہا کہ محبت واطاعت مین لزوم نہین ہے آپکو معلوم نہین ہے محبت تو ایسی چیز ہے کہ اطاعت کیسی باوجود ارتکاب اکبر کبائر بہی نہین جاتی اور بڑے وقت مین بڑی کام آتی ہے اپنے رہے سہے اسلام پہر بٹہ نہ لگائیے مدارج النبوۃ مین عبداللہ ابن عامر کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے جنکو برابر شغل شراب وکباب رہتا تہا لیکن بلحاظ صحابیت کوی اونکو کچہہ نہ کہتا تہا جب قلعہ خیبر فتح ہوا تب غازیون نے غنیمت بہت پائی ازانجملہ شراب کثیر بہی ہاتہہ آئی ابن عامر مفت کی شراب غنیمت سمجہکر خوب نوش فرمای بعض صحابہ نے بحضور آن حضرت اونکو لعنت وملامت کی آن حضرت نے صحابی زاجر سے فرمایا کہ ابن عامر کو زجر وملامت مت کرو کہ وہ خدا ورسول کو دوست رکہتا ہے انتہی دیکہیئے باوجود شرب خمر حضرت پیغمبر نے عامر کی نسبت خدا ورسول سے محبت کی تصدیق فرمائی اور صحابی زاجر نے سکوت کیا ابن عامر کو یہہ الزام نہ دیا کہ اگر رسول کی محبت مین سچے ہوتے تو اونکی وضع اور اطاعت اختیار کرتے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت رسول کے نزدیک ابن عامر خدا ورسول کی محبت مین سچے تہے اور آپ اپنے دعوی محبت مین جہوٹے چلیئے رستے جہوٹے۔

قال یہان جو کوئی ایک مالزادی کو چاہتا ہے توکیسی بڑے بڑے پٹے رکہا کر مسی دہڑی جماکر داڑہی گہٹا کر بعینہ آپکو ہیجڑا بناتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اوس مالزادی کو یہہ میری وضع بہاتی ہے۔

اقول آہا اب ہم سمجہے کہ یہہ دنیا کی ناپاک محبت کا آپ ذکر رہے ہین شاید آپکو ابن ملجم ہیجڑے اور قطامہ مالزادی کا قصہ یاد آگیا ارے صاحب اوسنے تو وضع کیسی اوس

بالزادی کی ناپاک محبت مین اپنا دین و ایمان ہی تج دیا جیسے آپ یزید کی ناپاک محبت مین اپنا دین و ایمان تجے بیٹھے ہین پس بمقابلہ پاک محبت خدا و رسول و آل رسول ایسی ناپاک محبت کا ذکر نہ کیجئے اسکو اپنے اور ابن ملجم ہی تک رہنے دیجئے۔

قال پہلا جب یحییٰ بالزادی کو خلاف وضع اپنی نہ بہا دی تو حضرت امام اپنے مخالف وضع کو کسطرح دوست جانین گے۔

اقول استغفر اللہ چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ آپنے دنیاوی ناپاک محبت اور دینی پاک محبت مین کچھہ فرق نکیا دونون کو خلط کر دیا صاحب دنیاوی محبت کا ثمر اور دینی محبت کا اثر اور ہے حضرت امام اپنے مخالف وضع کو بفرض تسلیم اوسیطرح دوست جانین گے جسطرح حضرت رسول صلعم ابن عامر کو باوجود شرب خمر خدا و رسول کا دوست جانتے تھے ان نفوس قدسیہ مین فقط دوستون کی حمایت نہین بلکہ دشمنون کی بھی رعایت تھی منافقین اشرار کی ایسی پردہ پوشی کی بجز دو واقفین اسرار حذیفہ و حضرت عمار اور کسی سے اونکا حال زار بیان نہ فرمایا یہہ مرتبہ بجز رحمۃ للعالمین اور اونکی آل طاہرین کے اور کسے پایاست۔ دوستان را کجا کنی محروم * تو کہ با دشمنان نظر داری۔

قال امام کی محبت تو تب ہی صحیح ہوگی جب کوئی حکم شرع کا تابعدار رہے۔

اقول امام کی سچی محبت تو ہر حال مین صحیح ہے ہان یہہ بات ضرور ہے کہ اگر اس محبت کے ساتھہ حکم شرع کا بھی تابعدار ہے تو نور علی نور ہے۔

قال کفر و بدعت کو چھوڑ دے۔

اقول اگر بدعت کے معنی اپنی طرف سے نہ بنائے جملہ محدثات کو اپنی اولٰی سمجھہ کے بدعت محرمہ نہ ٹھہرائے۔

قال کسی امیر فقیر مخالف شرع کی پیروی اختیار نکرے۔

اقول جیسے آپنے اپنے امیر یزید شریر فاسق سکیر کی پیروی اختیار کی۔

قال حکم خدا ورسول صاف صاف بیان کرے۔

اقول جیسے ہمنے صاف صاف بیان کر دیا۔

قال آپکے اولاد کی تعظیم سب سے زیادہ بجا لاوے۔

اقول پھر آپنے واقعہ جانکاہ اہلبیت یاد دلایا پھر ہمارے قلب مجروح پر ایک نشتر لگا دیا ہم نہین جانتے کہ آپکے نزدیک اولاد رسول کا کیا احترام ہے اور آپکی اصطلاح مین تعظیم کس چیز کا نام ہے اگر وہ تعظیم مراد ہے کہ جو شمر نطفہ حرام نے وقت ذبح سینۂ معرفت گنجینہ امام علیہ السلام کی کی اور خولی بدانجام نے نیزہ پر سر مقدس سردار اہلبیت کرام کی کی یا جمال شتر بچے نے بطمع کمربند زر یا انگشتر دست حق پرست دستگیر ہر نا و پیر کی کی یا آپکے امیر معلوم یزید شوم نے بتقاضای کینۂ آبای طشت طلائی مین لب و دندان حسین مظلوم کی کی یا خود آپنے بنفاق خفی و بغض جلی اسمائی متبرکہ حسین حسین اور علی علی کی کی تو آپ ہی اس تعظیم سے خوش ہوجیئے اور اسکی داد دیجیئے ہمکو اور سب مسلمانونکو اس سے معاف کیجیئے انشاءاللہ جو صلہ اس تعظیم کا ہے وہ محاسبان روز جزا آپکو اور آپکے ان پیرون شریرون کو دینگے اور آپ پیچ و تاب کھا کھا اور پچتا پچتا کر لینگے اور اگر مراد تعظیم و تکریم واقعی ہے وہ تو ہم کیا سبھی دیندار کرتے ہین مگر آپکو اس زبانی بات بنانے سے کیا فائدہ کہ آپ تو اپنی اوسی تعظیم اصطلاحے اور اوسی ضلالت و گمراہی پر مرتے ہین۔

قال یہہ عجب محبت ہے ہزارون روپے بے حکم خدا و رسول کے اینٹ مٹی یعنی امام باڑہ اور ابرک بانس یعنی تعزیہ مین چوپٹ کرتے ہین۔

اقول اگر کوئی کافر ایسی طعن اسلام پر کرے کہ مسلمانون کے خدا و رسول سے یہہ عجب محبت ہے کہ ہزارون روپیہ اینٹ مٹی یعنی مسجدون اور روضہ رسول کے بنانے اور شیشہ و ابرک یعنی جہاڑ و کنول و قندیلین لگانے مین چوپٹ کرتے ہین تو آپ اس

الطعن کو تسلیم کیجئے گا یا کچھہ جواب دیجئے گا وہی ہمارا بھی جواب ہے۔

قال اور سید ونکو دیکھتے ہیں کہ پہوٹے ٹوٹے مکان میں پڑی ہوئی فاقے کھینچتے ہیں کیون نہو دوست ایسی ہی چاہئیں خاک میں ملاوین اور ساہر کہ دہانس میں لگا دین پھر فرزند حسین کو ندین نہ کہلاوین۔

اقول اب ہم سمجھے یہہ اپنے مرید ون چھینپے جولا ہون پر آپکا غیظ و غضب ہے ممانعت تعزیہ داری کے پردے میں یہہ اپنے واسطے حسن طلب ہے تاکہ ایک پیسہ تعزیہ پر بھی نہ لگاوین اوہی دمڑی ٹکہ پیسا جو ہمت ہو وہ پیر کو اولاد حسن حسین سمجھکر چندہ کر کے آپ ہی کی خدمت میں پہونچاوین سو یہہ بجیر اس حرکت مین کچھہ برکت نہو گی باقی جن اہل دول کو خدائی عزوجل نے توفیق دی ہے وہ خیرات و مبرات عزاداری و خدمت سادات سب کچھہ کرتے ہین اور جنکو خیر کی توفیق ہے نہین وہ کچھہ بھی نہین کرتے

قال اور اس باتکو سمجھو کہ اگر دین مین کسی سنت و مباح کے کرنے سے کچھہ قباحت شرعی لازم آدے تو اوس سنت و مباح کا چھوڑنا لازم ہوتا ہے۔

اقول اسی طرح اس بات کو سمجھو کہ اگر دین مین کسی ایسے امر کے کرنے سے جس سے رونق دین اور شوکت اسلام کی بڑھ جاوے تو اوسکا کرنا لازم ہوتا ہے۔

قال چہ جائے اوس چیز کے کہ جسکی شرع مین کچھہ اصل نہو۔

اقول چہ جائے اوس چیز کے کہ جسکی اصلیت شرع مین باقرار فریقین پائی جائے اور وہ ہزار جگہہ بعنوان مختلف سمجھائی جائے مگر آپ نہ سمجھین تو اوسکا کیا علاج ہے

قال بالفرض اگر تعزیہ بنانا اصل شرع مین مباح ہوتا تو بھی اب حرام ہوتا اسواسطے کہ تعزیہ کے سبب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے اور شیطان کا بازار گرم ہوا۔

اقول تعزیہ بنانا تو سب مسلمان کے نزدیک اصل شرع سے مباح اور اوسکی تعظیم و تکریم موجب صلاح و فلاح ہے بالفرض اگر اصل شرع کے خلاف بھی ہوتا تو بھی اب

جائز ہو جاتا اسواسطے کہ تعزیہ کے سبب بڑی بڑی گناہون سے وہ ذوات الاعلام جنکا پیشہ کسب حرام ہے باز رہتی ہین اور شیطان اور مریدان شیطان کا بازار بالکل سرد ہو جاتا ہے ہان اسی کے ساتھہ یزید نافرجام اور جملہ اہل شام کے مظالم ہی ظاہر ہوکر جملہ خاص وعام اونکی ظلم وجور سے ماہر ہوکر ناواقفون سے یزید وتابعین یزید کی محبت کا علاقہ چہوٹنا رونق اسلام بڑہی بڑا کفر ٹوٹنا شاید اسی سے آپنے برا مانا اور حرام کرنا واجب جانا

قال ذرا آنکہہ کہولو ہوش سنبہالو کہ بڑا گناہ زنا ہے جسکا یہہ حال ہے کہ جتنے حرام کار سال بہر مین اپنی مرادین پاتے ہین تعزیہ کے بدولت اسقدر دس رات ونہین کماتی ہین

اقول ہم نہین جانتے کہ یہہ کون حرام کار یزید پلید کے رشتہ دار ہین ہمنے تو بہت سی مسلمان رنڈیونکو دیکہا اور سنا ہی کہ محرم الحرام مین بدولت تعزیہ داری فرزند خیر الانام زنا وغنا کا نام ہی نہین لیتین دس رات دن او باشون کو اپنے گہر آنے نہین دیتین ہان فواحش بازاری یزید کی غمخواری ماتمیان امام شہید کی دل آزاری مین اگر سال بہر کے بعد انہین دنون مین اپنی مرادین پاتی ہون اور خاص اس دس رات دن مین کماتی ہون تو کیا بعید ہے پہر غم کیسا اونکو خوشی اور محرم کیسا اونکی عید ہے

قال بیگانے جوان مرد وعورت کا ایکجا جمع ہونا کہین عقل وشرع مین درست ہے اور یہان جب کثرت سے ہجوم ہوا تو مرد وعورت کا بدن سے بدن ملنا ضرور ہوا۔

اقول یہہ آپکا دہی اگلا افترا ہے زنان اشراف کا مردونکے مجمع مین آنا بالکل جہوٹ اور تہمت ہے اوپر اسکا بیان ہوچکا ہے گستاخی معاف یہہ مجلس امام ابرار ہے بلا تشبیہہ دہلی کا دربار نہین جسمین نقاب وحجاب یکقلم دور ہو ملاقات حکام کے بہانے کہلے خزانہ مردانے مین آنا ضرور ہو زیادہ سو منہہ نہ کہلوائیے دل ہی دل مین سمجہہ جائیے یہہ اس تہمت وافترا کی سزا ہے کردنی خویش آمدنی پیش۔

قال قبول کیا کہ تمہاری عورتین نیک بخت ہین مگر جبکہ بخت سمجہین ادہر چہوڑین۔

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

اقول اونہین بدبختون کا یہہ صبر بعضی کمبختون پر پڑا شرمایئے اور اب بہی اس تہمت وبہتان کہنے سے باز آیئے مگر آپکی حیا تو الولد سر لابیہ سے ظاہر ہے۔ صاحبزادی کی غیرت سراپا حیرت سے خلق خدا بخوبی ماہر ہے۔

قال اے میان سوچو کہ اگر تمسے کوی کہے کہ اپنی عورتون کو جو بڑہیان ہون نماز جماعت مین عشا کے وقت بہیجو اور وے سبکی پیچہے مسجد مین نماز جماعت پڑہ کر سلام پہیرتے ہی چلی جاوین کسی کو معلوم نہو کہ کون آیا اور کون گیا تو تم کہوگے ایسی باتین ناک کٹاتی ہے اور اشرافون کی بی بیان مرد ونکو باہر نہین آتی ہین۔

اقول اگر مستورات ضعیفہ شریفہ وقت شب بغرض تحصیل ثواب جماعت امام متقی و عادل کے پیچہے کہڑی ہو کر اقتدا کرین اور سلام پہیرتے ہی چلی جاوین تو اسمین ناک کٹنے کی کیا بات ہے ہان آپکی ناک شاید اس غیرت سے کٹجائیگی کہ اینٹ مٹی مین جو روپیہ چوپٹ کرکے مسجد بنائی اوس مسجد مین کیون گئین۔

قال سووے تعزیہ کے دنون مین دس رات بہر ہزارون آدمیون کے روبرو جہان چار طرف روشنی ہو رہی ہے اور سب لوگ اچہے بُرے کافر مسلمان موجود مین تمہاری بہو بیٹیان ہاتہہ سے ہاتہہ ملائے کندہے سے کندہا رگڑتی کہلے خزانے زیارت کے بہانے پڑی پہرتی ہین۔

اقول لعنۃ اللہ علے الکاذبین کسقدر جہوٹ اور افترا اور بہتان ہے کہ جسکا کچہہ حساب ہی نہین سچ تو یہہ ہے کہ اگر جہوٹ بولے تو اتنا تو بولے۔ جہوٹ بولنے مین آپکی طرح بڑا پکا ہو کچا نہو ایسا مبالغہ کذب مین کرے کہ ساری تقریر مین ایک حرف بہی بہولے سے سچا نہو گیا کہتا آفرین صد آفرین سے این کار از تو آید و مرد کاذب چنین کنند۔

قال اور بعضے قرمساق اپنے ساتہہ لیکر نکلتے ہین۔

Powered by: Rana Jabir Abbas

اقول خصوصًا درباریں تو ضرور ساتھی چلتے ہین۔

قال پہلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ یہان وہ ناک اژدہات کی ہوجاتی ہے کہ کاٹے نہین کٹتی یا وہ سد سکندر رہے کہ قیامت تک کوی یاجوج ماجوج نہین گرا سکتا

اقول ہمسے کیا پوچھتی ہو او نہین میان سابق الالقاب سے تخلیہ مین نہین بلکہ عین دربار مین پوچھو کہ یہان وہ ناک اژدہات کی ہوجاتی ہے کہ کاٹی نہین کٹتی یا وہ سد سکندر ثانی ہے کہ قیامت تک کوی یاجوج ماجوج نہین گرا سکتا بلکہ اگر قافیہ تنگ نہو بلکہ چست اور درست ہو تو اتنا فقرہ اور بڑھا دیجیے کہ مادہ بہوپال کا تال ہے کہ جسکی کوی تہاہ پا نہین سکتا۔

قال کیون نہو خداوند اجتبیی غیرت نکرے اوسکی ایسی ہی بیغیرتی چاہیئے۔

اقول آمین بلکہ آمین بالجہر

قال جو تیرے در سے آشنا نہوا مثل سگ اوسکو دربدر دیکھا۔

اقول چونکہ وہ آپکے سگ نہین ہین مثل سگ آپ ہی کہیں ہم بجز اسکے اور کچھ نہین کہہ سکتے ہے آپکو اور اونکو دونون کو سپنے خواب کی راہ پر دیکھا۔

قال اور بڑا گناہ خانہ جنگی ہے وہ بہی تعزیہ کے سبب اکثر ہوتی ہے محرم کے سپاہی مشہور ہین۔

اقول خانہ جنگی تو جاہلون کا کام ہے کچھ محرم پر موقوف نہین جب آپسمین ہمیشہ ہوئی ذراسی بات پر شجاعت دیکہلانے اور جہالت جتلانے کو لڑ بیٹہے یا کسی پیرو یزیدنے کچہہ تعزیہ امام شہید کی بے ادبی کا ارادہ کیا اور اس فساد و عناد پر اپنے ساتہہ اور ونکو آمادہ کیا اور تعزیہ دار اسکے مانع و مزاحم ہوئے اور اس دنگی مین خانہ جنگی ہوی جیسا کہ آپنے کیا اور اوسکا پورا خمیازہ اوٹہایا شاید اس جگہہ وہی خیال آیا تعزیہ شریف کے ساتہہ تو کچہہ بے ادبی نکرسکے اب اوسکا یہ قصاص

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

لیا کہ تعزیہ مقدسہ سب گناہون اور خانہ جنگی وغیرہ کا سبب قرار دیا سبحان اللہ یہہ تو وہی بات ہوئی کہ جنگ صفین مین جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے شامیونکے ہاتھہ سے شہادت پائی اور صحابہ طرفین کو حدیث عمار جلدہ ما بین عینی تقتلہ الفئۃ الباغیۃ یاد آئی تو دونون لشکرون مین اسکا چرچا ہوا شامیون نے اپنی بغاوت چھپانیکو یہہ بات بنائی کہ قاتل عمار علیؑ ہین جو اونکو لڑنے بہیجا اپنے ساتھہ اس معرکہ مین لائے بعضے بزرگون سے نرہا گیا بیساختہ بول اوٹھے کہ سبحان اللہ اس اولٹی سمجھہ کی راہ سے تو قاتل حضرت امیر حمزہ خود حضرت پیغمبر قرار پائے ویسی ہی اولٹی سمجھہ آپکی بہی ہے ہم نہین جانتے کہ یہہ کج فہمی آپ مین کیونکر آگئی اور شامیونکی روح خسیس آپکے قالب نفیس مین کیونکر سما گئی

قال اور محرم کے بدولت جسقدر قتل شہر لکھنو مین ہوتا ہے سب جانتے ہین برس روز کے قصے قضیے انہین دنون محرم پر اوٹھا رکہتے ہین۔

اقول یہہ خام خیالی ہی بالکل جھوٹ اور لا اوبالی ہے لکھنو مین تو ان دنون کبھی کسیکی نکسیر بہی نہین بہوٹی ہماری عمر لکھنو ہی مین گذری ہمنے کبھی محرم مین کچھہ جھگڑا فساد بہی نہین سُنا قتل کیسا لکھنو آپ محرم مین نہ کبھی گئے نہ آئے مگر گھر بیٹھے خوب ڈھرہنگے اوڑائے واہ حضرت واہ ماشاء اللہ۔

قال اور قطع نظر گناہ کے کفر و شرک کیا کم ہوتا ہے کہ ہزارہا خلقت تعزیہ کو سجدہ کرتی پہرتی ہے۔

اقول اسکو تو ہم مقدمہ رسالہ مین ذکر کر چکے ہین کہ سجود لغیر المعبود منہی عنہ ہے پس تعزیہ شریف کو سجدہ کرنا تو کسی مسلمان کا دستور نہین ہان کفرہ وارازل وغیرہ کا مذکور نہین وہ شاید ایسا کرتی ہون پہر اونکے شرک پر تعزیہ شریف سے کیون مواخذہ کیا جاتا ہے اونکے گناہ کا الزام نقل روضہ امام کو کیون دیا جاتا ہے یہہ بفرض تسلیم ممانعت سجدہ غیر علی الاطلاق ہے والا علماء نے سجدہ تحیت

jabir.abbas@yahoo.com

غیر اللہ کیواسطے جائز جانا ہے پھر آپ پر سجدۂ تعظیمی تعزیہ شریف جو عوام کالانعام
کرین کیون شاق ہے چنانچہ لطائف اشرفی سے اس سر خفی کا زیادہ ظہور ہے
دیکھیے اوسمین یہہ طرفہ تقسیم وتعظیم مذکور ہے قال ابن عباس سجدۃ التحیۃ
بمنزلۃ السلام ولا باس بوضع الخدین بین یدی الشیوخ والسجدۃ
اثنتان سجدۃ العبادۃ وسجدۃ التحیۃ فالاول خاصۃ للہ تعالی والثانی
بوجہ التکریم فی خمس محل جائز القوم للنبی والمرید للشیخ والرعیۃ للملک
والولد للوالدین والعبد للمولی فی کل حال یرخص واذا سجد الانسان
سجدۃ التحیۃ لا یکفر واذا سجد الرجل للامام والغیر وکان قصدہ لتعظیم
والتحیۃ دون الصلوۃ لا یکفر ھذا کلہ فی فتاوی قاضیخان۔ انتہی۔ خلاصہ
اسکا یہہ ہے کہ ابن عباس نے کہا سجدہ تحیۃ بمنزلہ سلام کے ہے اور دونون رخسارے
روبرو شیوخ کے رکہنا کچہہ مضائقہ نہین اور سجدہ دو ہین ایک سجدہ عبادت
دوسرا سجدہ تحیت پہلا خدا کے واسطے خاص ہے دوسرا بوجہ تعظیم وتکریم پانچ
جگہہ جائز ہے امت کا پیغمبر کیواسطے مرید کا پیر کے لیئے رعیت کا بادشاہ کے
لیئے بیٹے کا ماں باپ کے لیئے غلام کا آقا کے لیئے ہر حال مین مرخص ہے اور انسان
سجدۂ تعظیمی سے کافر نہین ہوتا اور جب کوئی مرد امام وغیر امام کا بقصد تعظیم و
تحیت نہ بارادہ عبادت سجدہ کرے تو وہ کافر نہین ہوتا یہہ سب فتاوی قاضیخان
مین ہے انتہی۔ اس سے تو اراذل وعوام بلکہ شرفا وخواص انام کا اشخاص مذکورین کو
سجدہ تحیت کرنا جائز معلوم ہوا پھر جب پیغمبر وامام بلکہ مشائخ کرام وبادشاہ اسلام
وغیرہ ہمکو سجدہ تعظیمی کرنا درست ہے تو تعزیہ شریف کو عوام کے سجدہ تعظیمی کرنے
مین کیا گناہ لازم آیا جو آپنے اور سبکو چہوڑ خاص تعزیہ کی نسبت باوجود تنبیہہ
قاضی خان مفتی مین یہہ شور وغل مچایا۔

jabir.abbas@yahoo.com

قال اور اوسکی (یعنے تعزیہ) کے آگے کہڑے ہوکر منت و مراد مانگتے ہیں کوئی واہی اسن بات پر سہرہ نشان چڑہاتا ہے کوئی جاہل عرضی لکھکر ابرک بانس مین لگاتا ہے کوئی بیوقوف زبانی ہی بیٹا مانگتا ہے۔

اقول اگر یہہ امور عوام کے بقصد توسط و استمداد ہین تو بلاشبہہ خالی از عیب و فساد ہین اگر تعزیہ شریف کو محل استجابت دعا سمجھکر بواسطہ حضرت امام خدائے منعام سے منت و مراد مانگتے ہین تو اسمین قباحت ہے بلکہ شرعاً اسکی اباحت ہے مدارج النبوۃ محدث دہلوی ملاحظہ ہو فرماتے ہین روایت کنند کہ فرمود آن حضرت صلعم چون متحیر شوید شما در امور یعنے بر آمد کارہا پس مدد جوئید از اصحاب قبور۔ اب دیکھئے یہان تو اصحاب قبور سے عموماً استمداد کا حکم عام ہے پہر تعزیہ شریف تو نقل قبر مطہر امام ہے جو لوگ اصل مزار مقدس سے دور ہین وہ نقل ہی کے وسیلہ گردانئے مین معذور ہین ابہی چہرہ شریف کا رنگ نہ بدلئے ذرا اور آگے چلئے کہ استشفاع کا طریقہ اچہی طرح مفہوم ہو اور تعزیہ مقدسہ سے استمداد اور اوسکے ذریعہ سے طلب منت و مراد کا حال بخوبی معلوم ہو یعنی محدث موصوف بعد کلام سابق ارشاد کرتے ہین و نیست صورت امداد مگر ہمین کہ محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب عزت الہی بتوسل بروحانیت بندہ مقرب مکرم درگاہ والای او کہ خداوندا ببرکت این بندہ کہ تو رحمت و اکرام کردہ او را بر آوردہ گردان حاجت مرا یا ندا کند آن بندہ مقرب و مکرم را کہ ای بندہ خدا و ولی وی شفاعت کن مرا و بخواہ از خدای تعالیٰ مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا پس نیست بندہ درمیان مگر وسیلہ و قادر و معطی و مسئول پروردگار را نست تعالیٰ شانہ و دروی ہیچ شرک نیست چنانکہ منکر وہم کردہ انتہی پس حضرت محدث تو عموماً ہر بندہ مقرب کے پکارنے اور قضای حاجت میں اوس سے شفاعت چاہنے کا حکم دیتے ہین پہر آپکو خاص ہمارے امام اور اونکے شعائر سے کیا

عداوت ہے جو اونکو خالق و مخلوق مین وسیلہ نہین لیتے ہین شیخ محدث کا الزام
ہے کہ جو استشفاع مقربان خدا کو شرک سمجھے وہ منکر ہے سید مجیب کا کلام ہے
کہ استشفاع ائمہ ہدی اور وسیلہ نقل تربت سید الشہدا مین جو کلام کرے وہ بد تر
از منکر ہے ہماری تائید کیواسطے امام شافعی کا ارشاد کیا کم ہے جو فرماتے ہین کہ اجابت
دعا کے واسطے مرقد مطہر امام موسی کاظم علیہ السلام تریاق اعظم ہے اور اگر عبارت
فارسی محدث کی سمجھنے مین کچھہ وقت ہو تو کتاب مظہر العجائب کی یہہ عبارت ہندی دیکھیے
کہ استعانت بغیر خدا اس طور پر کہ اوس غیر پر اعتماد کلی ہووے اور اوسکو عون
الہی کا مظہر نجانے حرام ہے اور اگر التفات محض حق کی جانب ہے اور اوس غیر کو
عون الہی کا مظہر سمجھکر اوس سے استعانت ظاہری کرین دور عرفان سے نہین اولیا
انبیا بہی اس قسم کی استعانت غیر سے کرتے آئے ہین لیکن حقیقت مین یہہ استعانت
بخدا ہے انتہی ہرگاہ جمہور اہل اسلام کا استعانت مذکور پر اتفاق ہے تو آپکا انکار
مورث عناد و نفاق ہے۔

قال اور بعض احمق اوس لکڑی کی کہپا چون پر کہ جسکو نہ گرمی لگے نہ سردی نہ اوسمین جان
ہے ایک مورچہل لیئے گنگا پرشاد کیطرح کالکا مورت پر مکہیان ہانکتے ہین۔

اقول اب ہم سمجھے کہ آپکی پرستش کے واسطے گورایا کالاگر ایسا نرالا بت چاہیئے کہ جسکو گرمی
لگے سردی لگے اور جسمین جان ہو اور اس ٹہاٹہہ کا لکڑی کاٹ کا بہی نہو بہر کیا ہو انسان
ہو وہ کون آپکے پیر سید احمد صاحب بریلوی جنکی سواری مین بکمال خلوص و جان نثاری
مولوی عبد الحی و مولوی اسمعیل دونو چیلے مورچہل لیئے ادہر اودہر جمنا داس اور
نگا پرشاد کیطرح بجنسہ بلی بلی مورت پر ہلاتے اور آپ اکیلے آگے آگے نرسنگا بجاتے
چلے جاتے ہین بہلا اس تعصب کا کچھہ ٹہکانا ہے کہ میان اسمعیل صاحب تو تخت شاہی
کی تعظیم کا حکم دیتے ہین اور آپ تعزیہ شریف کی نسبت کسقدر تعصب کی لیتے ہین

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

حالانکہ تخت بہی لکڑی ہے کہ جسکو نہ گرمی لگے نہ سردی نہ اوسمین جان ہے خیر یہہ تو تخت سلطان ہے کعبہ معظمہ کو دیکہو جسکو حضرت خلیل نے بنایا اور اینٹ چونا پتہر لگایا اور اوسکو نہ سردی لگے نہ گرمی نہ اوسمین جان ہے پہر کیون بشرط استطاعت اوسکے حج کا وجوب اور وہ خود مطاف ہر مسلمان ہے حجر اسود بہی ایک پتہر ہے نہ اوسکو سردی لگے نہ گرمی نہ اوسمین جان ہے پہر کیون سید الناس وجان اور اونکی حکم سے جملہ مسلمان اوسکا بوسہ لیتے ہین کوہ صفا و مروہ بہی پتہر ہین جنکو نہ سردی لگی نہ گرمی اور اونمین جان ہے پہر کیون حضرت نے اونمین سعی کرنا لازم جانا اور کیون خدای تعالے نے اونکو اپنے شعائر سے گردانا مساجد اہل اسلام مین بہی یہی اینٹ پتہر چونے لکڑی کا سامان ہے جنمین نہ سردی اثر کرے نہ گرمی نہ جان ہے پہر کیون مسجد ونمین نماز پڑہنے کا زیادہ تر ثواب اور اوسکا احترام بیجاب ہے قرآن شریف کی ہزار ہا جلدین لکہی اور چہپی ہوی موجود ہین جنکو آدمیون نے مٹی یا تانبے یا شیشے کی دواتون اور لکڑیکے قلمون سے بانس کے کاغذ پر لکہا ہے اور پتہرون پر اونکا نقشہ سیاہی سے جماکر لکڑیکی کلونمین لگاکر چہاپا اب اس بانس کے کاغذ مین جسکو نہ سردی لگے نہ گرمی نہ جسمین جان ہے کیون ایسی بزرگی آگئی کہ تمام مسلمانون کا دین و ایمان ہے اور کیون وہ ہر دیندار کے نزدیک واجب الاحترام اور حالت نجاست مین اوسکا مس کرنا حرام ہے اب ہم آپسے پوچہتے ہین کہ آپکے اعتقاد مین کعبہ معظمہ کا حج کوہ صفا و مروہ نیز سعی مسجد ونیز نماز جماعت قرآن شریف وغیرہ کی تلاوت واجب مستحب سنت ہے یا بسبب اینٹ چونا پتہر لکڑی بانس ہونیکی بدعت در صورت اول بسبب اشتراک اصل دلیل باضافہ دیگر توجیہہ وتاویل تعزیہ شریف کے اباحت بہی اسی قبیل سے ہے پہر زنار تعصب کو توڑ دیجئے اور تعزیہ شریف کی اہانت کو چہوڑ دیجئے اور در صورت ثانی پہر یہہ تقریر وتحریر فضول ولایعنے ہے دین و اسلام ہی سے موںہہ موڑ دیجئے ہمارے

jabir.abbas@yahoo.com

کہنے پر کیا ہے آپتو پہلے ہی سے گنگا نہلئے اپنے بجرنگ بلی کی مورت پردہ ہونی رہا ئے بیٹھے ہین رہ رہکر اپنے بڑے بہائی ہندوُن کا ذکر کیونکر نہ کیجیے کہ آپ اور وہ بسبب مخالفت اسلام ایک تہالی کے کہانے والے اور آخرت مین دونون ایک ہی راہ جانے والے ہین اور دنیا مین بہی آپکے اسلام برائے نام کی اسیقدر بنیاد ہے جیسے اب متہرا کا نام اسلام آباد ہے۔

قال علے ہذا القیاس اور بہت رسومات کفر کے ہوتے ہین اگر ان سبکا بیان کیجیئے تو ایک بحر طویل ہے۔

اقول رسوم کفر کے کچہہ بہی نہین ہوتے ہین جنکو آپ رسوم کفر کے سمجہے ہین وہ مستحبات و مستحسنات شرعیہ ہین مگر آپکی سمجہہ کا پہیر اور اپنی سمجہہ کے آگے دوسرے کی بات نہ سُننا اور حق و باطل مین تمیز نہ کرنا یہہ اور اوسپر اندہیر ہے۔

قال اب سچ کہو کہ جسکے سبب سے اسقدر گناہ اور شرک ہو اوس پر روح حضرت امام حسین علیہ السلام کی خوش ہوگی یا ناخوش اور خدا و رسول راضی ہونگے یا ناراض۔

اقول کہانتک سچ کہین آپ سچ مانتے ہی نہین بلکہ سوا جہوٹ کے سچ جانتے ہی نہین تعزیہ شریف العیاذ باللہ سببِ گناہ و شرک نہین ہے یہہ نئی بات ہے کہ گناہ کوی کرے شرک مین کوئی گرفتار ہو اوسکے بدلے تعزیہ شریف مواخذہ دار ہو اسکا خیال نہین آتا کہ ایسا بیہودہ الزام اصل تک پہونچ جاتا ہے ذرا جذب القلوب کی یہہ عبارت دیکہیے آوردہ اند کہ یکے از عمال روم خواست کہ بر حجر شریف بول کند بمجرد قصد آن چنان بر زمین افتاد کہ سرش ریزہ ریزہ شد۔ اب فرمائیے کیا حجرہ شریف ہی اوسکے گناہ کا سبب ہوا نعوذ باللہ منہ۔

قال ہم تمسے پوچہتے ہین کہ حضرت امام کے تم بڑے دوست ہو اور غمخوار یا جو امام زادکر اور خود امام تہے بہلا بتلاؤ کہ دوازدہ امام مین سے بعد امام حسین کے کسی امام نے

بھی تعزیہ بنا لیا ہے۔

اقول ہم تم سے پوچھتے ہین کہ علاوہ امام حسینؑ کے گیارہ وازدہ امام اور حضرت امام حسین ملاکر تیرہ امام تھے اسی معرفت پر دعوای محبت اہلبیت کیا جاتا ہے جو ائمہ اہلبیت سے ایسا اجنبی اور تعداد ائمہ اثنا عشر کے یاد رکھنے مین اسقدر غافل اور غبی ہو وہ آن حضرات کی محبت بھی خوب یاد رکھتا ہوگا اب ہمکو یقین ہوا کہ سوائے سر کے دو تین نامون کے اور آئمہ اہلبیت کے نامون سے بھی آپ واقف نہین والا کبھی ہمت نہ ہارتے اور اپنے تیونکی ساتھہ اونکو بھی پکارتے بہر کیف اون حضرات کو کچھہ تعزیہ بنانے کی ضرورت نہ تھی ہملوگ تعزیہ اس غرض سے بناتے ہین کہ ہمکو مصیبت امام مین زیادہ رونا آوے یہہ حضرات بغیر تعزیہ بنانے کے اسقدر روتے تھے اور امام مظلوم کا غم کرتے تھے کہ امکان بشری سے خارج ہے اگر ہم آن حضرات کی گریہ و بکا کی کیفیت لکھین تو ہر اسا ایک کتاب تیار ہو لیکن ہم چاہتے ہین کہ آیندہ موقع مناسب پر بالاختصار کچھہ اسکا اظہار ہو۔

قال اور تاشے ڈھول اور مرثیہ کتاب اور مجلس وغیرہ بھی کرتے تھے۔

اقول اگر آن حضرات کے وقت مین مصائب امام مظلوم کا چرچا ہوتا اور وقتاً فوقتاً وہ ذکر نہ کئے جاتے تو یہہ اخبار شہادت علمائے شیعہ واہل سنت کہانسے پاتے اور کتب مقاتل کیونکر تالیف فرماتے مگر آپ اپنی ضد اور جہالت سے نہ کچھہ دیکھتے نہ سنتے ہین ہر چیز کے انکار پر سر دھنتے ہین یہان بھی تاشے ڈھول کے ساتھہ مرثیہ کتاب اور مجلس کا بھی انکار اور اس انکار پر وہی اصرار ہے لہذا ہم آپکی ان شقوق ثلثہ کا جواب علحدہ علحدہ دیتے ہین دیکھین اب بھی آپ ہٹ دھرمی کرتے ہین یا مان لیتے ہین۔ جواب شق اول تو اتنے ہی مین تمام ہے کہ تاشے ڈھول بجانا فعل عوام ہے شغل لہو و مزامیر مذہب اہلبیت میں حرام ہے شق ثانی مرثیہ و کتاب ہے جسکا یہہ جواب ہے کہ مرثیہ و کتاب سے تو یہی مراد ہے کہ نظم مین یا نثر مین مصائب امام بیان کرے سوا اسکا چرچا تو حضرت پیغمبر سے لیکر

jabir.abbas@yahoo.com

ائمہ طاہرین اور صحابہ و تابعین بلکہ سلف سے خلف تک برابر چلا آیا ہے آن حضرت نے خود اپنے فرزند کا واقعہ حضرت جبرئیل سے سُنکر اپنے اہل بیت سے بیان کیا اور اہل بیت نے آپکی زبان سے یہہ مرثیہ سُنکر روتے رولانیمین آپکا ساتھہ دیا اسی بنا پر آن حضرت صلعم کی وفات مین اہل بیت و صحابہ نے مرثیہ کہے اور مرثیہ پڑہ پڑہکر روتے رولاتے رہے مدارج النبوۃ کی یہہ عبارت ملاحظہ ہو ہر کدام از اہل بیت آن حضرت و صحابہ عظام مرثیہ در وفات آن حضرت در سلک انتظام کشیدند اول ایشان فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بود کہ چون بعد از دفن بزیارت قبر شریف رفت خاکے از انجا برداشت و بدیدہ و غمدیدہ نہاد و گریہ کرد و این شعر انشا نمود ماذا علی من شم تربۃ احمد + ان لا یشم مدی الزمان غوالیا + صبت علی مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن لیالیا۔ اسی طرح تاریخ طبری مین ہے و رثتہ عمتہ صفیہ بمراثی کثیرۃ و رثاہ ابو سفیان بن الحرث و رثاہ صدیق و حسان ولقد احسن حسان یعنے آن حضرت کے غم آپکی پہوپی حضرت صفیہ نے بہت سے مرثیہ کہے ابو سفیان اور حضرت صدیق اور حسان نے مرثیہ کہے مگر حسان کا بہت اچہا مرثیہ تہا اور ہر شخص کے ذکر مین اوسکے مرثیہ کے اشعار بہی لکہی ہین جنکو ہمنے بخوف اطناب چہوڑ دیا علیٰ ہذا حضرت امام کی مصیبت مین جو حضرت رسول خدا صلعم اور دیگر انبیا و ملائکہ اور جنون اور آدمیون نے آپکے مصائب بیان کیے اور مرثیہ کہے ہین اون سب کا ذکر بالاستیعاب موجب طول کتاب ہے پہلے آنکہین کہولکر مقتل نور العین اسفرائینی کو دیکہیے جسمین ایک موکل سر اقدس امام مظلوم کی زبانی ایک واقعہ جانگاہ طولانی مذکور ہے اوسکے بعض فقرات متعلق ما نحن فیہ کا ذکر ضرور ہے وہ کہتا ہے فنزل آدم من الہواء واقبل الی الراس و سلم علیہ یعنے پس حضرت آدم اوپر سے اوترے اور سر مطہر

jabir.abbas@yahoo.com

امام کے پاس آئے اور اوسپر سلام کیا و قال عشت سعیدا و قتلت طریدا عطشانا اور یہہ مرثیہ پڑہا کہ اے فرزند تو اپنی زندگی مین سعید تہا اور تو وطن سے نکالا گیا اور نہ پیاسا شہید کیا گیا یہہ مرثیہ پڑہکر حضرت آدم کرسی پر بیٹہہ گئے پہر اسیطرح حضرت نوح اور حضرت موسی اور حضرت عیسی تشریف لائے اور مثل حضرت آدم ان انبیا نے بہی سر مقدس پر سلام کرکے مرثیہ پڑہا اور کرسیون پر بیٹہے ثم جاءت سحابۃ اعظم من تلک السحائب ولہا دوی کدوی الرعد القاصف وسمعت خفقان اجنحۃ الملئکۃ حتی تزلزلت الارض پہر ایک بدلی اور بدلیون سے بڑی آئی جسکی آواز مثل رعد کے تند و تیز تہی اور فرشتون کے پرون کی اسطرح آواز آتی تہی کہ زمین کانپی جاتی تہی فنادی مناد انزل یا ابا القاسم پس ایک منادی نے آواز دی کہ اے ابو القاسم اے محمد مصطفی صلعم تشریف لائیے پس آنحضرت اسطرح اوس سر مطہر کے پاس تشریف لائے عن یمینہ صف من الملئکۃ لا یحصیہم الا اللہ وعن یسارہ علی المرتضی وولدہ الحسن و فاطمۃ الزہراء داہنی جانب ایک صف ملائکہ تہی جنکا شمار سوای خدا اور کوئی نہین جانتا اور بائین جانب حضرت علی مرتضی اور حسن مجتبی اور فاطمہ زہرا تہین فاقبل النبی صلعم علی الراس الشریفۃ واخذہا وضمہا الی صدرہ وبکا بکاء اشدیدا پس حضرت نے بڑہکر اوس سر مطہر کو اوٹہایا اور سینہ شریف سے لگایا اور ڈاڑہین مار کر روئے اور یہہ مرثیہ پڑہا یا حبیبی یا حسین عشت سعیدا وقتلت طریدا عطشانا اے میرے پیارے اے حسین تو اپنی زندگی مین سعید تہا اور تو وطن سے نکالا گیا اور بہوکا پیاسا شہید کیا گیا پہر پیغمبر نے وہ سر علی مرتضی کو اور علی نے فاطمہ زہرا کو اور سیدہ نے حسن مجتبی کو دیا اور ان بزرگوارون نے باری باری اپنے سینہ سے لگا کر یہی مرثیہ پڑہکر نوحہ کیا ہمکو حضرت پیغمبر کے یا حبیبی یا حسین

Powered by: Rana Jabir Abbas

کہنے پر بے اختیار وہ آپکا زہر آمیز طعن خنجر کلمہ نعرۂ یا حسین و محمد اریا داگیا کیا
آن حضرت کی روح پر فتوح آپسے خوش اور راضی ہوی ہوگی کہ باید وشاید پہر مولف
مذکور کہتا ہے کہ اسکے بعد چارون پیغمبرون نے حضرت خاتم الانبیا کو امام مظلوم کا
پرسا دیا اور السلام علیک ایھا الولد الصالح اعظم اللہ اجرک و قوے
صبرک و احسن اللہ عزاک کہکر رسم تعزیت کو ادا کیا پہر کہتا ہے کہ یہہ سب
ماجرے مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا اپنے کانون سے سنا اور مین جاگتا تہا انتہی
اسی طرح حضرت بیمار کربلا کے مرثیے جو آپنے کربلا مین شام مین مدینہ حضرت خیر الانام
مین پڑہے اور حضرت ام کلثوم کا مرثیہ وقت داخلہ مدینہ رح مدینۃ جدنا لا
تقبلینا فبالحسرات والاحزان جئنا حضرت امام جعفر صادق کے احادیث مصائب
جنکو مرثیہ کتاب بہوجاہئے کہیے اور وہ مرثیے جو حضرت امام رضا نے حمیری اور
دعبل سے پڑہوائے اور مرثیہ امام شافعی رح تاوہ قلبی والفواد کئیب
علے ہذا اور بہت سے مرثیے ہواتف اور جنون کے شاہ عبد العزیز صاحب نے سر الشہادتین
مین ذکر کیئے ہین اور فرمایا ہے ثم لما وقعت واقعۃ الشہادۃ وشہر امرھا باتفاق
التربۃ دما و امطار الدم من السماء وھتف الھواتف بالمراثی ونوح الجن
و بکائھم الخ اسکا اصل مولوی کرم احمد صاحب اونکی شاگرد رشید نے اسطرح
بیان کیا ہے۔ فرشتگان آواز می دادند از عالم غیب بمرثیہ ہاے آن حضرت بلکہ
شہرت بخشید او سبحانہ واقعہ مذکورہ را بدین وجوہ و در قلوب مردم صغیر وکبیر کا و
حزن مستمر با انداخت کہ ہمیشہ محزون و گریان می باشند و گاہے این اندوہ کہنہ نمیگردد
و این واقعات ہائلہ جانکاہ ہمیشہ درامت رسول مذکور می شوند بخواندن کتابہا و مرثیہ
مشتمر حالات و روایات صحیحہ واقعہ امام حسین واین امر تا روز قیامت باقی خواہد
بود درآسمانہا و زمینہا و در حاضران و غائبان و در خلق ناطق کہ زبان دارند و در خلق

jabir.abbas@yahoo.com

ضامنت کہ خاموش و بے زبان اندانتہی - اب اس سے زیادہ اور شہرت اور مرثیہ وکتاب
کی کثرت کیا ہوگی آپکو فقط حضرات ائمہ اہل بیت کے مرثیے وکتابکی تلاش تھی ہمنے تمام
مخلوقات کے مرثیے اور کتاب کہہ سنائی اور یہہ شاہ صاحب کا بیان اونہین مرثیونکا
گویا آخر بند ہے جو تا قیام قیامت سبکو رولائیگا اور بقول مولوی کرم احمد صاحب
صغیر و کبیر جوان و پیر سب اس حزن ستم سے ہمیشہ محزون و گریان رہین گے
مگر آپکو رونا نہ آئیگا خیر بعد مرثیہ وکتاب **عشق ثالث** یعنے مجلس کے انکار کا بہی
مختصر جواب سنلیجیے کہ مجلس حسین قبل از وقوع واقعہ شہادت پہلے تو حضرت رسول
الثقلین نے کی چنانچہ ترجمہ تاریخ اعثم کوفی مین ایک حکایت طویلہ مذکور ہے جسکا
خلاصہ بقدر ضرورت یہہ ہے کہ قبل از معرکہ حسنین آن حضرت صلعم نے سفر کیا اثنائے
راہ مین حضرت جبرئیل نے خبر شہادت امام جلیل آپ سے بیان کی آپ نہایت محزون
ومغموم ہوکر پہر مدینہ پلٹ کر لوگون کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ پڑہا
اور واقعہ شہادت حضرات حسنین بیان کیا پہر بعد خطبہ دست راست امام حسن کے
سر پہ اور دست چپ امام حسین کے سر پر رکہکر ایک آہ سرد دل پر درد سے کہینچی اور
آسمان کیطرف دیکہکر کہا خداوندا مین محمد بندہ اور رسول تیرا ہون اور یہہ دونون فرزند
میرے بیجرم وخطا اشقیائے امت کے ہاتہہ سے شہید ہون گے اوسوقت تو اپنی
برکات ان دونون پہ نازل کرنا اور انکو سردار شہدا گرداننا اور انکے قاتلونکی عمرین
قلیل اور اونکو خوار و ذلیل کرنا جب آن حضرت نے اوس مجلس مین یہہ مرثیہ پڑہا تو سب
حاضرین رونے لگے اور صدای گریہ بلند ہوئی اوسوقت پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ افسوس
کہ آج تم سب میرے اس بیان پہ روتے ہو مگر جب یہہ واقعہ پیش ہوگا تو تم میری کسی
فرزند کی نصرت نہ کروگے انتہی اب ہم آپکو آپکی سنگدلی ہی کی قسم دیکر پوچہتے ہین سچ
کہئیے کہ جب آن حضرت نے حضرت امام کی زندگی مین فقط واقعہ شہادت حضرت جبرئیل

jabir.abbas@yahoo.com

سے سنکر ایسی مجلس کی اور وہ مرثیہ پڑہا کر اور رونا کیا ذکر وہ لوگ بہی روز لگی جو وقت وقوع
واقعہ امام مظلوم کی نصرت کرتے پس اگر آن حضرت کی حیات میں یہہ سانحہ ہوتا تو آپ مجلس
عزا برپا کرتے مرثیہ و کتاب شہادت یعنے خطبہ مصیبت پڑہتے یا د مجلس کرتے نہ مرثیہ پڑہتے
آپ کہیں یا نکہیں ہمارا دل کہتا ہے واللہ ضرور کرتے پس جب خود ان حضرت نے مجلس
کی تو اماموں کی مجلس کرنیکا سوال بیکار ہے یہہ حضرات تو جبتک زندہ رہے اسی شغل و ذکر
میں رہے انکی مجلسون کے ذکر میں تو وہ مجلس کیسی گیارہ مجلسون کی گیارہ کتابیں اگر
بنائی جائیں تو بہی کافی نہونگی آپکو اگر خدا نے سمجھ دی ہے تو اسیقدر بہت ہے ورنہ
ہزار جلدیں بہی کچھ نہیں من لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر۔

قال الغرض یہہ سبکو معلوم ہے کہ اماموں کے وقت تعزیہ کا نام و نشان نتہا اور وہ ہرگز ہرگز
کبہی کچہہ بہی تعزیہ کی رسم نکرتے تہے۔

اقول اسی طرح یہہ بہی سبکو معلوم ہے کہ حضرت پیغمبر کیوقت بہت چیزوں کا نام و نشان نہ
تہا جیسے قرآن کا بموجب ترتیب موجود جمع کرنا اوسپر اعراب دینا جیسے مسجدیں اب
مروج ہیں ویسی مسجدیں بنانا مدرسے قائم کرنا کاروان سرا وغیرہ بنانا اور آن حضرت
ہرگز ہرگز کبہی کچہہ بہی یہہ باتیں نکرتے تہے مگر بعد انکے ان سب چیزوں نے رواج پایا علمای امت
نے انمیں رجحان شرعی پاکر انکا استحسان کیا اسی طرح تعزیہ شریف گو اماموں کے
وقت میں نتہا مگر رونق عزا اور معین گریہ و بکا ہونے سے علماے امت نے اسکا
بنانا جائز و مباح جانا حضرات ائمہ بڑے رونیوالے تہے اونکو زیادتی سامان عزا کی
کچہہ ضرورت نہ تہی جو تعزیہ بنالیتے اونکی عزاداری اور ہماری گریہ و زاری میں اصل نقل کا
فرق ہے لہذا ہمنے سامان عزا بڑہایا افراط غم و الم کیواسطے امام باڑہ تعزیہ علم سب کچہہ
بنایا جب ان سب امور کی شرعًا اباحت ہے تو پہر انکے بنانے میں کیا قباحت ہے

قال ابو ذرا انصاف کرو کہ آجکل کے جاہل بیچارے شرافت کے مارے اماموں سے

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

ہی امام کے بڑے دوست ہوتے کہ انپر اپنی سبقت چاہنے لگے اگر اسمین کچھہ ثواب اور دوستی ہوتی تو کسی امام نے البتہ تعزیہ بنایا ہوتا۔

اقول تعزیہ دارون پر جہالت کا الزام جاہلون کا کام ہے ہم امامون سے امام کے بڑے دوست نہین اونسے بہت چہوٹے اور پست درجہ کے دوست ہین اونپر سبقت نہین چاہتے بلکہ اونکا حکم یحزنہم حزننا و یسرہم سرورنا بقدر امکان نباہتے ہین لہذا ہمکو تعزیہ بنانیکی ضرورت ہے کہ ہماری واسطے زیادتی غم والم اور ثواب و دوستی کی یہی صورت ہے۔

قال اور ہندوستان کے سوا کسی ملک اسلام مین کوی تعزیہ کے نام کو بہی نہین جانتا کہ مین نہ مدینہ مین نہ روم مین نہ شام مین نہ توران مین نہ ایران مین پس معلوم ہوا کہ ہندوستان کے برابر کسی ملک مین امام کے دوست نہین۔

اقول بیانات سابقہ سے ظاہر ہے ہر مسلمان بخوبی اس سے ماہر ہے کہ امام مظلوم کا غم والم وہ غم ہے جو مکہ مین مدینہ مین روم مین شام مین توران مین ایران مین گبر مین ترسا مین ہندو مین مسلمان مین جنگل مین کوہستان مین جنات مین ملائک مین زمین مین آسمان مین پایا جاتا ہے اصل اصول یہی غم ہے مگر عنوان و رسوم اوسکے ہر مقام مین مختلف ہین کہین ضریح کہین تابوت کہین تعزیہ بنایا جاتا ہے کہین خالی علم رکہہ جاتے ہین سیمینا سامان ہے ہر جا غم شاہ شہیدان کا۔ مکہ مین مدینہ مین شاید کچھہ لوگ ویسے اب بہی ہون جنکو آنحضرت صلعم نے فرمایا تہا کہ تم میرے فرزند کی نصرت نہ کروگے پہر جب اونہون نے خاص امام ہی کی نصرت نکی تو اونکا غم کیون کہانے لگے تعزیہ وغیرہ کیون بنانے لگے۔

قال اول حضرت رسول اللہ کو اپنی زندگی مین حضرت امام حسین کے شہید ہونیکی خبر ہوئی تہی حضرت جبرئیل نے آکر اس واقعہ کربلا کی خبر کردی تہی تسبیح بہی رسول خدا

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

نے کہین نہین فرمایا کہ ہر سال اس طرح کی تربتین گنبد دار ابرک بانس وغیرہ سے یا شدکر
و علم ہر شہر مین حضرت امام حسین کے نام کے بنایا کیجیو کوی ضعیف حدیث ہی روایت ہوئی

اقول اصل واقعہ نہ چھپائیے یہہ تو فرمائیے کہ پیغمبر جلیل نے جب حضرت جبرئیل سے اپنے فرزند مظلوم کا واقعہ شہادت سُنا تو آپکا کیا حال ہوا اوسکو ہم لکہہ چکے ہین جیسا غم والم رنج وملال ہوا پس جسطرح آن حضرت بعلم نبوت اون بعض حاضرین کو جانتے تہے کہ میرے فرزند کی نصرت نکرینگے اوسی طرح سے غائبین کو ہی جانتے تہے کہ وہ میرے فرزند شہید کی نصرت ومحبت پر مرتے رہینگے بموجب خبر جلیل یجددون العزاء جیلاً بعد جیل ہر سال اونکی عزاداری کی تجدید کرتے رہینگے اسوجہ سے رسول خدا صلعم انہین فرمایا اب آپکی سمجھہ مین آیا علاوہ اسکے حدیث ہی سُن لیجیے کل شیئ مطلق ای مباح حتے یرد فیہ النہی گو آپکے زعم مین قوی نہو غیر ضعیف ہی سہی۔

قال کیا تماشا ہے کہ بقول آپکے پیغمبر ذرا ذرا سی باتین کہانے پینے جاضر و پیشاب سنن وآداب کے بتفصیل بتا گئے اور اس تعزیہ کا نام ایکبار نہ لیا۔

اقول اسکی وجہ ہم ابہی قبل اسکے بتا چکے پہر تعزیہ کے نام لینے کی کچہہ ضرورت نہ تہی۔

قال اور مصیبت مین کہین مرثیہ اور کتاب ونوحہ کشیون کا حکم نہ دیا بلکہ خلاف اسکے کہہ گئے اور کر گئے۔

اقول حضرت نے اپنے فرزند کی مصیبت مین مرثیہ بہی پڑہا گریہ وبکا بہی کیا نوحہ وشیون کا بہی حکم دیا سب کچہہ آپ کہہ گئے اور کر گئے جیسا کہ ہمنے اوپر سمجہا دیا مگر اسکا کیا علاج کہ آپ سمجہہ یا سمجہہ بوجہکر ضد اور جہالت سے مکر گئے۔

قال اور حضرت مرتضے علی علیہ السلام کو بہی اس واقعہ کی خبر ہوئی تہی وہ بہی تعزیہ بنانا نہین فرما گئے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

اقول حضرت علی علیہ السلام گو تعزیہ بنانا نہین فرما گئے مگر جس بنا پر تعزیہ بنانا مباح ہو لیعنے رونا رولانا وہ وقت سفر صفین خاص کربلا کی زمین پر پہونچکر خود روئے اور ابن عباس کو رولا گئے۔

قال نعوذ باللہ جو آجکل کے زمانہ کے دوستونکو ثواب کے کام سوجہے سو نبی و علیکو بہی معلوم نہ تہے۔

اقول آجکل کے زمانہ کے دوست پہر اوس زمانہ کے دوستون سے غنیمت ہین نعوذ باللہ جنسے خود پیغمبر فرما وین کہ تم میرے فرزند کی نصرت نہ کروگے اور اونکو اس تنبیہ کا کچہہ اثر نہو وقت پر نصرت کیسی کوی خبر نہو پس اونکو جو عذاب کے کام اور ہمکو جو ثواب کے کام سوجہے سو نبی و علی کو سب معلوم تہے۔

قال اور اس باتکو یقین کرجانو کہ حضرت امام کو یزید پلید سے مقابلہ کا یہی سبب تہا کہ وہ مردود بدعت اور خلاف شرع کے کام کرتا تہا اور امام نے محض خلاف شرع اور بدعت کے امور دور ہونے کے لیئے آپکو گہر بار جان مال سے فدا کیا۔

اقول اسی طرح اس بات کو بہی سچ مانو کہ اس مخلص خالص امام کو آپ سے مقابلہ کا بہی سبب یہی ہے کہ امام کے گہر بار جان مال فدا کرنے پر جسطرح یزید مردود خوش ہوا تہا ویسے ہی شعائر امام کی اہانت کرنے سے تم بہی خوش ہوتے ہو اور جسطرح امام نے اوس مردود کی بدعتین دور کرنے مین کوشش کی ویسے ہی تم شعائر امام کو ضد کی راہ سے بدعتین قرار دیکر اونکو مٹانے مین کوشش کرتے ہو کیا حضرت کے جان و مال فدا کرنے کا مسلمانون کے پاس یہی صلہ ہے کہ اونکا غم و ماتم نکیا جائے اونکے شعائر کو رواج ندیا جائے بلکہ پناہ بخدا اونکا نام مقدس ہنود کے اوتارو کے ساتہہ لیا جائے یہی منزلت امام ہے حاشا یہہ مسلمانون کا کام نہین بلکہ بے ایمانون کا کام ہے۔

jabir.abbas@yahoo.com

قال اب جو کوی خلاف اور بدعت کے کام کر کے حضرت امام کو راضی کیا چاہے تو وہ بمنزلت یزید مخالف اور دشمن حضرت امام حسین علیہ السلام کا ہے۔

اقول اسیطرح جو کوی مستحبات اور مستحسنات شعائر امام علیہ السلام کو خلاف اور بدعت قرار دیکر حضرت امام کو راضی کیا چاہے تو وہ بمنزلہ یزید مخالف اور دشمن حضرت امام حسین علیہ السلام کا ہے۔

قال اور بھلا اپنی عقل سے بوجھو کہ اس تعزیہ کے بنانے اور مرثیہ کے گانے سے کیا حاصل ہوتا ہے سوائ ذلت اور شکست اور ہتک ناموس امام اور بہی نکلتا ہے۔

اقول ؎ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ٭ وز شما یک تن نہ شد اسرار جو۔ ہم ہزار بار کہہ چکے کہ تعزیہ بنانا اور مرثیہ پڑہنا موجب گریہ و بکا اور مورث سامان عزا ہے رونا رولانا طریقہ انیقہ حضرت رسولخدا و علی مرتضے ہے مرثیہ نین اہلبیت کے مصائب یزید یونکے معائب حضرت امام کے صبر و شجاعت کا بیان ہے امر واقعی کے ذکر مین نہ ذلت ہے نہ کسر شان ہے حضرات انبیا بلکہ خود جناب خاتم الانبیا کے مصائب حضرت مریم کے نوائب حضرت سارہ کی نسبت حضرت ابراہیم کے مقالات حضرت یوسف و زلیخا کے حالات سب علاوہ دیگر کتب قرآن مین موجود ہین پس جو لوگ ماضی علیہم کے بیانکو اون بزرگوار و نکی ذلت اور ہتک ناموس سمجہین وہ منکر قرآن بلکہ خدای رحمن پر طعن کرنیوالے اور مردود ہین

قال کوئی جہان مین اپنے بزرگ اور دوست کی فتح اور بہتری دہوم دہام سے بیان کرتا ہے یا شکست اور رسوائی تاشے اور ڈہول سے سر بازار بی بیون کے نام لے لے ہنود اور مسلمان کے سامنے زبان پر لاتا ہے اور اسطرح ایکبار کہنے مین شرماتے ہین پر برسون گذرے تمہین شرم نہین آتی بڑے بے شرم ہو تف ایسی بیحیائی پہ سچ ہے ایسے ہی لوگ یزید کے بہائی ہین۔

اقول ہم کہانتک سمجہائین کتنی نظیرین لائین کہ انبیا اولیا صحابہ تابعین سبکے حالات

jabirabbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

واقعی اور جو شدائد و مصائب کہ اونپر گذرے ہین اکثر قرآن مجید مین مذکور
اور بتفصیل کتب سیر و تواریخ مین مسطور ہین اور سلف سے خلف تک
کوئی مسلمان دیندار اون واقعات کے لکھنے اور بیان کرنیمین اون بزرگوارون
کی ذلت اور رسوای نہین جانتا مگر آپکی اولٹی سمجھ مین یہی آگیا اور دلمین یہی
سماگیا اسکو خدا ہی نکالے تو نکالے واہ میان کتاب و سنت پر عمل کرنیوالی
ذرا قرآن مجید کو ہاتھہ مین لیجیئے پارہ دہم سورہ برات مین یہ آیہ کریمہ ملاخطہ کیجئے
ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً وضاقت علیکم
الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین ت اور روز حنین جب تعجب مین
لائے تمکو کثرت تمہاری پس کفایت نکی اوس کثرت نے تمسے کسی چیز کی اور تنگ
ہوگئی تمپر زمین باوجود وسعت کے پس پلٹ پڑے تم پشت پہیرنے والی ہو
یہہ خطاب حقتعالے نے مجاہدین مومنین سے کیا ہے جو بموجب کریمہ والذین
آمنوا اشد حبا للہ بڑے ہی خدا کے دوست تھے اور خدای تعالی نے اون بیچارون پر
جو سختی اور مصیبت پڑی تہی اوسکا بیان کیا پس یہہ اک امر واقعی جیسا گذرا تہا
اوسکا بیان تہا دوست کی ذلت اور رسوای کا بیان نہ تہا اسلیئے کہ بمفاد آیہ
شریفہ ان العزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین خدا نے اونکو عزت دی تہی اور
وہ مومنون کو عزت دیکر ذلت نہین دیتا مگر آپ کا ہیکو مانیئے گا خدا سے یہی
ضد کی ٹہانیئے گا کہ کوئی جہان مین اپنے دوست کی فتح اور بہتری دہوم دہام
سے بیان کرتا ہے یا شکست اور رسوای اور بےبسیون کے کوئی نام لیتا ہے
اور احصنت فرجہا کہتا ہے خصوصاً قرآن مین جسکو جملہ مسلمان ہر وقت پڑہتے
ہین اور قیامت تک پڑہین گے اور ذکر کرینگے بڑے شرم کی بات ہے بہر
اسکا جواب خدا ہی آپکو دیگا۔

jabir.abbas@yahoo.com

قال خدا ہی جانتا ہے کہ ہندؤنکو سُنا ہے کہتے ہین کیا امام مسلمانونکی ہی ریش کشی کرتے ہوئے
قول تمکو یزید پلید کی روح خبیث کی قسم کہ تم اپنے اس پیشوا کی رعایت وحمایت
مین کوئی دقیقہ امام مظلوم کی اہانت اور سعایت مین اوٹھا نہ رکھنا تم پہلے مقتولین
جنگ بدر کا بدلا یزید کی طرح امام شہید سے دل بھر کے لیلو جو گت بنانا ہو بنالو سب
دل کے بخارات نکالڈالو کہ اسکا جواب بروز محشر تمکو دیا جائیگا یزید پلید کی ساتہہ پورا
انتقام لیا جائیگا خدا جانتا ہے بعضے منصف اور حق پسند ہندو تم ایسے مسلمان سے
ہزار درجہ بہتر ہین ایسا کلمہ تو کوئی بہی نکہتا نہ کسی نے کہا ہے بلکہ برعکس اسکے ایک
بڑا لائق اور قابل ہندو دیکہو کیا کہہ رہا ہے سُنو بابو شاما چرن ایک نامی و
گرامی ہندو اپنے ناگور لکچر [illegible] کے صفحہ ۸ مین تم ایسے وہابیون ہر بابیون
امام کے دشمنون اونکی اہانت کرنیوالون اونکے شعائر کے مٹانیوالون کو سر تہذیب
سے یہہ نوٹ دیتے ہین بہائیو دیکہو یہہ ایک غریب مظلوم کی عزاداری ہے
ہمل وسوسون سے اوسکے مٹانے کی کوشش کرو اور اس ذریعہ سے جو بندگان
خدا کو اوس برگزیدہ خدا کے ساتہہ جوش و ولولہ ہوتا ہے اوسمین کمی ہونے ندو ورنہ
یہہ سمجہہ لو کہ یہہ بڑے مظلوم کا غم ہے اور یہہ بڑے صابر کی عزاداری ہے انتہی اب
باوجود ادعائے اسلام اپنی بے تہذیبی اور اوس ہندو کی تہذیب دیکہو اور شرماؤ
تمہین شرم نہین آتی بڑے بے شرم ہو تف ایسی بیحیائی پہر سچ ہے ایسے ہی
لوگ امام کے دشمن یزید کے بہائی ہوتے ہین۔

قال اگر تمہارے باپ بہائی کا کوئی ایک تابوت بنا کر تمام شہر مین نکالے اور اگے
آگے اوسکے مار اور گالی کہانے کو بیان کرے اور تمہاری عورتونکے نام لے تو تم پیٹ
مارنے کو موجود ہو اور شرم مین ڈوب مرو اور حضرت امام کا اپنے ہاتہہ سے یہہ حال
کرتے ہو کیا انصاف ہے جسمین اپنی ذلت ہو اوسمین امام کی تعریف بوجہو۔

jabir.abbas@yahoo.com

اقول ~ کار پاکان را قیاس از خود مگیر ۔ گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر چونکہ امام کی ذلت اور عداوت تو آپکی گھٹی مین پڑی ہے کسیطرح اونکی اہانت سے سیری نہین ہوتی دل نہین بہرتا مار گالی تک نوبت آئی اور ونکی حیلہ وبہانہ سے یہہ بہی کہہ سنائی آفرین خوب حق اسلام ادا کیا اجر رسالت قرار واقعی دیا ہان آپکے پیشوائے مرتاب عبدالوہاب نے معاذ اللہ اطلاق بت کا نسبت آن حضرت صلعم کیا قبر شریف آن حضرت کا صنم اکبر نام رکہا مولد خانہ نبی کو بتخانہ قرار دیا پہر آپ کیون چپ رہیئے امام کا مرتبہ تو پیغمبر سے کم ہے اونکو جو چاہیئے سو کہیئے مگر یہہ ساری بے اعتدالیان اس راہ سے ہین کہ آپ انبیا اولیا کے مراتب نہین جانتے یا جان بوجہکر منہ پہیرتے ہین اونکے معاملات وحالات مخلوقات کے معاملات وحالات پہ قیاس کرتے ہین یہہ بڑی بات ہے ~ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی ۔ بہلا علاوہ تابوت سکینہ کے یہہ تابوت حضرت موسی کا حال بہی آپنے قرآن مین پڑہا ہے کاش حضرت امام کے تابوت کا بہی آپنے اسی تابوت پر قیاس کیا ہوتا حضرت ابراہیم خلیل منشاء رب جلیل سے اپنے فرزند اسمعیل کے ذبح پر مامور ہوئے حضرت مریم پہ کیا کیا تہمتین کین جب خدا نے اونکی پاکدامنی بیان کی تو مجبور ہوئے اب اگر کوئی شخص اپنا لڑکا اپنے ہاتہ سے ذبح کرے یا کوئی عورت ناکتخدا حاملہ ہو کر مریم ثانیہ ہونے پر مرے تو اہل فہم ایسون کو برا جانینگے یا مثل خلیل الرحمن و مریم بنت عمران انکے قول وفعل بہی سچ مانینگے یہہ تو شاید آپ بہی نکہین کہ ایسے مرد وعورت بہی حضرت خلیل اور حضرت مریم کے برابر ہین پہر کیون انبیا اولیا اہلبیت کے حالات کو اور لوگون کے حالات پر قیاس آپ کرتے ہین اب بہی توبہ کیجیئے اور حفظ مراتب کا خیال رکہیئے ۔

قال اور ہم تمسے پوچہتے ہین کہ یہہ تعزیئین اور نعش بناکر اور کوچہ وبازار مین لیجا کر

jabir.abbas@yahoo.com

کسکو دکہلاتے اور سناتے ہو۔

اقول ہم تسے کہتے ہین کہ فقط واقعہ شہادت کے اعلان اور اظہار کیواسطے ہم یہہ سب اسور کرتے ہین تاکہ جہلا و عوام اور ناواقف اہل اسلام اس سانحہ سے بخوبی آگاہ ہین امام کی مصیبت پر روئین رولائین کسی دشمن امام کے دہوکا دینے یا ایسے رسالہ مہمل منع تعزیہ داری کے دیکہنے سُننے سے دشمن امام نہ بنجائین۔

قال اگر کسی سے فریاد کرتے ہو تو یزید یہی نہین ہے کہ ہم اسوقت اوس سے جاکر لڑین۔

اقول ہم سوائے خدا کے اور کس سے جاکر فریاد کرین گے جب روز قیامت دعوائے شہادت پیش ہوگا اوسوقت یزیدیونکے ساتھہ تمکو بہی ضرور یاد کرین گے کہ انکا رسالہ دوزخ کا قبالہ بہی ملاحظہ ہو جراحات تیغ وسنان کے ساتھہ جراحات لسان کا بہی سواخذہ ہو اور یزید کے ساتھہ آپ کیا لڑتے آپتو اونہین کے ساتھیونمین ہین جنکو حضرت نے فرمایا تہا کہ تم میرے فرزند کی نصرت نکروگے اسکے علاوہ آپکی شجاعت تو سکہون کے معرکہ سے ظاہر ہوچکی ہے واہ کیا کارنمایان کیا ایک پیر اور اونکد و وزیر تو مرواڈالے اور آپ سید ہاگہر کا راستہ لیا خیر لڑنا بہرا تو نجیہ بہی غنیمت تہا کہ تم عزائے امام شہید کی سعایت یزید پلید کی حمایت نکرتے اوس مردود کو اپنا مرشد نہ بناتے امام کی مصیبت پر روتے رولاتے اور جب یہہ کچہہ بہی نہین فقط باتین بنانا ہے تو ایسی مہمل باتون کو کون مانے گا اور کسنے مانا ہے۔

قال اور اگر ناواقفونکو سُناتے ہو سینکڑون برس سے فضیحت کرتے ہو کوئی ایسا ہنود اور مسلمان اب باقی نہین رہا کہ اسکو بنجاتا ہو کیا سال بہر مین یہہ سب نقشے محرم کے بہول جاتے ہین۔

اقول استمرار عزا ہر سال اس مصلحت سے ہے کہ جو لڑکے پیدا ہوتے جاتے ہین

اونکے واسطے بہی عزای امام کی نصیحت اور اونکے دلون مین یزید کی ایسی سخت مظالم
سے اوسکی فضیحت راسخ رہی۔

قال اور جو غم کے واسطے ہے تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ رونے اور غم کیلئے
عقل اور شرع کے روسے کوی چیز بنانی درست نہین۔

اقول یہہ مرحلہ بہی اوپر طے ہوچکا ہے کہ رونے اور غم کے واسطے عقل اور شرع
کے روسے اکثر چیز ونکا بنانا درست ہے پہر اب یہہ تکرار تحصیل حاصل اور بیکار ہے

قال دوسرے یہہ کہ اکیلے کیا خیال کرکے رویا نہین جاتا۔

اقول اب جاکر کہلے ہہی تو آپکا اصل مطلب ہے کہ اعلان شہادت ومصیبت امام
مظلوم نہو آپکے یزید پلید کے عیب چہپے رہین لوگ اوسکو برا نہ کہین سو یہہ ہونا نہین
ایسے وقایع عظیمہ کہین پوشیدہ رہتے ہین آپ لاکہہ چہپائین مگر علمای کرام تو پکارکر
کہتے ہین سر الشہادتین کی یہہ عبارت بچشم غور دیکہئے فقد بلغت نہایۃ الشہرۃ
فی الملاء الاعلی والاسفل والغیب والشہادۃ والجن والانس والناطق
والصامت اللہ اکبر امام کی مصیبت بہی عجب مصیبت ہے جسپر جن وانس ناطق
صامت سب روتے ہین پس اکیلے چہپکے چہپکے کس کسکو رولائیگا اور یہہ شہادت کی
شہرت جو تمام مخلوقات مین ہورہی ہے کہانتک چہپائیگا۔

قال اگر یون کہو کہ ہمارے دل سخت پتہر ہین ہمکو اسطرح رونا نہین آتا تو یہہ رونا
تمہارا کیا ہوا بڑی مشکل بات ہوئی۔

اقول ہمکو ہر حال مین رونا آتا ہے یہہ وہ غم ہے کہ بے روئے رہا نہین جاتا ہے
اون لوگون کے البتہ دل سخت پتہر ہین جنکو ایسے مظلوم کے غم مین بہی رونا نہین آتا
ہے ہنسی آتی ہے عین عاشورہ ہے کو عید کیجاتی ہے۔

قال کہ جب ایک امام بارہ بنا اور مرثیہ وکتاب اور تاشے وڈہول بہت سی روشنی

jabir.abbas@yahoo.com

اور اوسمین ایک ڈہانچہ ہی ہو تب کہین تمہین رونا آوے اور جو یہہ بشارت تمکو نملتی تو تم رو چکے۔

اقول یہہ ساز و سامان سب اوسی شہرت اور اعلان کیواسطے ہوتا ہے جسکا تشہیر تین سے ذکر ہو چکا مگر آپ اس شہرت و سامان سے گہبراتے ہین اسکے مٹانیمین کیا کیا باتین بناتے ہین یہہ تنگ ہی جملہ شرائع اسلام مین جاری ہو سکتی ہے کفار بہی آپکی طرح مسلمانون پر طعن کر سکتے ہین کہ یہہ نماز پڑہنا تمہارا کیا ہوا بڑی مشکل بات ہوئی کہ جب قطب نما صحیح ہو اور جہت قبلہ خوب فکر و غور سے معین کرکے اینٹ چونہ پتہر لکڑی معمار مزدوری وغیرہ جمع کیا جاوے اور مسجد بنائی جاوے اور اوسمین مصلے بچہین ایک موذن اذان کہے لوگ جمع ہون کوئی امام بنکر آگے کہڑا ہو تب نماز جماعت ادا ہو اور جو یہہ شہادتین تمکو نملے تو تم نماز پڑہ چکے پس اسکا جواب جو آپ دیجیئےگا وہی ہماری طرف سے بہی سمجہ لیجیئےگا۔

قال افسوس ہمکو تمہارا حال خیال کرنے سے رونا آتا ہے اور تم سنگدلون جہوٹون صرف اپنے دل کی چاؤ لگانے والون کو حضرت امام علیہ السلام کا خیال کرنے سے رونا نہین آتا۔

اقول افسوس تمکو ہمارا خیال کرنے سے رونا آتا ہے مگر امام علیہ السلام کی مصیبتون خیال کرکے رونا نہین آتا بہلا خدا کو حاضر و ناظر جانکر کہہ تو دو کہ کبہی مصائب امام خیال کرکے مجمع مین نہ سہی تنہائی مین تمکو رونا آیا ہے واللہ کبہی نہ آیا ہوگا دلیل اسپر خود فصل ثالث مین تمہارا کلام ہے کہ ماتم و مرثیہ دشمنون کے نصیب خدا دوستون کو خوش رکہے پس تم سنگدلون جہوٹون یزید کی فتح سنانیوالونکو حضرت امام علیہ السلام کی مصیبت مین خوشی ہوتی ہی رونا نہین آتا ہے۔

قال اور تعجب یہہ ہے کہ برسون سے روتے ہو آجتک اسقدر مشق نہین ہوئی

کر اکیلے بے ٹھاٹھہ جب چاہو رو لو۔

اقول انعقاد مجالس اور اجتماع مومنین سے علاوہ شہرت واقعہ شہادت ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے زینت عزای امام بلکہ رونق اسلام بڑھتی ہے جب ایک جمع غفیر اور مجمع کثیر ذکر مصائب سنکر روتا ہی اکیلے بے سامان رونے اور اس مجمع سامان سے رونے مین ویساہی فرق ہے جیسا فرادا نماز پڑھنے اور جماعت کے ساتھہ نماز پڑھنے مین فرق و تفاوت ہے اب آپہی انصاف سے کہئیے کہ جماعت سے نماز پڑھنے مین ثواب زیادہ ہے یا اکیلے پڑھنے مین۔

قال یہہ رونا کیا ڈفالیون کا گانا ہوا کہ بے ترہانے گاہی نہین سکتے مگر یہہ بہی تمسے ڈوفالیون کا گانا سہل ہے کہ ایک فقط رباناور کار ہے اور تمکو جب تیر ہی ڈہول اور تاشے اور مرثیہ اور کتاب اور تعزیہ ملے تب تم رونے کے قابل ٹہرو۔

اقول ہم برابر کہتے آتے ہین کہ ہم ہر طرح اپنے امام کے غم مین روسکتے ہین مگر یہہ سب سامان علاوہ زیادتی ثواب فقط تمہاری غرض مٹانے اور تم ایسے منکرون پر رعب شوکت اسلام اور زینت شعائر امام بجا لانے کو کرتے ہین کہ جیسے یہہ تمہارا ڈفالیون کا راگ گانا یہ مہمل رسالے کا ربانا بجانا موقوف ہو خلق خدا اس کار خیر مین مصروف ہو اور رونے گانے مین توکوی مناسبت نہین ناچنے گانے کا البتہ ساتہہ ہے پس آپ اپنے پیر میان احمد مقتول کا مقتل گایئے اور گت سے اپنے مریدون کو نچایئے اور جی چاہے تو بڑے ڈہول اور تالی بہی بجایئے

قال بلکہ اسمین بہی شبہہ ہے کہ ہر مرثیہ پڑہنے والے سے رونا اور رقت حاصل نہین ہوتی جب کوی بند سوز اور نئے مضمون کا مرثیہ اور میر علی سا پڑہنے والا ہو تب کہین تمہارے آنسو نکلین تو نکلین۔

اقول عبادات کی تکمیل اور ثواب کی تحصیل مین حضور قلب جزو اعظم ہے پہر جب

مجلس عزا مین سامعین کو حضور قلب حاصل ہوتا ہے اگر ایک بچہ بہی ذکر مصائب کرے تو ہر شخص بے اختیار روتا ہے اسمین نئے مضمون کے مرثیے اور میر علی صاحب سے پڑہنے والے کی کچہہ حاجت نہین ہان چونکہ آپ اس ساز وسامان سے روتے رولاتے جلتے ہین لہذا آپکے جلانے کو اگر کوئی بند سوز اور نئے مضمون کا مرثیہ پڑہا جاے تو کچہہ مضائقہ نہین۔

قال لوگ تو بہت روتے ہین مگر اس ٹہاٹہہ سے کوئی نہین رویا۔

اقول اگر اس ٹہاٹہہ سے نہ روتے تو آپ جلتے کیونکر۔

قال بہلا بتلاؤ تم بے مرثیہ اور تعزیہ کے روسکتے ہو یا نہین اگر روسکتے ہو تو اسی طرح خیال کر کے رولیا کرو یہہ سب بکہیڑا محرم کا دور کرو کچہہ حاجت نہین۔

اقول ہم تو بتلا چکے کہ ہم ہر طرح روسکتے ہین مگر اس ساز وسامان سے رونے کو اپنے لیئے زیادہ ثواب اور تمہارے لیئے زیادہ عذاب جانتے ہین پس یہہ محرم کا بکہیڑا ایسا ہی بکہیڑا ہے جسنے تمہارے دلی فساد وعناد کو جڑ سے اوکہیڑا ہے اب تم بتاؤ کہ تم بغیر جماعت اکیلے نماز پڑہ سکتے ہو یا نہین اگر پڑہ سکتے ہو تو اکیلے پڑہ لیا کرو یہہ سب بکہیڑا لوگون کے انتظار اور جماعت کے استقرار کا جانے دو اگر یہہ کہو کہ جماعت مین اکیلے پڑہنے سے زیادہ ثواب ہے تو بعینہ یہی ہمارا بہی جواب ہے۔

قال اور منصفے سے بولو کہ ایسے مقام مین قرآن کا پڑہنا بہت ثواب ہے کہتا ہے یا مرثیئے کا گانا۔

اقول اب ربانہ بچ چکا گانا ہوتا ہے منع ذکر مصائب امام کے واسطے ایک اور نیا بہانہ ہوتا ہے سواب ڈونگی نہ لیجئے یہہ اُچ بچ ہی جانے دیجیئے قرآن پڑہنے مین بہی ثواب ہے اور ذکر مصائب امام مین بہی نظم مین ہو یا نثر مین اجر بیحساب ہے وہ کون مومن ہے جو ان دونون کار ثواب کا جازم اور اونکو کریگا

عازم نہین مگر جو آپکا مطلب اس دہوکا دینے سے ہے وہ ہوگا اسلیئے کہ ایکا ثواب کرنے سے دوسریکا ترک لازم نہین بلکہ اگر مجلس عزا مین قرآن و مصائب دونون پڑہین تو نور علی نور ہے کہ قرآن واہل بیت کا ساتھہ حدیث ثقلین مین مذکور ہے کچھہ آپکی سمجھہ مین آتا ہے یہی وجہ ہے کہ تعزیہ شریف کے ساتھہ قرآن شریف بہی رکہا جاتا ہے۔

قال اگر کہوگے کہ مرثیہ گانا تو ایمان مین خلل ہے اگر قرآن کا پڑہنا کہو تو مرثیہ کے عوض قرآن ہی پڑہا کرو کہ تمکو اور حضرت امام کو ثواب ملے۔

اقول گانے بجانے مین تو آپ ہی کا جی لگتا ہے اور ایمان مین اونہین لوگونکے خلل ہے جو فقط قرآن کو لیتے ہین اہلبیت کو چھوڑ دیتے ہین حضرت پیمبر نے تو قرآن اور عترت کا تا قیام قیامت ساتھہ بتایا دونونکے نسبت لن یفترقا فرمایا یعنے نافرمان برادرون نے اہلبیت کی عداوت مین دونون مین افتراق نقشہ جمایا کہ روز محشر اس نافرمانی پیمبر کا عذاب ملے اب بہی توبہ کرو اور قرآن اور مرثیہ دونون پڑہو کہ تمکو اور حضرت امام کو ثواب ملے۔

قال اگر کہو قرآن سے رونا نہین آتا تو ابوجہل ہو۔

اقول قرآن سے بہی رونا اونہین کو آتا ہے جنکے دل نرم ہین اور خوف خدا سے اطاعت خدا و رسول اور اولوالامر مین سرگرم ہین اور جنکے دل سخت پتہر ہین اونکو نہ قرآن سے رونا آتا ہے نہ مصیبت امام کے بیان سے اور ابوجہل کے کہنے کا ہم برا نہین مانتے بلکہ صدر رسالہ مین جو ہم کہہ آئے ہین اوسکی رعایت لازم جانتے

قال قرآن مین تو ایسی مصیبتین بیان کی ہین کہ جس سے پہاڑ رودین تمام پیغمبر اور ولی اور امام قرآن کو پڑہ پڑہ کر روتے روتے آئے ہین۔

اقول قرآن مین یہہ کسکی مصیبتین بیان کی ہین کہ جنسے پہاڑ روئین نبی اولیا

jabir.abbas@yahoo.com

شہید کربلا کی مصیبتین ہین چنانچہ آیہ کریمہ وما بکت علیہم السماء و الارض کی تفسیر مین بعض مفسرین نے لکہا ہے کہ حضرت امام کی مصیبت پر آسمان رویا اور اسکا سرخ ہونا اوسکا رونا ہے یجیئے یہان تو خود آپنے اپنے مونہہ سے قرآن کو مرثیہ کہدیا پس اب اپنے مونہہ سے آپ قائل ہوجیئے ضد کی نہ لیجئے جیسے قرآن پڑہتے ہین ویسے مرثیہ پڑہا کیجئے کہ سلف سے اس مصیبت عظیم کے ذکر ہوتے آئے ہین آپ خود کہتے ہین کہ تمام پیغمبر اور ولی اور اہل قرآن پڑہ پڑہکر روتے آئے ہین۔

قال تعزیہ بناکر اور مرثیہ گاکر کوئی نہین رویا آدم سے ہمارے پیغمبر تک یہہ ایجاد رونے مین کسی نے نہین کی تمکو رونیکی تدبیرین خوب سوجہین۔

اقول مرثیہ تو آدم سے لیکر ہمارے پیغمبر تک سب نے پڑہا پڑہایا ہان چونکہ اصل معاملہ اونکے پیش نظر تہا کچھہ تعزیہ بنانیکی اونکو حاجت نہ تہی بدین وجہ نہین بنایا اور جیسے تمنے کہیل تماشا ہونے مین ایجاد کی ویسی ہمنے رونے مین کی مگر تمہاری ایجاد وہ خطا ہے جو معاف نہین اور ہماری ایجاد وہ صواب ہے جو شرع کے خلاف نہین۔

قال اور جو کہو معنی ہم نہین جانتے تو ترجمہ قرآن شریف کا تہوڑے دنون مین آجاتا ہے مرثیہ اور تعزیہ کے عوض کیون نہین پڑہتے کہ جس سے دین و دنیا کا کام بنجائے اور رونا ہنسنا سب کچھہ آئے۔

اقول قرآن شریف مین تو بقول آپکے ایسی مصیبتین بیان کی ہین کہ جس سے پہاڑ روئین پس پہاڑ سے زیادہ سخت پتہر کونسے دل ہین جنکو رونیکی جگہہ ہنسنا آوے پس معلوم ہوا یہہ آپکا ترجمہ خلاف قرآن ہے اسمین رونے کا نہین بلکہ ہنسی کا بیان ہے پس ایسا ترجمہ آپ ہی پڑہیئے ہمکو حضرات اہلبیت

کے طفیل سے جو تحقیق قرآن مین بہت صحیح معنے معلوم ہین کچہہ آپکی اس ہتھکنڈے سے ترجمہ کی حاجت نہین جس سے قرآن کے ساتہہ مرثیہ اور تعزیہ کا ہونا شاق اور قرآن واہل بیت مین افتراق ہو۔

قال اور اوسکو حضرت امام علیہ السلام بہی ہمیشہ پڑہتے رہتے ہین۔

اقول ہم نہین جانتے کہ اوسکو کی ضمیر آپنے کدہر پہیری اگر مرجع اسکا قرآن مجید ہے وہ تو پہلے ہی آپ کہہ چکے کہ تمام پیغمبر اور ولی اور امام قرآنکو پڑہ پڑہکر روتے آئے ہین اور اگر مراد آپکا ترجمہ ہے تو کیا آپکے زعم ناقص مین معاذاللہ امام بہی معنے قرآن نجانتے تہے جو ترجمہ کی ضرورت ہوئی یہہ تو کہلی کہلی قرآن واہل بیت مین افتراق کی صورت ہوئی۔

قال اور اگر کسیکو اس مقدمہ مین شبہہ گذرتا ہو کہ مرثیہ تو درست ہے دیکہو حضرت بی بی فاطمہ نے اپنے باپ کے غم مین کئی بیتین کہی تہین اور حضرت امام کے غم مین بہی جن وغیرہ سے روایت ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ تمہاری اور اونکے درمیان اس بات مین اتنا فرق ہے جسقدر رونے اور ہنسنے مین اسکی اتنی حقیقت ہے اپنی تنہائی کے بیان اور میت کے اوصاف مین دو ایک شعر بے اختیاری سے بلاقید کبہی موںہہ سے نکل گئے۔

اقول آپکا جواب بالکل پوچ اور ناصواب ہے جناب سیدہ علیہا السلام نے دو ایک شعر نہین کہے اور نہ معاذاللہ بے اختیاریسی بلاقید اونکے موںہہ سے نکل گئے بہت سے مرثیئے آپکے جو اپنے پدر بزرگوار کے غم مین کہے اور ریثہری ہین وہ کتب فریقین مین موجود ہین۔ علے ہذا ہواتف اور جنون کے مرثیئے جو امام کے غم مین ہین بتواتر سر الشہادتین وغیرہ مین وارد ہین جنکی تفصیل اوپر لکہہ چکے ہین کچہہ اعادہ کی ضرورت نہین اور ہنسنا تو آپکی عادت ہی خصوصًا

Powered by: Rana Jabir Abbas

امام کے غم مین ہنسنا تو آپکی سعادت اور عبادت ہے مگر یہہ سمجہہ لو کہ جو ہنسنا وہ پچہتائیگا کہ بروز قیامت یہہ ہنسنا بہت رولائیگا ؎ نخندم بر اندوہ کس بر قرار + کہ از برق من ورمن افتد شرار۔

قال کچہہ اونکے گہر مرثیونکی بیاضین نہ تہین۔

اقول مرثیہ کی بیاضین کیونکر ہوتین کہ اوس زمانہ مین کتاب کا دستور بہت کم تہا فقط حفظ پر دار مدار رہتا تہا اور یہی وجہہ ہے کہ جب جنگ یمامہ مین بہت سے قراء وحفاظ قرآن شہید ہوگئے اور قرآن مکتوبی نتہا تو خوف ہوا کہ مبادا کلام الہی ضائع ہوجائے پس حضرت خلیفہ اول کو اسکا خیال آیا اور زید ابن ثابت سے جمع کروایا کہ شاید آگے چلکر آپکی طرح کوئی ناسفید ایسا نہ کہے کہ کچہہ اونکے گہر قرآن لکہے ہوئے نہ تہے

قال اور نہ اسکے واسطے تال دسر او گٹکری اور سارنگی اور تاریخ اور دن جوابی وسوالی مقرر تہے۔

اقول ظاہرا آپکو ہندوون اور گویونکی صحبت زیادہ رہی ہے اوسی صحبت کا یہہ یہہ اثر ہے کہ کلام کرتے کرتے یا تو ہندوونکی طریقہ پر آجاتے ہین یا گویون کے ساتہہ گلا ملاتے ہین خیر یہہ تو آپکی عادت ہے اور ترک عادت دشوار ہی اب تاریخ اور دن مین کیا خرخشا رہے مرثیہ پڑہنے کے واسطے تو کوئی تاریخ اور دن خاص نہین شاید یہہ ایام عشرہ اور روز عاشورہ پر اعتراض ہے بہرکیف تاریخ اور دن کی تعئین ہی شرعی ہے پہر اس سے بیکار اغماض ہے دیکہو حج کے واسطے تاریخ اور احرام اور ہدی اور قربانی اور رمی جمرات اور سعی وغیرہ کے واسطے اوقات منصوص نماز یومیہ کے لئے پانچ وقت صوم واجب کے لئے مہینہ رمضان شب قدر کے لئے لیالی ثلثہ بطریق دوران مخصوص ہین ایسے اور بہی اختصاص ہین جیسے ہفتہ مین برائے شرف و بزرگی جمعہ مہینوں مین شہرہاے حرام خاص ہین اسپر اجماع اہل اسلام ہے

jabir.abbas@yahoo.com

پہر امام عاشورہ میں ناحق کلام ہے۔

قال نہ اسمیں حلقہ باندہ کر بازار اور مکان میں پڑہنا تہا نہ اسمیں ذلت و شکست مع دیگر بیان ہے اور نہ کپڑے کی نعش اور تخت بنا کر اوسکے آگے پڑہتے تہے اور نہ اوپر سے ڈہول اور تاشے بجتے تہے علی ہذا القیاس۔

اقول ذلت اور شکست اور تخت و تابوت ایک نہ دو بلکہ متواتر جوابات ہو چکے تاشے ڈہول کا مضمون ہی بے ڈول ہو گیا مگر حضرت بی بی زنان بنی ہاشم کے ساتہہ حلقہ باندہکر مزار شریف پر ضرور جاتی تہیں اور مرثیہ پڑہکر روتی اور رولاتی تہیں۔

قال مرثیہ اسکو کہتے ہیں جسمیں میت کے اوصاف ہوں اور تم جو گاتے ہو اوسمیں میت کی رسوائی اور شکست سُر اور تال سے نکلتی ہے۔

اقول تال و سر تو آپکا موقوف ہنوز ہوگا اس سے تو مجبوری ہے مگر ہمارے مرثیے تو ایسے ہی جنمیں حضرت امام کے صبر و شجاعت اونکی اور اہل بیت کرام کی مصیبت اور واقعات شہادت یزیدیوں کی ظلم و شقاوت کا بیان ہے اسمیں نہ ان حضرات کی معاذ اللہ ذلت نہ کسر شان ہے اگر ذکر واقعات موجب ذلت و اہانت ہوتا تو علمائے کرام اور مورخین اسلام کبہی اس ذکر کے نزدیک نجاتے خصوصاً شاہ عبد العزیز صاحب ہرگز سر الشہادتین میں یہہ فقرات مصیبت خیز درد انگیز تحریر نفرماتے ثم دخلوا علی الحرم واسروا اثنا عشر غلاما من بنی ہاشم ومن کان من الکساء وامر ابن سعد وشمر نفرا فرکبوا خیولا فوطئوا جسد الحسین وارسلوا راس المکرم تدبیرہ فی سالک الکوفہ ثم ارسلہ مع رؤس سائر الشہداء وسبایا اہل البیت الی یزید ابن معاویہ مع شمر ابن ذی الجوشن وکان بدمشق انتہی یعنے بعد شہادت وہ اشقیا اہل حرم پر داخل ہوئی اور بنی ہاشم سے بارہ لڑکوں کو عورتوں کو اسیر کیا اور ابن سعد اور شمر نے چند نفر اشقیا کو حکم دیا کہ وہ

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

گہوڑون پر سوار ہوئے اور جسد مبارک امام حسین مظلوم کو روندڈالا اور سر کریم کو روانہ کیا اور سر کریم کو روانہ کیا کہ وہ کوفہ کی گلیون مین پہرایا گیا پہر اوس سر مطہر کو مع سرہاے دیگر شہدا و اسیران اہلبیت بہمراہی شمر یزید کے پاس بہیجا اور وہ دمشق مین انتہی پس معلوم ہوا کہ ذکر ماجراے واقعی ہرگز ذلت نہین ہے اور جو اسکو ذلت سمجہے اوسنے علاوہ حضرات امام و اہلبیت کرام علماے اسلام کی بہی ذلت و اہانت کی نعوذ باللہ منہ۔

قال غرض جو تمہارے مرثیے ہین انکا نام ہجو ملیح ہے لغت کے موافق انکو مرثیہ نہین کہتے

اقول ہمارے مرثیے تو لغت کے موافق امام کی مصیبت اور بیان واقعات مین ہین کوی احمق ہی انکو ہجو ملیح نہین کہے گا ہان تمہارے رسالہ کا نام البتہ ہجو ملیح نہین بلکہ ہجو صریح ہے۔

قال جسطرح تمہارا کام غلط اسیطرح تمہارا نام بہی غلط۔

اقول ہمارا کام بعد اداے فرائض و سنن اسلام حضرت پیغمبر اور آل پیغمبر سے تولا اور ہمارا نام مومن تابع ثقلین حسب ارشاد رسول خدا ہے پس جو ہمارا کام اور ہمارے نام کو غلط کہے وہ خود غلط ہے۔

قال اور ایک غلط در غلط تمکو یہہ ہے کہ جسکو تم تعزیہ کہتے ہو اوسکے کیا معنی تعزیہ لغت مین مصیبت دیدہ کو صبر اور دلاسا دینے کو کہتے ہین اور عزا کے معنی صبر کے ہین۔

اقول لا مناقشۃ فی الاصطلاح اسکے علاوہ چونکہ ہم شوق زیارت قبر شریف امام مظلوم مین بیچین اور بیقرار رہتے ہین اور بوجہ اکثر علائق و موانع نہین جاسکتے لہذا نقل قبر شریف بناتے ہین کہ ہمکو مصیبت اور قلق جدای روضہ مقدسہ مین صبر و دلاسا دیتا ہے اور رونے اور رولانیکا بہی معین ہے کہ گریہ و بکا منافی صبر و رضا ہرگز نہین اسیطرح منقولات شرعیہ و عرفیہ بہت ہین مثلاً صلوۃ کے معنی لغت مین مطلق دعا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

کے ہین اب ارکان مخصوصہ نماز کو صلوۃ کہتے ہین پہر کیا یہہ غلط ہے مگر چونکہ آپ علم فصاحت و بلاغت سے بالکل اجنبی ہین حتی کہ اصطلاحات منطق بہی نہین جانتے اسوجہ سے آپ ہی کا گمان غلط اور بلاکی بدعت مردود ہے پس زیادہ قابلیت بگہارنا بے سود ہے۔

قال بہلا سمجہو کہ اس تعزیہ مین صبر اور دلاسا دینے کا کہین نام اور نشان بہی ہے

اقول ہان تعزیہ مین صبر اور دلاسا دینے کا نام و نشان ہے جیسا کہ ہمنے بتلا دیا اور آپ اپنی کج فہمی سے نہ سمجہے تہے سو ہمنے سمجہا دیا۔

قال اور کوی کسی سید کے گہر آکر کبہی صبر اور دلاسا نہین فرماتا بلکہ کمبخت مسائل بیچارے سیدونکو نئے نئے مضمون کے مرثیئے سنا کر رولاتے پٹاتے ہین۔

اقول آپ اپنے موںہہ پلیتے ہر گبہراتے ہین نہ کبہی محرم کی مجلسون مین شریک ہونا نصیب ہوا نہ کبہی روز عاشورہ سیدون کے حالات دیکہے کہ جہان روتے رولاتے ہین وہان آپسمین اعظم اللہ اجورنا واجورکم بمصابنا بالحسین علیہ السلام کہکر صبر و دلاسا بہی دیتے جاتے ہین اور نئے پرانے مرثیئے پڑہنا اور رونا رولانا تو خاص علامت سیادت ہے اور رونے اور غم کرنی پر سیدونکو طعنہ اور موںہہ چڑہانا کم بخت ناسیدونکی عادت ہے۔

قال اور ایسی جگہہ اگر کوی کہے ایصاحب چپ رہو اور صبر کرو تو پہر تعزیہ دار اپنی چہاتی چہوڑ اوسکی چہاتی پر گہونسی لگا دین۔

اقول امر بصبر و سکوت کرنا کسی کا اگر براہ محبت و تعلق ہے تو تعزیہ دار کبہی ایسا نہین کرتے محض افترا ہے اور اگر از راہ طعن و دق ہے تو یہی اوسکی سزا ہے۔

قال اب سچ کہو یہہ اولٹا نام کس اولٹے نے رکہا ہے اور ماتم کرنیکو تعزیہ لغت مین لکہا ہے

اقول نام ہرگز اولٹا نہین فقط آپکی سمجہہ اولٹی ہے غم و الم گریہ و ماتم صبر کے خلاف

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

نہین انبیا اولیا سب رو تے آئے ہین انکا بیان بخوبی اوپر ہو چکا ہے پس ماتم کرنے کو تعزیہ اوسی کتاب مین لکھا سمجھو جسمین ارکان مخصوصہ کو صلواۃ لکھا ہے۔

قال کیا قدرت خدا کی ہے جسکا سر لیپے نام غلط اوسکے اور کام کا کیا ذکر یہہ وہ مثل ہوئی خود غلط املا غلط انشا غلط۔

اقول کیا قدرت خدا کی ہے جسکی غلطی کا اس شد و مد سے دعوی کیا وہ دعوی تا سر سے غلط اور اوسپر جو اور وہمیات بڑھائے وہ غلط در غلط اردو مین رسالہ لکھا اوسپر بھی اکثر فقرات مہمل اور غلط سے الغرض نقشے ہمہ کیا کیا غلط + خود غلط املا غلط انشا غلط۔

قال مثلاً اگر کسی کا باپ کچھہ مصیبت مین مر گیا ہو اور کوئی اوسکی اولاد اور دوست سے یہہ کہے کہ بیٹھے کیا کرتے ہو باپ تمہارا ایسی خرابی اور آفت سے مارا گیا کہ کسی پر ایسا ظلم نہین ہوا اوسکے مرتے تمہاری بہن کو ننگے پانون ننگے سر گلے مین طوق ڈالکر پیادے گھسیٹتے کچہری مین لیگئے اور تمہاری مان کی چادر سر سے اوتاری تمکو لازم ہے کہ ہمسے یہہ حال بار بار سُنو اور خوب رو رو بیٹو غرض سمجھو تو کہ کون اسکو تعزیہ کہے گا اگر کسی ادنی کا حال اوسکے قریب کے سامنے اس وضع سے کہو تو وہ بُرا مانے بلکہ مونہہ پر مارے چہ جائے بڑے آدمی کا حال سر بازار ڈھول اور تاشے سے نقل کرو

اقول اب آپ پہر حد سے گذرنے لگے اور پہر وہی خبط ہوا کہ انبیا اولیا کے حالات کو اپنے حال پر قیاس کرنے لگے ہم کتاب و سنت اور کلام علمائے امت سے تو آپکو سمجھا چکے اب خود آپ ہی کے کلام سے سمجھاتے ہین دیکھین آپ پہر وہی ضد کرتے ہین یا قائل ہوکر شرماتے ہین اپنے رسالہ کی تیسری فصل مین آپکو کچھہ یہہ کہنا یاد نرہا علے الغفلۃ وہان اسطرح کہا کہ حضرت سارا کو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی تہین بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا) اب برای خدا جواب دیجئے کہ آپکے نزدیک اس بیان سے

Powered by: Rana Jabir Abbas

حضرت ابراہیم کی ذلت اور ہتک حرمت ہوئی یا نہین ہوئی اگر ہوئی تو پھر خود فضیحت بدیگران نصیحت کیسی کیا خدا کی قدرت ہے کہ جس کنوین مین زبردستی ہمکو ڈھکیلتے تھے اوسین اوندھے موںہہ آپ ہی گرے اور اگر نہین ہوئی تو اپنے تئین بیان مذکور مین ہتک حرمت حضرت سارا و حضرت خلیل سے بری سمجھہ لینا اور ہمکو اوسی بیان واقعی مین ذلت و ہتک حرمت امام نبیل و اہلبیت جلیل کا الزام دینا کیا معنے اس سے تو صاف ظاہر ہو گیا کہ دلی مقصد آپکا یہہ ہے کہ خاص حضرت امام اور اہلبیت کرام پر جو مصائب اشقیاے امت کے ظلم سے گذرے مین وہ ذکر نہ کیے جائین اور لوگ مظالم یزید اور تابعین یزید نہ سنین و سنائین کہ اسمین آپکے دوست دلی یزید کی نہ فقط بلکہ بڑی ذلت ہے بہر کیف اب تو یہہ آپکی تقریر آپ ہی کے گلوگیر ہوئی کہ اگر کسی ادنی کا حال کسی قریب و عزیز کے سامنے اس وضع سے کہو کہ بیچارے فلان شخص کا حال تحقیق یہہ سننے مین آیا کہ اوسکی بی بی کو جسکا یہہ نام ہے بادشاہ کے پیادے کچہری مین پکڑ لیگئے تو وہ برا مانے بلکہ موںہہ پر مارے اور تم حضرت خلیل سے پیغمبر جلیل اور اونکی بی بی کے نسبت ایسا کلمہ سبکے سامنے زبان پر لاتے ہو اور اونکا نام بھی مجمع عام مین لیتے جاتے ہو پس اگر کوئی دوسرا تمکو نہ مارے تو تمکو لازم ہے کہ تم خود اپنے موںہہ پر طمانچہ لگاؤ اور اس فضول بکنے سے باز آؤ۔

قال اللہ اکبر یہہ ہمارا جگرا اور صبر ہے کہ ہمارے باپ دادا کو کیا کچھ یزید لوگ اور بعضے ناخلف ہمارے روبرو و در پردہ فضیحت کرتے ہین اور ہم اپنے سلف صالح کیطرح صبر اور سکوت اختیار کرتے ہین۔

اقول آپکا جگر تو ہندہ جگر خوار کے لخت جگر سے بھی بڑھکر قساوت اور حضرات ائمہ اثنا عشر سے کہلی کہلی عداوت رکھتا ہے اسی رسالہ منحوسہ مین آپنے کونسی

jabir.abbas@yahoo.com

اہانت ان بزرگونکی اوشہار کہی بلاتشبیہ فعل کفر کفر نہین وہ بم مہادیو اور دم مدار
کے ساتھہ نعرہ یاحسین کرنا اور وہ ہر ہر کے ساتھہ علی علی کا دم بہرنا جو قبلہ آپکے
آپنے کہا ہے سب ہمکو یاد ہے اور یہہ سخت کلمہ کہ کیا امام مسلمانون کے یہی ہین
جنکی یہہ گت ہوئی مثل نشتر ہمارے دلمین کھٹک رہا ہے اللہ اکبر یہہ ہمارا دل و
جگر ہے کہ ہمارے اجداد امجاد کو کیا کچہہ یزید لوگ اور بعض ناخلف ہماری رو برو
در پردہ نہین بلکہ بلا حیا و حجاب بتحریر رسالہ و کتاب فضیحت کرتے ہین اور
ہر جگہہ اونکی ذلت و شکست اور رسوای کا اظہار کرتے جاتے ہین اور ہم اپنے
سلف صالح کیطرح صبر و تحمل سے کام لیتے اور اوسکا جواب بمفاد کریمہ قولا
لینا بہت ضبط اور نرمی سے دیتے ہین۔

قال حضرت حسن اور حسین کے وقت مین ایک یزید تہا اب اولاد حسن حسین کے
وقت مین سینکڑون یزید ہوے خیر بہر حال صبر و برداشت کیا چاہیے۔ ان
اللہ مع الصابرین۔

اقول حضرت حسن کے وقت مین تو آپکا یزید محض بیچارہ تہا مگر اپنا جوڑ
بہائیکو آپنے حضرت حسن کا ذکر کیا ہان حضرت امام حسین کے وقت مین البتہ
ایک یزید تہا اب سینکڑون یزید تو تہی ہی تعجب یہہ ہے کہ بعض ناخلف اولاد
حسن کہلا کر حضرت امام حسین کی نسبت خود یزید ہو گئے یزیدیون نے آپکو
تیغ و سنان سے شہید کیا ناخلف اولاد نے طعنہاے زبان سے زخمی کرنیمین یزیدیونکا
ساتھہ دیا اور سپر طرہ یہہ کہ باپ دادا کی یا انکی شرم نہین آتی یزید کی غلامی کرکے
جہوٹی سیادت پر مباہات کی جاتی ہے پس اگر وہ سلف صالح ہین تو آپ
ناخلف ظالم ہو کر مصداق انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح ہین

قال عجب حیرت ہے کہ خدا و رسول کے فرض اور سنت جسمین نہ ہنگ لگے نہ پہٹکری

jabirabbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

نہ کمنگر بلانی پڑے نہ بانس ابرک منگانے نہ تاشے ڈہول بجانے نہ دہوم دہام
مچانے نہ لیئی کی حاجت نہ کاغذ کی ضرورت سو سینکڑون بار لوگون سے قضا
ہوتی ہین اور جسمین یہہ کچہہ جال اور جنجال چاہیئے اوسکو ایک سال قضا نہین کرتے

اقول عجب حیرت ہے کہ جب اصل اباحت تعزیہ سازی اور اوسکا منجملہ شعائر
امام ہونا بکرّات ومرّات ثابت ہوچکا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تعظیم شعائر ہر حال مین
لازم ہے پتہر اور قرطاس و بانس وغیرہ بعد شعائر ہونے کے ہرگز مانع تعظیم نہین
تو اس تمہید لاطائل سے کیا حاصل لیکن چونکہ آپکو خاص تعزیہ وغیرہ شعائر امام
علیہ السلام سے عداوت ہے برین وجہ بے سمجہے بوجہے فقط شعائر امام کے
مٹانیکے واسطے بےتکی باتین کرتے ہین کہ جس سے کفار بہی گنجائش کلام کی
پاوین آپکے بدولت وہ بہی شرائع اسلام پر یہ بیہودہ الزام لگاوین کہ ہماری
بتونکی پوجا مین نہ ہرّا لگے نہ پہٹکری سنکہہ پہونکنے مین نہ سر نکلے نہ گنگری جہبتوجی
برہمن کے استہان پر جاکر دو چار پتہر چڑہاکر ڈنڈوت کرلیا عہدہ برائی ہے مگر
مسلمانون نے اپنے خدا و رسول کے فرض و سنت ادا کرنے مین بڑی آفت
پیچہے لگائی ہے کہ ہر سال حج کو مکہ مین جانا احرام کے واسطے سیئے کپڑے بکار
جامہ نادوختہ بہم پہونچانا کوہ صفا و مروہ کے درمیان مین دوڑنا کنکریان
پہینکنا پتہر کو چومنا ہدی کا ساتہہ لینا منی مین قربانی کرنا دیگر شرائط و آداب
حج بجالانا تب خدا خدا کرکے گہر آنا اور اگر ان مناسک مین کچہہ خلل آیا تو حج تشریف
لیگیا مال ضایع محنت برباد گناہ لازم ہوا اگر بنا بہلا چاہے تو سال پلٹے مکہ کا
عازم ہو پس جسمین یہہ کچہہ جال جنجال چاہیئے اوسکو ایک سال قضا نہین کرتے
دیکہیئے اگر آپکے نزدیک یہہ ہندوؤن کا گمان سچا ہے تو آپکا گمان بہی سچا ہے
حالانکہ شریعت اسلام کے رو سے تم دونون کا گمان فاسد اور جہوٹا ہے پرستش

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

اصلیہ و دیگر افعال و عقائد کفرۃ اللیام اور شریعت کے احکام و شعائر اسلام مین زمین و آسمان رات دن کا فرق ہے ہم اوپر بہی اسکو لکہہ چکے ہین پہر بیان مکرر یہی تنبیہ کرای المسلک ما کررتہ یتضوع۔

قال اور اللہ کے جتنے فرض ہین سب مقدور پر موقوف ہین زکوٰۃ تب دی جب مال ہو اور روزہ تب رکہے جب بیمار نہو لیکن ہر چند محتاج ہو یا قرضدار تعزیہ جو بناتا ہو تو ضرور ہے کہ بناوے سبحان اللہ امام کی روح اسسے کیا خوش ہو گی کہ ہماری دوستونکے نزدیک اللہ کے حکمون کی کچہہ قدر نہی اوسکو فرض و واجب پر حاشیہ چڑہایا ایسے مقام مین خدا کے غضب سے پناہ مانگنا چاہیئے اللھم احفظنا۔

اقول اللہ کے جتنے فرض ہین وہ حسب شرائط مندرجہ سب مسلمان ادا کرتے ہین اور بقدر امکان شعائر اسلام و ایمان کو بہی رونق دیتے ہین لیکن ناداری اور عدم میسر ہین جملہ تکالیف ساقط ہین پس جب بعض اوقات واجبات سے معافی ہے تو مستحبات کا کیا ذکر ہے لیکن آپکو عزاداری امام کی موقوفی مین بڑا اہتمام و فکر ہے حالانکہ بتفصیل معلوم ہو چکا کہ شعائر امام بعینہ شعائر خدای تعالی ہین اور خدا تعظیم شعائر کا حکم فرماتا ہے پس امام کے نزدیک شعائر خدا کے مثانیوالے ہی دشمن خدا و امام ہین پس ایسے دشمنون کو خدا کے غضب سے پناہ مانگنا چاہیئے۔

قال اور بڑے محب اور دوستدار امام کے اس زمانہ مین اپنے تئین وہی لوگ جانتے ہین کہ خلاف خدا اور رسول کے سارنگی نوازی اور رقاصی اور زناکاری اور مال مردم خوری وغیرہ افعال شنیعہ کر کے تعزیہ داری کرتے ہین۔

اقول اگر ایسے لوگ دعوای محبت امام علیہ السلام مین سچے ہین تو آپ ایسے ملا مخدوم دشمن امام سے ہزار درجے بہتر ہین ان افعال سے اونکی دلی محبت مین کچہہ نقصان نہین کیا آپکو قصہ عبد اللہ بن عامر کا بہول گیا جو حضرت پیغمبر کے صحابی

ہوکر شراب پیتے تھے جب بعض اصحاب نے اونکو زجر و توبیخ کی تو آنحضرت نے فرمایا کہ ابن عامر کو کچھ نکہو کہ وہ خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے پس ابن عامر کے حال پر ان لوگون کا حال بہی قیاس کر لیجیے کہ باوجود افعال شنیعہ وہ محبت امام پر مرتے امام کی تعزیہ داری کرتے ہین۔

قال اور یہہ عوام الناس بیجا کہانی اور تماشے اور فائدہ دنیوی کے لالچ انکے یہان جاکر شریک مجلس ہوتے ہین بلکہ ان فاسقونکو مومن اور مومنہ کا خطاب دیتے ہیں۔

اقول شریک مجلس ہونے مین فائدہ دنیوی کیا ہے فائدہ دینی البتہ ہوتا ہی اور بیجا کہانا کون کہاتا ہے ہمتو ایسے لوگون کو دیکھتے ہین کہ وہ نذر و نیاز مین بڑا اہتمام کرتے ہین بڑی احتیاط و طہارت بجالاتے ہین جیسے جسطرح ابن عامر نے صحابی کا خطاب پایا یہہ مومن مومنہ کا خطاب پاتے ہین۔

قال اور بعضے جو ظاہر مین اچہے بہلے آدمی اور بڑے کہلاتے ہین اور باطن مین فاسق اور نالائق وہ بہی اونکے یہان دوڑے جاتے ہین۔

اقول شرع شریف مین تو حکم ظاہر حال پر ہوتا ہے باطن جاننے کی تکلیف نہین دیگئی کہ باطن کا حال بجز عالم الغیب کے اور کوئی نہین جانتا کیا آپکو بہی علم غیب کا دعوی ہے جو کہتے ہین کہ باطن مین فاسق اور نالائق ہین یہہ تو سخت غیبت ہوئی توبہ کیجیے اور اونکے یہان دوڑے جانے کا الزام نہ دیجیے ایک روز حضرت امام حسن علیہ السلام کہین تشریف لیئے جاتے تہے راستہ مین چند مجذوم بیٹہے کہانا کہاتے تہے اونہون نے حضرت کو دیکھکر صلاح کہانے کی کی آپنے پہلے تو صوم کا عذر کیا پہر سوچے کہ ایسا نہو انکو یہہ خیال آوے کہ حضرت نے بسبب ہمارے مرض کے ہمسے اکراہ و انکار کیا پس فورًا اونسے ارشاد فرمایا کہ ہم چاہتے ہین کہ آپ لوگ شام کو ہمارے مہمان ہو جائین اور ہم اور تم باہم بیٹہہ کر کہانا کہائین وہ شام کو

حاضر در دولت اور امام کے ساتھہ کہانا کہا کر شکور نعمت ہوی اب سوچے کہ جن اچھی بہتے آدمیون کو آپ فاسق اور نالائق کہتے ہین وہ ایسے لائق و فائق ہین کہ اپنے امام کی تقلید اور پیروی مین ایسے لوگون کے حال اور افعال پر نظر نکرکے محض اس حسن ظن سے کہ نذر و نیاز مین بُری کمای نہ لگای ہوگی اونکے یہان نہین بلکہ اپنے امام کی مجلس مین دوڑے جاتے ہین اور آپ اولاد حسن ہوکر اپنے باپ دادا کی پیروی چھوڑ کر رجما بالغیب اون بہلے آدمیون پر فسق و فجور کا عیب لگاتے ہین سچ ہے المرء یقیس علی نفسہ۔

قال کسیکو یہہ غیرت نہ آئی کہ ایسے لوگ تو صرف اپنے نام کیلیئے یہہ کام کرتے ہین انکو امام سے کیا نسبت ایسون کے یہان بجانیئے اور انکا کہانا کہایئے۔

اقول یہہ آپنے کیونکر جانا کہ وہ صرف اپنے نام کے لیئے یہہ کام کرتے ہین بہر کیف چونکہ یہہ نیک کام ہے پس نیک کام مین جانے اور نذر و نیاز کا کہانا کہانے مین غیرت ہے کہ کونسا مقام غیرت ہے اس لیئے کہ انکو امام سے وہی نسبت ہی جو ابن عامر کو خدا اور رسول سے نسبت ہے۔

قال بلکہ انکو سمجہا کر ایسی حرکت سے باز رکہیئے۔

اقول واہ ری اولٹی سمجہہ انکو ایسی حرکت موجب برکت سے باز رکہنا چاہیئے یا اور ایسے نیک کامون کی ترغیب دینا چاہیئے کہ ایسے نیک کا مونکی عادت ہوتے ہوتے انکے برے کام سب چہوٹ جائین کہ نیک کامو نمین خدانے یہی برکت دی ہے اور یہی اثر دیکہیئے قرآن مین آیا ہے انّ الصّلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر

قال کیونکہ اگر امام برحق کی محبت ہوتی تو ان حرام کامون سے کنارہ کرتے۔

اقول ہمتو آپکے اس زٹل قافیہ کو نہین ملتے پیغمبر برحق کا کہنا برحق جانتے ہین کہ ابن عامر کو باوجود شراب خواری خدا اور رسول کا دوست فرمایا کچہہ حرام کام کا خیال

نہ آیا پس حرام کامون سے کنارہ کرنے کی یہی تدبیر تہی کہ اونکو نیک کامون مین لگاکر اونکو کار خیر مین شریک ہوتے تو اونکے گہر جاتے اور اونکی ہمت و توفیق بڑہاتے کہ رفتہ رفتہ نیک کامون کے بدولت بد کامون سے وہ باز آتے لیکن چونکہ آپ بتقاضای خشونت طبع عنیف طریقہ نصیحت و تالیف نہین جانتے اونکی اور نیک کام مین بہی شریک ہونے کو منع کرتے ہین تاکہ وہ اپنے انہین بد کامون پر اڑے اور اسی ضلالت مین پڑے رہین تو اونکے گناہون کے مواخذہ مین آپ بہی پکڑے جائینگے الدال علی الشئ کفاعلہ۔

قال نہ کہ ایسی کمائی جس سے شیطان عار کرے امام کیواسطے خرچ مین لاؤ او اوسی پیشہ کو کیئے جاتے ہین۔

اقول ہرگاہ افعال مسلمین خصوصا نیک کامون مین عند الشرع محمول بصحت ہین تو یہہ آپکو کیونکر یقین ہوا کہ ایسی کمائی جس سے شیطان عار کرے امام کے واسطے خرچ مین لاتے ہین خیر یہان تو آپنے عزاداری کے مصارف کو امام کے واسطے کہا شاید رو مین کچہہ اگلے باتونکا خیال نہ ہا اگر آپ یہہ ویسی باتین بیجا کرتے تو ضرور ہم آپکا شکریہ ادا کرتے اور اگر آپ اونکی نیک کام مین شریک ہونے کو منع نفرماتے تو امید تہی کہ اونکا پیشہ کیا بد کام سب چہوٹ جاتے۔

قال اس سے معلوم ہوا کہ اون لوگون نے شاید کسیکا نام اپنے خیال مین اسام رکہہ لیا ہے۔

اقول ایسا خیالی پلاؤ آپ ہی پکاتے اور اپنے پیر مقتول کی اوسپر نذر دلاتے ہین جس امام عالیمقام کو کفار تک ایسا پہچانتے ہین کہ ایام عزا مین وہ بہی نذر و نیاز امام صاحب کے چڑہاتے ہین اونکی جگہہ یہہ مسلمان کسی اور کا نام امام رکہہ لیتے بہلا یہہ بات کہین عقل مین آتی ہے ہان آپ ایسے عقلمند کے نزدیک سبحان اللہ تمہارا سمانا بتر

Powered by: Rana Jabir Abbas

قال نہین توامام پاک کواس ناپاک کمائی اور ایسے ریاکارون سے کہ جسسے خدا ورسول ناخوش ہون کیا علاقہ ہے۔

اقول وہی علاقہ جو رسول پاک کو شراب ناپاک پینے والے ابن عامر سے تہا۔

قال چونکہ اللہ تعالے اپنے حبیب کی طرف سے اونیسوین سیپارہ مین دوسرے رکوع مین آیہ ارایت من اتخذ الٰھہ ھواہ افانت تکون علیہ وکیلا ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا یعنے بہلا تو دیکہہ تو جسنے پوجنا اختیار کیا اپنے چاؤ کا کہین تو لے سکتا ہے اونکا ذمہ یا تو خیال رکہتا ہے کہ بہت انمین سنتے ہین یا سمجہتے ہین اور کچہہ نہین وہ چوپایون کی برابر ہین بلکہ وہ زیادہ بہکے ہین راہ سے سوان لوگون کا حال ایسا ہی ہے کہ شیطان اور نفس کے فریب مین آگئے کسیکے سمجہانے کو نہین مانتے بلکہ ضد کرکے اور زیادہ بہکتے ہین غیر اہم انکا کام کرتے ہین وہ وہ مانین یا نہ مانین ہدایت اللہ کے فضل پر موقوف ہے جسے چاہے دیوے جسے چاہے باز رکہے۔

اقول خدا کا فرمانا برحق ہے مگر اونیسوین سیپارہ کے لفظ کیطرح غلط مطلق ہے اسی ترجمہ کے پڑہنے کی تاکید ہوتی تہی سبحان اللہ خدا نے کسی شخص خاص کو نہین فرمایا بلکہ من اتخذ الٰھہ ھواہ آیا ہے مگر آپنے جو بدون ثبوت کافی وشہادت وافی مسلمانون کو مصداق اسی آیت کا ٹہرایا کچہہ اپنا بہی خیال نہ آیا کہ کسقدر آپنے دین اسلام مین بلا اعتدالیان کین شعائر اسلام اور عزائے حضرت امام کے مٹانے مین کیا کیا نازک جنبالیان کین کہ جسسے خدا ورسول بیزار ہی اور حافظان حدود شریعت حد شرع جاری کرین ہمنے تو بقدر امکان آپکو بہت سمجہایا مگر شیطان اور نفس کے فریب نے آپکو سمجہنے نہ دیا بلکہ ضد کرکے اور زیادہ بہکایا سچ ہے ہدایت اللہ کے فضل پر موقوف ہے چنانچہ بیسوین پارہ کے نوین رکوع مین اللہ تعالے اپنے حبیب سے

jabir.abbas@yahoo.com

خطاب فرماتا ہے انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء یعنے تو ہدایت نہین کر سکتا جسکو چاہتا ہے اور لیکن خدا ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے واقعی خدا جسے چاہے ہدایت دیوے جسکو چاہے باز رکھے اگر اپنی کسی تفسیر مین آپ نے شان نزول اس آیت کا پڑھا ہوگا تو ہمارا آپکے نسبت اس آیت کریمہ کے لکھنے کا لطف زیادہ معلوم ہوگا ورنہ خیر

قال اور یہہ بہی سُننے اور دیکہنے مین آیا ہے کہ جب ایسے ریاکار بد اطوار جہوٹے دوستدار دنیا کی حرام کمائی حاصل کرکے اور اپنی ناموری کے کامونکے ساتہہ یہہ کام بہی کرنے لگے ہین اور اس جناب پاک کی نسبت سینکڑون طرحکی بے ادبیان عمل مین لاتے ہین تو امام کی خاطر سے جو پیارے بندے اللہ کے ہین اوسکے غضب مین کبہی گرفتار ہوکر آخرت کے عذاب الیم کے سوا دنیا مین بہی جلد خانہ برباد ہو جاتے ہین۔

اقول جو ایسے ریاکار بد اطوار جہوٹے دوستدار ہین کہ در پردہ دوستی ایسے دشمن امام بنجاتے ہین کہ اوس جناب پاک کی نسبت سینکڑون طرح کی بے ادبیان عمل مین لاتے ہین اونکی بمفاد کریمہ ولنذیقنہم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر دنیا مین ہی سزا ہے اب ہی توبہ کیجئے اور ہوش مین آیئے نہین تو بہت پچتایئے گا۔

قال اور بہتون کو بموجب اس آیت کے فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون فرمایا اللہ صاحب نے سورہ انعام مین پہر جب بہول گئے جو نصیحت کی تہی اونکو کہول دیئے ہمنے اونپر دروازے ہر طور کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے پکڑ لیا ہمنے اونکو بے خبر پس وے رہگئے نا امید گناہ کرنے کی فرصت دیتا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

پھر ایک مرتبہ ایسا پکڑیگا کہ اوسکا گڑگڑانا اور توبہ کرنا کچھہ فائدہ نکریگا۔

اقول خدا کا کلام برحق ہے اگر بچشم غور دیکھیے تو بعینہ یہی حال آپکا ہے کہ چند جہلاکے امداد اور زخارف دنیا کی جمعیت سے بڑے ملا مخدوم بنکر ایسے مغرور ہوئے کہ اللہ کے پیارے بندون کی اہانت مین مہمل رسالہ لکھے بڑی بڑی ایذا دہیان اور گستاخیان کین اونکی مصیبتون پر جنہین حسب ارشاد خدای تعالے آسمان و زمین روئے رونے سے شع کیا خوشی اور سرور کا حکم دیا اسی خوشی مین خدا کے غضب کا خیال نہ آیا اوسکی نصیحت کو بہلایا خدا نے فرصت دی مگر ابتک توبہ نکی ایکمرتبہ ایسا پکڑیگا کہ آپکا گڑگڑانا اور توبہ کرنا کچھہ فائدہ نکریگا۔

قال اور کسیکی سفارش کہ اپنے خیال ناقص مین اوسپر بہول رہے ہین کام نہ آوے گی۔

اقول خدا کی رحمت اوسکے غضب سے بڑھی ہوئی ہے اوسنے اپنی جوش رحمت سے فرمایا ہے پارہ ششم دسوین رکوع مین آیا ہے یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ پس گنہگار مسلمانون کے واسطے جنکے عقائد درست اور خدا کے نیک بندون کے تابع ہین خدا نے ایک وسیلہ بتلا دیا ہے اوس وسیلہ سے اونکے سفارش قبول کریگا اور جو بندے گندے ایسے ہین کہ نہ خدا اور رسول کا حکم مانین نہ شعائر امام کی تعظیم لازم جانین بلکہ امام کے دشمنون کی اعانت اور شعائر امام کی اہانت کرین اونکے واسطے اونکے ایسے پیر کی سفارش کہ اپنی خیال ناقص مین اوسپر بہول رہے ہین کام نہ آویگی کہ ایسی پیر آپ ہی درماندہ شفاعت ہے

قال ہان اگر پہلے سے خبردار ہوکر اپنے برُے کامون سے باز آتے تو چھوٹتے اور بچتے اللہ تعالے ہمکو اور جمیع مسلمانون کو ایسے برُے کامون سے بچاوے آمین یارب العالمین۔

Powered by: Rana Jabir Abbas

اقول ہان گناہونکے معافی کی یہی تدبیر ہے مگر وہ دانائی مافی الضمیر ہے اگر ایسے بڑے کامون سے توبہ کرلی ہوگی تو البتہ خطا معاف ہے ورنہ سخت دار وگیر ہے اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانونکو اوس سے بچا وے آمین یارب العالمین

قال فصل دوسری عجب معاملہ ہے کہ جب جاہلونکو اسطرح کے کامون سے منع کیا جاتا ہے تو عجب طرح کے واہی تباہی اعتراضین اور سوال کرتے ہین سب خرافات کون بیان کرے یہان چند باتون کا مذکور کر دیتے ہین باقی اگر خدانے توجہ دی تو اسی پر اوسکا بہی قیاس کرلینا۔

اقول عجب معاملہ ہے کہ جب متعصبونکی ممانعت و مزاحمت بیجا پر علمائے اسلام کے اقوال بلکہ اونہین کے قول سے استدلال کیا جاتا ہے تو حرکت جاہلانہ سے باز نہین آتے بلکہ کہسیانے ہوکر اور اولٹی پلٹی باتین بناتے ہین اسی قسم سے آپکے جاہلونکی نسبت یہہ جاہلانہ تقریر ہے جسمین اعتراضین اور سوال کا جوڑ خود جہالت کی نظیر ہے۔

قال بعضے جاہل یون کہتے ہین کہ تعزیہ بنانا بادشاہونکی وقت سے چلا آتا ہے بڑے بڑے عالم فاضل گذرے کسینے منع نہین کیا تمہین بہت پڑہے ہو اور کوئی کیا پڑہا نتہا دیکہو فلانے میان کے پاس ہم مدت تک رہے اونہون نے کبہی منع نہین کیا اور جنکے ہمارے باپ اور ہم مرید ہین وے حضرت تو آپ تعزیہ بناتے ہین

اقول ہزار آفرین ایسے جاہلون پر گو جاہل تہے مگر شناشنا یا تاریخی واقعہ تو بیان کیا عالمونکی سند تو گذرانی اپنے پیر کا حال تو ظاہر کیا ایسے جاہل تو آپ ایسے پڑہون سے بہی غنیمت نکلے ع مارا ازین گیاہ ضعیف این گمان نبود۔

قال جواب یہہ ہے بقول تمہارے بادشاہون کے وقت سے چلا آتا ہے بہلا پیغمبر اور امام کیوقت سے تو نہین بنتا آتا ہے۔

اقول جواب یہہ ہے کہ پیغمبر اور امام کیوقت مین کچہہ تعزیہ کی ضرورت نہ تہی سلاطین اسلام نے جہان اور شعائر اسلام کا اعلان کیا ازانجملہ تعزیہ بنانیکا بہی حکم دیا۔

قال اب یہہ تم کہ بادشاہونکی امت ہو یا پیغمبر کی۔

اقول کیا جاہلون سے قابلیت کرتے ہو وہ بیچارے تو پیغمبر کی امت ہین اور علمائے امت سے سن سنا کر بموجب حدیث من انکر امامۃ السلطان فھو زندیق بادشاہ اسلام کو منجملہ اولی الامر وامام جانتے ہین بدین وجہ بادشاہون کیوقت سے تعزیہ بننے کو سند مانتے ہین اسی حدیث کے بموجب آپکے پہلے جواب کا دوسرا جواب یہہ دیا جاتا ہے کہ گو تعزیہ پیغمبر کے وقت مین نہین تہا مگر امام کیوقت سے بنتا آتا ہے اب آپ ہی تعزیہ بنایئے حکم امام یعنے بادشاہ اسلام سے عدول اور اوسکو عہدہ امامت سے معزول نفرمایئے ورنہ بہت پچہتاینگا یعنے گو صاحبزادے صدیق ہون مگر آپ زندیق ہوجاینگا۔

قال اور بادشاہون کے ہاتہہ اور وقت سے سینکڑون بریکام ہوتی آئی ہین اونکے وقت کے ہونے سے یا اونکے کرنے سے وے کام اچہے نہین ہوگئے۔

اقول بادشاہون کے کام اچہے ہون یا برے وہ حسب ارشاد علمائے کرام کہ لا ینعزل الامام بالفسق ای الخروج عن طاعۃ اللہ والجور ای الظلم علی عباد اللہ کسی طرح معزول ہی نہین ہوسکتی اور جب فسق و جور سے معزول نہین ہوتی تو ایک امر مباح یعنے تعزیہ بنانے سے جو اچہا کام ہے کیونکر معزول ہونگے پس اگر آپ ایسے بادشاہ کیوقت مین ہوتے جو تعزیہ بنانے کا حکم دیتا سچ کہئے آپ بناتے یا نہ بناتے اگر بناتے تو اب بہی بنایئے اور اگر بدعت کہکر نہ بناتے تو حسب ارشاد من دعاہ السلطان فلم یجبہ فھو مبتدع آپ نافرمانی اور عدم اجابت دعوت سلطان سے خود بدعتی ہو جاتے غرض یہہ جاہل بڑے ہوشیار

Powered by: Rana Jabir Abbas

ہین عذاب جانے کب کا بخار آپسے نکالا بادشاہون کا ذکر کر کے کس جھگڑے اور عذاب مین آپکو ڈالا۔

قال اور بادشاہ کیا مال پیغمبر کے وقت سے بت پرستی چلی آتی ہے اور حرامکاری اور دغابازی اور چوری سب ہوتی آتی ہے کہدو یہہ سب کام بہی درست ہین۔

اقول سبحان اللہ اصل کلام یہہ تہا کہ بادشاہون کے وقت سے تعزیہ بنتا آتا آتا ہے اونہون منع نہین کیا بلکہ اوسکو رواج دیا اوسپر کیا خوب آپ فرماتے ہین کہ بادشاہ کیا مال پیغمبر کیوقت سے بت پرستی وغیرہ سب بری کام ہوتے چلے آئے ہین کہدو کہ یہہ سب کام ہی درست ہین لاحول ولاقوۃ کیا حضرت پیغمبر نے ان امور منکرہ سے ممانعت نہین کی یا اپنے وقت مین اپنے امکان بہر انکو روا رکہا آپنے جسطرح تعزیہ پہ تہمت کی کہ تعزیہ کے سبب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے کیا اسیطرح حضرت پیغمبر پہ بہی تہمت کیجیئے گا کہ نعوذ باللہ آپکے سبب یہہ سب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے اور بادشاہ تو ایسے مال ہین جنکی اطاعت نہ کہو نہین آپ بدعتی اور زندیق ہوسکتے ہین اگر اور زیادہ سرتابی کیجیئے گا تو شاید سزایابی کی نوبت آئی تو اور خرابی ہو جائے۔

قال اور جو یہہ کہو کہ ان کامونکو آگے سے منع کرتے آئے ہین مگر لوگون نے نہ چہوڑا تو یہان بہی اسیطرح سے سمجہو کہ تعزیہ کو منع کرتے آئے ہین مگر لوگون نے نہ چہوڑا۔

اقول اگلی علمای کرام اور سلاطین اسلام نے تو تعزیہ بنانیکو کبہی منع نہین کیا بلکہ خود لوگو رواج دیا اور علمای حال بہی اسکو مستحسن جانتے ہین ہان ایک فرقہ مستحدثہ وہابیہ جسمین آپ بہی ہین پیچہے سے منع کیا سو ایسی گوز شتر بات کو ہم کب مانتے ہین۔

قال اور تمنے کسطرح سے جانا کہ کسی عالم و فاضل نے منع نہین کیا۔

اقول ہمنے اسطرح سے جانا کہ بڑے بڑے سلاطین اسلام اور علمای عظام کیوقت

jabir.abbas@yahoo.com

سے تعزیہ بنانا شروع ہوا اور کسی نے ممانعت نہین کی حالانکہ عہد عالمگیر مین بہی جو ایک متعصب بادشاہ تہا اور صدہا علما اوسکے وقت مین موجود تہے وہ بہی کوئی مانع اور مزاحم نہوے اور ممانعت کیسی بلکہ اکثر علمای کرام جو طالب رونق اسلام تہے اون برابر جواز تعزیہ سازی کا فتوے دیا کیئے اور اوسکی تعظیم کیا کیئے چنانچہ مولوی عبدالواحد نبیرۂ مولوی عبدالعلی صاحب رسالۂ ازالۃ الاوہام مین فرماتے ہین (کہ علمای صالحین این عصر مراسم مذکور را از شعائر اسلام تصور فرمودہ قطعًا فتوی برای ترویج وقیام آن دادہ اند) اور اس سے زیادہ خزانۃ المتقین مین تصریح ہے۔ کہ مفتی را باید کہ بنظر حال وعصر وزمان فتوی دہد پس درین عصر وزمان علمای صالحین فتوی بترویج وقیام تعزیہ امام مظلوم کردادند نہایت بجا ومناسب است وترویج آن موجب ثواب واجر عظیم انتہی۔ انقلنا من کشف الرین۔

قال جہان عالم فاضل ہوتے آئے ہین وہان ضدی جاہل بہی ہوتے آئے ہین تمام جہان موںہہ کے سمجہانے سے عالم فاضل کے چہوڑ نہین دیتا ہے۔

اقول ضدی جاہل وہی ہین جو باوجود دعوای قابلیت مرض جاہلیت مین گرفتار اور نشۂ جہل مرکب سے ایسے سرشار ہین کہ اگر ہزار عالم ایک طرف ہون اور کہین کہ تعزیہ بنانا موافق قواعد شریعت امر گز منع نہین تو بہی وہ مرغ کی ایک ہی ٹانگ کہے جائین گے اور اپنے ہر ایک کی لکڑی پکڑ نہ چہوڑین گے اور اوسکی ممانعت سے موںہہ نہ موڑینگے

قال اور عالم جانتے ہو کسکو کہتے ہین حقیقت مین وہ ہے جو قرآن وحدیث سے خوب واقف ہو اور اللہ سے ڈرے اور دنیا کی محبت مین نہ پڑے اور خدا ورسول کے خلاف نہ کرے ایسے کو پڑہا کہتے ہین۔

اقول یہی صفت سب اون علماے کرام اور حامیان ملت اسلام مین تہی جو حضرات جواز تعزیہ کا فتوے دیتے تہے اور تعزیہ شریف کے روبرو باادب استادہ ہوکر

jabir.abbas@yahoo.com

فاتحہ اور درود پڑہتے اور اوسکی تعظیم کرنے سے ثواب بیحساب لیتے تہے ۔

قال اور جو عربی و فارسی کی کتابین پڑہکر لگے دنیا کمانے اور نام و عزت کے لئے اور جاہ و حشمت کے واسطے اچھے کہانون اور کپڑونکی خواہش سے موت و عاقبت کو بہول کر کافرون اور فاسقون اور بدعتیون کی خوشامد کرے اور اونکا تابعدار بنے اور دین کے کامون مین انکی خاطر اور دہشت سے سستی ڈالی نہ آپ ہمت باندہے اور نہ اونسے ہمت بند ہو لیئے بلکہ دین کے چورون کی طرح سے دنیا کی طمع سے کونے مین مونہہ چھپاوے اور دیندار مولویون کی شرعی پکی باتون کو جو عوام کو شرک و بدعت سے بچنے کے واسطے کہتے ہین اپنی بڑائی اور خود پسندی کی راہ سے اوسمین حجتین منطقی نکالکر بیچارے نادانون کو اچھی راہ سے بہکاوے سو ایسے جہوٹے دغاباز مولویون نے بخصوص اس زمانہ مین ظاہر شرع کے لباس سے اپنے تئین آراستہ کرکے ہزارون عوام مسلمانون کو راہ سے بہکا کر شیطانون کو معطل کر دیا سچ تو یون ہے کہ باطن مین انکے سوای طالب نام اور جاہ اور حسد او کینہ اور فسق اور بدنیتی اور فساد کی دینداری اور خداپرستی کی مطلق بو نہین غرض ایسے لوگ حقیقت مین نفس اور شیطان کے اوستاد ہین اور پیارے اللہ و رسول کی درگاہ سے راندے اور پہٹکارے ہے اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے ایسونکی صحبت بد سے بچاوے اور اونکی دہوکے کی ٹٹی کے پہندے مین نہ پہنساوے غرض نہ خدا سے ڈرے نہ قرآن و حدیث کے موافق کام کرے ایسے عالمون کو خدانے قرآن مین گدہا فرمایا ہے جسپر کتابین لدتی ہین پڑہا اور رہی گدہا اور رہے البتہ جو ایسا ہوگا وہ اورونکو کیا نصیحت کریگا خود فضیحت دیگرے را چہ نصیحت ۔

اقول الہی توبہ اس بحر طویل اور اولٹی پلٹی قال و قیل سے دماغ پریشان ہوگیا

jabir.abbas@yahoo.com

پس اس تقریر پریشان کا مختصر جواب یہہ ہے کہ جمہور علماے اسلام کا جس بات پر اتفاق ہو کہ یہہ فقط بعد آن حضرت صلعم حادث ہونے سے بدعت منہی عنہا نہین ہے بدعت محرمہ وہی ہے جسپر قواعد تشریع تحریم منطبق ہون اور جسپر ادلہ وجوب یا ندب یا اباحت منطبق ہون وہ بدعت محرمہ سے خارج اور اوسکا کرنا واجب یا مباح ہے خصوصاً جب وہ خدا ورسول کے حکم سے منجملہ شعائر اللہ اور شعائر اولیاء اللہ ہو اوسکے کرنے اور بنانیمین تو عند الشرع بہت ثواب ہے ہان جو لوگ باوجود ادعاء علم و قابلیت شیطان اور نفس کے بہکانے سے رفع الزام کے واسطے اوسکا نام بدعت رکھکر اوسکے مٹانیکی فکر کرین بیچارے عوام اہل اسلام کو اپنی اس بناوٹ کے کلام سے دہوکا دین اور بہکادین شعائر الٰہی کے مٹانے مین نہ خداسے ڈرین نہ قرآن و حدیث کے موافق کام کرین وہ البتہ وہی لاد و کھو یا اولاد وگدہے ہین جنپر کتابین لدی ہین پر ایسونکی نصیحت کوئی نہ سُنی کہ خود فضیحت ہین۔

قال پہلا تعزیہ کی بات ایکطرف سینکڑون مرد و عورت مسلمان مدت سے ظاہر بت پوجتے ہین اور چوٹیان رکھتے ہین اور ہندوؤن کے میلے مین پوری کچوری پکوان بیچا کر چیڑ ہلاتے ہین اور سینکڑون لوگ اسطرح سے جوٗے اور شراب مین گرفتار ہین اور ہزارون خلاف شرع کام کرتے ہین اور کوئی اونسے مزاحم نہین ہوتا اور بہتیرے مولوی جیتے ہین اب یہہ لوگ بہی کہین کہ ہمارے سب کام حلال ہین کہ مولویون کے وقت مین ہم کرتے ہین نعوذ باللہ منہا۔

اقول یہہ بڑی خرابی ہے کہ آپ اصل بحث کو چہوڑ کر آئین بائین شائین ہانکنے لگتے ہین صاحب اون بیچارون کی اصل بحث یہہ تہی کہ ہمکو تعزیہ بنانے سے کسی مولوی نے منع نہین کیا اوسپر آپنے یہہ بے تُکا کلام کیا جاہون مین اپنے

تیئیں بدنام کیا بہلا ایسے مسلمانون بدتراز کفار کو بہی بشایستگی و لینت و وعظ و نصیحت کیا علماء نے ان حرکات سے نہ منع کیا ہوگا کیا اونکی اس بداطواری اور بدکرداری سے علماء راضی ہتے کبہی نہین یا تو اونکی ان باتون کے چہوڑنے سے قطعاً یاس ہوگئی ہوگی یا بمقدور خود سمجہایا ہوگا مگر وہ مانین تو علماء بیچارے مجبور ہین وہ خدای فوجدار نہین کہ زبردستی بضرب و تادیب اونکو باز رکہتے پہر اگر ایسے لوگ نامسلمان یہہ کہین کہ ہمارے سب کام حلال ہین کہ مولویون کے وقت مین ہم کرتے ہین تو بالکل سڑی ہین ہان آپکو بظاہر حرارت اسلامی بہت ہے پہر پہلے انہین نامسلمانون کو درست کرتے راہ اسلام پر لگاتے اس کوشش بیجا سے جو تعزیہ کی ممانعت مین کر رہے ہین باز آتے۔

قال اور فلانے میان تمکو تعزیہ سے منع کرتے اور کس کام سے اونہون نے منع کیا تہا دے میان بی بی سے بدتر ہے کچہہ عالم فاضل نہ تہے جیسے تم ویسے وے سوتا کہین سوتے کو جگاتا ہے۔

اقول یہہ آپنے کیونکر جانا کہ وہ عالم فاضل نہ تہے جاہل تہے اور اگر بالفرض جاہل تہے تو ایسے عالمون کی صحبت اوٹہائی ہوگی جو خود تعزیہ شریف کو بناتے یا اوسکے سامنے درود سلام تحییۃ و اکرام بجالاتے تہے۔

قال اور جبکہ تم اور تمہارے باپ مرید ہوے کیون نہ تعزیہ بنالوین اگر ایسی باتون سے مریدون کو منع کرتے اور خود بہی باز رہتے تو مرید چادر ملیدہ ریوڑی گٹہہ کسطرح لاتے اور بڑی حویلی اور دادا کا گنبد کہان سے بنتا جیسے ہم مرید ویسے وے پیر جیسی روح ویسے فرشتے۔

اقول کیون بیچارے فقراپر تہمت اور اونکی غیبت کرتے ہو یہہ بیچارے دنیا سے کنارے ہوکر گوشہ اور توشہ پر قناعت کرکے یاد اللہ کرتے ہین چادر ملیدہ

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

ریوڑی گڈّہ اگر کوئی اپنی ارادت اور عقیدت سے لایا ہی تو اوسیوقت حاضرین
خصوصًا اطفال کو تقسیم کر دیتے ہین اگر بالفرض وہ اس قلیل نذر و نیاز کو ذخیرہ بہی
کرتے تو بڑی حویلی اور داداگنبد کیسا خاص کسی وہابی کی ایک پکی قبر بہی نہ بن سکتی
ہان بفحوای من کان للہ کان اللہ لہ جب یہہ خدا پر توکل کر کے بیٹہے ہین تو خدا
انکو پہونچاتا ہے آپکو ناحق ان اللہ والون پر غصہ آتا ہے ؎ خاکساران جہان
را بحقارت منگر * توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد - آپکی یہہ متعصبانہ تقریر
پُر تزویر کوئی نہ سُنیگا علما فقرا مین جو مستند و کامل ہین اونکا قول و فعل البتہ
حجت ہے جیسے علما مین مولوی انوار الحق و نور الحق و مولوی عبد العلی و عبد
الواحد خان وغیرہم جو تعزیہ شریف کو منجملہ شعائر اسلام اور واجب التعظیم والاحترام
جانتے ہین اور فقرا مسلم الثبوت مین شاہ عبد الرزاق صاحب بانسوی جو خاص
اپنے ہاتہہ سے بکمال احتیاط تعزیہ بناتے تہے اور بروز عاشورہ ننگے سر برہنہ پا ہمراہ
تعزیہ روتے جاتے تہے اور شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی کہ جب بروز عاشورہ
کوئی تعزیہ اونکے مکان کے قریب آتا تہا اپنے کاندہے پر رکہکر تا مسافت بعیدہ پہونچاتے
تہے اور تمام روز اسی شغل مین رہتے تہے چنانچہ یہہ حالات ان بزرگون کے
بسبب کثرت شہرت اثبات و دلیل کے محتاج نہین لیکن مرض جہالت کا
کوئی علاج نہین -

قال اور پیرجی کی کسبیان بہی مرید ہوتی ہین اور اپنا کسب کیئے جاتی ہین
اور خرچی سے پیر کا خرچ بہی نکالتی ہین اب تمہاری طرح کسبیان بہی کہین
کہ ہمارا کسب بہی حلال ہے کہ پیرجی کماہی کہاتے ہین اور ہمسے مزاحم نہین ہوتے
غرض ایسے ہی بہڑوے پیرون نے تو جہان کو خراب کیا ہے خدا انہین غارت کرے
اور ان ٹہگون سے اپنی پناہ مین رکہے ادہر مال لین اودہر ایمان -

jabir.abbas@yahoo.com

اقول یہہ اون دنیا طلبون اور مکارون کا ذکر کر رہے ہین جو دنیا کمانے کیواسطے ہزار حیلے و بہانے کرتے ہین کہین مُلّا سیانے بنتے ہین کہین پیرون کے بہیس مین رنگ لاتے ہین غرض جس رنگ سے زخارف دنیا حاصل ہو اوسی رنگ سے کماتے ہین ایسے ہی بے پیرون کی نسبت پیر معنوی فرماتے ہین ~~ ای بسا ابلیس آدم روئے طلعتست ✢ پس بہر دستی نباید داد دست ۔ خدا ایسے بنے پیرون شہرون خراب کرے جنہون نے جہان کو خراب اور سچے پیرونکو بدنام کیا۔

قال اور بعضے جاہل یون کہتے ہین کہ اگر تعزیہ بنانا منع ہوتا تو ہمکو امام کچہہ سزا دیتے اسکا جواب یہہ ہے کہ تم بڑے جاہل ہو اتنا نہین جانتے کہ اگر امام کے ہاتہہ سزا ہوتی تو پہلے یزید کو سزا دیتے آپ کیون مصیبت اوٹہاتے سزا خدا کے ہاتہہ ہے اور موقوف ہے قیامت پر دنیا جزا اور سزا کا گہر نہین ہے یہان کر لو وہان بہگتوگے مثل مشہور ہے جیسی یہان کرنی ویسی وہان بہرنی۔

اقول کیا آپکے زعم باطل مین حضرت امام علیہ السلام نے مجبوری سے یہہ مصیبت اوٹہائی ورنہ در حالت اختیار کبہی اسکا تحمل اور یزید اور تابعین یزید کی سزا دہی مین تامل نکرتے یہہ آپکا خیال خام مصداق ان بعض الظن اثم نسبت بحضرت امام ہے اس لیئے کہ جب حضرت جبرئیل محضر شہادت امام خدمت رسول جلیل مین لائے تو حضرت امام نے اس منصب جلیل اور مصیبت عظیم کو بکمال رضا و تسلیم اور بوعدہ ثبات قدم اور صبر اتم قبول کیا اوس محضر کو مزین بدستخط کر دیا اور یہہ صحیح ہے کہ سزا خدا کے ہاتہہ ہے مگر حضرت امام بہی اوس زمرہ کرام سے ہین جنکی مشیت بمفاد کریمہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ خدا کی مشیت سے ساتہہ ہے پس اگر امام چاہتے تو یزید اور رجلہ تابعین علیہم کو اوسی روز سزا ملجاتی کہ تمام مخلوقات فرزند رسول کی نصرت کو حاضر و موجود تہے مگر آپنے قبول نہ کیا مگر بعض

jabir.abbas@yahoo.com

وہاں بیان بے تہذیب کی تکذیب کی واسطے بعض مواقع مین اختیار سزا دہی کو بہی ظاہر کردیا چنانچہ بعض ملاعنہ پیاس کے طعنہ دینے پر بد دعائی حضرت پیاسے جہنم واصل ہوے اور بعضے جہنمی آتش خندق سے اشتعال دلانے پر نار دنیا سے جلکر ہاویہ مین داخل ہوی بہرکیف امام نے جب دشمنون کے مظالم پر صبر کیا تو دوستون تعزیہ بنانیوالون کو کیون سزا دیتے بلکہ روز جزا وہ اسکا پہل پائینگے حضرت امام اونکو جزای خیر دلوائینگے۔

قال اور بالفرض بہت کام تم بہی حرام جانتے ہو جیسے چوری حرامکاری شراب پیتا جوا کہیلنا اور ان کامون کو ہزار لوگ کرتے ہین جنکے بہلے موجود ہین کچہہ سزا نہین ہوتی کیا امام کو یہہ کام بہی اچہے معلوم ہوتے ہیں۔

اقول امام تو آپکے نزدیک برای نام ہے بلکہ ہر مقام پر مورد الزام ہین لیکن اسکے تو آپ بہی مقر ہین کہ سزا خدا کے ہاتہہ ہے پہر کیا خدا کو بہی یہہ سب کام اچہے معلوم ہوتے ہین غنیمت ہے کہ پہلے تو اتنا ہی کہا تہا کہ سزا موقوف ہے قیامت پر اب یہان وہ بہی ہو لے۔

قال اور بعضے بیوقوف یون مغز خالی کرتے ہین کہ یہہ باتین نئی نکالی ہین ہمنے اپنے بڑکہون سے نہین سُنین کیا جانے کون کتاب کہان سے نکلے ہے جسمین یہہ کچہہ لکہا ہے۔

اقول بعضے تہی مغز مطلب قائل پر غور نہین کرتے اولٹا پلٹا جواب دینے پر مرتے ہین مطلب قائل یہہ ہے کہ قرآن مین ایسی چیزونکو تعبیر بہ شعائر اللہ کیا اور اونکی تعظیم کا حکم دیا احادیث سے اقسام بدعت حسب تصریح فریقین ظاہر ہوے جنسے تعزیہ وغیرہ امور مباحہ بدعت محرمہ سے باہر ہوی پہر علاوہ قرآن وحدیث اور نئی کتاب کون کہان سے نکلی ہے جسمین یہہ کچہہ لکہا ہے کہ تعزیہ بنانا روا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

قال اسکا جواب یہہ ہے کہ تم جو تعزیہ بناتے ہو تو پیغمبر اور اماموں کے بعد نیلوا روں
نے مقرر کیا ہے۔

اقول اسکا جواب یہہ ہے کہ پیغمبر اور اماموں کے بعد بہت سی باتین مسلمانون نے
مقرر کین از انجملہ تعزیہ بنانا بہی ہے اور ان سب امور مین رجحان شرعی پایا جاتا
ہے علمای اسلام اونکو مستحسن جانتے ہین خائدہ ماراٰہ المسلمون حسنًا
فہو عند اللہ الحسن کو مسلم مانتے ہین۔

قال اور ہم جو کہتے اور کرتے ہین سو پیغمبر اور امام کیوقت کا کہا اور کیا ہے

اقول جہوٹ ہے حضرت پیغمبر اور اماموں نے امام مظلوم کے غم مین مرثیے پڑہے
روئے رولائے آپنے یہہ کچہہ نکہا بلکہ برخلاف اسکے خوشی کا حکم دیا پہر کس موہنہ
سے کہتے ہو کہ ہم جو کہتے اور کرتے ہین سو امام اور پیغمبر کے وقت کا کہا اور کیا ہے

قال ہماری کتاب قرآن و حدیث ہے خدا و رسول کا کہا ہوا ہے۔

اقول قرآن مین تعظیم شعائر اللہ کا حکم ہے تمنے نمانا او سمین ایسے مصائب بیان
کئیے ہین جس سے پہاڑ روئین تمنے خوشی کرنا واجب جانا حدیث مین قرآن واہلبیت کا
قیامت تک ساتہہ تہا تمنے یہہ شاخ نکالی کہ ان دونون مین جدای ڈالی پہر تمہاری
کتاب قرآن و حدیث کچہہ بہی نہین قرآن و حدیث اون مسلمانون کی کتاب ہے
جو شعائر اللہ کی تعظیم مرثیہ مصیبت فما بکت علیہم السماء والارض کو جو قرآن مین
مذکور ہے تسلیم کرتے ہین حسب ارشاد پیغمبر قرآن واہلبیت کا ساتہہ قیامت تک مانتے
اور مرثیہ کہنے اور پڑہنے اور رونے رولانے تقلید و پیروی آنحضرت جب واجب جانتے ہے

قال اور تمہارا مرثیہ اور کتاب دلگیر و مسکین اور میان فلانے کا کہا ہوا ہے

اقول دلگیر و مسکین وغیرہا شعرای اہلبیت کے مرثیے و کتاب بہی قرآن و حدیث
کے مرثیہ و کتاب سے ماخوذ ہین فرق اصل و نقل و ترجمہ کا ہے اور قرآن سے کے

ترجمہ پڑہنے کو تو آپ پہلے ہی حکم دیچکے ہین اسیطرح حدیث کہی ترجمہ کو سمجھہ لیجئے

قال اب سچ کہو پُرانی بات اور کتاب کسکی ہے اور نئی کسکی اور دگیر اور دسکین کسکی طرف اور خدا ورسول کسکی طرف۔

اقول ہم سچ کہتے ہین کہ پُرانی بات اور کتاب اونہین مسلمانونکی ہے جو قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہین محدثات امور کو قواعد شرع پر منطبق کرکے اوسکے اقسام نکالتے ہیں اور نئی کتاب وہابیون کی ہے جو احکام اسلام اور طریقہ مستمرہ اہل اسلام مین نئی نئی باتین نکالکر جہگڑے ڈالتے ہین اور خدا ورسول دگیر ودسکین ایسے مسلمانون کیطرف اور عبدالوہاب مردود اور مسعود نامسعود وہابیون کی طرف ہین۔

قال اور بعضے جو آپکو قابل سمجھتے ہیں وہ یون قابلیت جہاڑتے ہین کہ قرآن اور حدیث تو ہمیشہ سے ہے اور سب لوگ پڑہے ہوے ہیں لیکن یہہ معنی آیت اور حدیث کے کبہی نہین سنے تہے اسکا جواب یہہ ہے کہ قرآن وحدیث کے لفظ کے معنی تم پیشتر ہی ہو یا نہین اگر پڑہے ہو تو ہمارا ہاتہہ پکڑکر کہو کہ اس لفظ کے معنے یہہ نہین ہین جو تم کہتے ہو اسطرح نہین اور جو تم طوطے کیطرح سوائی لفظ کے نہین جانتے تو پہر ناحق ٹین ٹین کیون کرتے ہو کسی عالم معتبر سے پوچہا تہا کہ اونسے اس لفظ کے معنے سمجہہ اور یہی کہے۔

اقول قرآن مین صفا ومروہ اور شتران قربانی کو شعائر اللہ اور من یعظم شعائر اللہ سے اونکی تعظیم کا حکم فرمایا ہے اور کل شئ مطلق ای مباح حدیث مین آیا ہے اب اگر آپکی طرح کوئی کہے کہ صفا ومروہ تو پتہر اور شتران قربانی ذی روح جانور ہین اسیطرح تعزیہ ابرک بانس کا غذ وغیرہ کا بنتا ہے مسجد چونے اینٹ لکڑی سے بنائی جاتی ہے کعبہ اینٹ پتہر سے تعمیر کیا گیا ہے حجر اسود تو خاص پتہر ہی ہے ان سبکی تعظیم مت کرو تعزیہ نہ بناؤ اوسکے بنانیکو بدعت سمجہو اسکا

جواب یہہ ہے کہ قرآن وحدیث کے الفاظ کے معانی تم پڑہے ہو یا نہین اگر پڑہے ہو تو ہمارا ہاتہہ پکڑکر کہو کہ صفا و مروہ اور بدن اور من یعظم شعائر اللہ کے معانی ان آیات قرآنی مین اور مطلق منہج کے معانی حدیث مین یہہ نہین ہین جو تم کہتے ہو اور اوسے تعزیہ بنانے اور اوسکی تعظیم کرنے کا جواز نکالتے ہو بلکہ اسطرح ہین اور جو تم طوطے کیطرح سوائے لفظ کے نہین جانتے یا جان بوجھکر نہین مانتے ہو تو پہر ناحق ہٹ مین کیون کرتے ہو سو آدمیت اور شئے ہے علم ہے کچھہ اور شئے لاکہہ طوطے کو پڑہایا پر وہ حیوان ہی رہا۔

قال اور بعضے کمبخت جاہل جب سب طرف سے ہار مانتے ہین تو یون کہتے ہین کہ یہہ ہم کچھہ نہین جانتے ہمارے بزرگون سے یہہ بات چلی آتی ہے ہم اپنے باپ دادا کی لیک پر چلین گے اسکا جواب یہہ ہے کہ پیغمبر کے وقت کے کافر بہی حضرت کے مقابلہ مین یہی کہتے تہے جو ہمسے تم کہتے ہو ہم بہی تمسے پوچہتے ہین کہ اگر تمہارا باپ دادا اندہا ہو یا ایکبار رستہ چلنے مین کنوین مین جا رہا ہو یہہ سنکر تم بہی اپنی آنکھین پہوڑ لوگے اور کنوین مین جاکر گر پڑوگے کہ یہہ ہمارے باپ دادا کی صورت اور سیرت ہے آخر یہہ چال باپ دادا کی ہرگز نہ چل سکوگے بڑا تعجب ہے کہ دنیا کے نقصان مین باپ دادا کے شریک نہین اور دین مین اونکی لیک پر چلا چاہتے ہو ذرا تو شرماؤ کیسے کٹر ہو کلمہ کہو نبی کا اور لیک پر چلو اپنے باپ دادا کی۔

اقول اگر باپ دادا طریقہ اسلام پر ہون تو اونکے طریقہ پر چلنے کو کسنے منع کیا ہے قرآن مین ما وجدنا علیہ اباءنا خدانے کافرون کی نسبت فرمایا ہے یا مسلمانون کے نسبت بہی یہی حکم آتا ہے کہ اپنے باپ دادا کے طریقہ اسلام پر نہ چلین شاید اسی وجہ سے آپنے باپ دادا کا طریقہ چہوڑا اونکی تقلید اور پیروی کا

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

پشتہ تو ڑا ثانی یزید عبدالوہاب بے مرید کے مرید ہو گئے ذرا تو شرماؤ کیسے کشر ہو کلمہ پڑہو جناب رسالتماب کا اور طریقہ اختیار کرو عبدالوہاب کا۔

قال بعضے جو جاہلون مین ملا مخدوم بنے ہین وی یون مسئلہ جہاڑتے ہین کہ حضرت صاحب امام نے امت کے واسطے سر دیا اسواسطے یہہ امت انکا تعزیہ بناتے ہین اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ تمہارا زٹل قافیہ جسکا کہین ٹہور نہ ٹہکانا اسکے کیا معنی کہ امت کے لیئے سر دیا جو کوئی کسیکے لیئے سر دیتا ہے تو چاہیئے کچہہ دنیا مین اوسکا بچاؤ ہو یا عقبے مین بہلا ہم تمسے پوچہتے ہین کیا اوسوقت یزید پلید تمام امت کا سر کاٹے ڈالتا تہا کہ امام نے اونکے سر کے عوض اپنا سر دینا قبول کیا اور عاقبت مین یہی امام کے سر دینے سے ہمارے گناہ کی سند معافی کی نہین ملی کہین قرآن و حدیث مین ہے کہ قیامت کو تمہارے گناہ امام کے سر کے عوض بخشے جاوینگے جہان خدا و رسول نے اسکا ذکر کیا ہے یہی کہا ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے اور بہلے کام کرے اوسکو خدا بخشے گا بہلا اتنا سمجہو کہ دنیا اور دین میں کوئی ادنی کسی دوسرے کے گناہ مین مارا دہاڑا نہین جاتا اللہ ہمارے عوض امام کو کیون مارتا الہی ہماری ہزار ہزار توبہ گناہ ہم کرین اور امام مارے جاوین۔

اقول یہہ بیچارے جاہلون کا زٹل قافیہ نہین ہے بڑے بڑے محققین علمائے امت سے سُنا سُنایا ہے حضرت امام کا خدا کی راہ مین سر دینا تو ظاہر ہے لیکن فدیہ رسول اور ذریعہ شفاعت امت رسول مقبول ہونا بہی آیا ہے چنانچہ سر الشہادتین مین شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم مین جملہ کمالات خدا نے جمع کیئے تہے فقط کمال شہادت بدین مصلحت باقی تہا کہ آپکی شہادت بالاعلان سے کسر شوکت اسلام و اختلال دین مبین ہو جاتا پس حکمت الہی اسکی مقتضی ہوئی کہ آپکے عزیز ترین اولاد کی شہادت سے کمال

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

شہادت بہی آپکی دیگر کمالات سے ملحق ہوجاوے فاستغنات الحسنین
علیہما السلام مناب جدھما صلعم پس عنایت الہی نے حصول کمال شہادت
کے واسطے حضرات حسنین علیہما السلام کو قائم مقام اونکے جد بزرگوار آن حضرت صلعم کا
کردیا انتہی اسکا حاصل یہی ہے کہ حضرات حسنین آن حضرت صلعم کے عوض فائز
بدرجہ شہادت ہوے اور مولوی حسن رضاخان بریلوی کی کتاب شہادت نامہ
مین یہہ عبارت ملاحظہ ہو شہادت مین اوس جناب کی چند نکات واقع ہین اول
نکتہ یہہ ہے کہ جب حقتعالی جل جلالہ نے ابراہیم کو واسطے ذبح کرنے حضرت اسمعیل
کے حکم فرمایا فرشتون نے عرض کی کہ خداوندا نور فیض گنجور جناب سرور عالم
فخر موجودات رحمت عالمیان وصفوت آدمیان وتتمہ دور زمان احمد مجتبے
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشانی نورانی اسماعیل مین ہے پس اگر وہ ذبح
ہوگا ظہور وشور حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین کا کیونکر ہوگا ارشاد ہوا کہ
اگر کوئی اور بدلے اسماعیل کے قربانی ہماری قبول کرے تو یہہ امر موقوف رہے کسی
نے پانون جرات کا میدان شجاعت مین نہ رکہا مگر روح پرفتوح امام حسین نے اس
امر کو قبول کیا کہ عوض حضرت اسمٰعیل کے دشت کربلا مین ہوکے پیاسے خنجر ستم
اور تیغ ظلم سے شہید ہوے چنانچہ وفدیناہ بذبح عظیم سے بقول صاحب کشاف
اور مصنف مدارج النبوۃ کے اشارہ شہادت حسین علیہ السلام سے ہے انتہی اس
تقریر علمای تحریر سے یہی عوض آن حضرت ثابت ہے گو حضرت اسماعیل بسبب
حامل نور آن حضرت ہونے کے واسطہ ہوگئے اور منکر شفاعت لائق شناعت
ہے کتاب کنز الغرائب مین امام طبری کے سیر کبیر سے یہہ روایت ہے۔ کہ جبرئیل
گفت ای سید این دو میوہ باغ ترا شربت شہادت چشانیدہ یکے را بزہر رو
دیگرے را بہ تیغ بیدریغ خواہند کشت واین مصیبت ترا سبب زیادتی شفاعت

jabir.abbas@yahoo.com

امت است انتہی پس ہمتو بشفاعت پیغمبر و آل پیغمبر انشاءاللہ نجات پاوینگے اگر آپ بسبب شامت اعمال شفاعت آل سے محروم رہے تو اوس روز شرمائینگے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

قال ای نادانو حضرت امام علیہ السلام نے اپنا سر اللہ کیواسطے دیا ہے کہ اللہ اون سے راضی ہو اور اونکو شہادت کے درجے ملین یزید جو مخالف شرع اور بدعتی تہا اسواسطے اوسکی تابعداری قبول نکی کہ دین کا نقصان ہنو جان جاوے لیکن ایمان بچاوے۔

اقول بے شک حضرت امام علیہ السلام نے حفظ نور نبوت کی غرض سے اپنا سر اللہ کی راہ دین دیا اور اللہ اونسے راضی ہوا اگر یزید پلید کی تابعداری نکرنے اور اوس بدعتی کی بدعتین دور کرنے سے آپ حضرت امام سے راضی ہنوے بلکہ اونکے دوستون کے دشمن ہوگئے اونکو بدعتی قرار دیا شعائر امام کے مٹانے پہ مستعد ہوے یزید پلید کا بدلا امام شہید سے لیا اوسپر یہ دعوی کہ حضرت امام ہمارے باپ ہیں کیا لائق اولاد ایسی ہی ہوتی ہے جیسے آپ ہیں۔

قال سبحان اللہ اوس جناب پاک کی کیا تعریف کیجئے پاک بندے مقبول اللہ کے ایسے ہوتے ہیں انہین کامون سے امام تہے کہ اللہ کے جان و مال سے غلام تہے۔

اقول الفضل ما شہدت بہ الاعداء۔

قال تعزیہ بنانے اور سر دینے سے کیا نسبت امت کو چاہیئے کہ اپنے امام کی پیروی کرین

اقول نسبتین پوچہنا ہمارا کام نہین اتنا جانتے ہین کہ ہمارے امام نے راہ خدا میں سر دیا ہمارے پیغمبر نے عالم مثال میں اونپر گریہ و ماتم کیا ہمنے اپنے پیغمبر کی پیروی کی روئے رولائے افراط گریہ و بکا کے واسطے تعزیہ ضریح تابوت علم بنائے علمائے اسلام نے اونکی تعظیم کے شعائر اسلام سے جانا آپنے وہابیت جتائی اوسکی برائی بتائی

علمای اسلام کا کہنا نہ مانا پھر مکرر ہمنے تنبیہ کی جب ہار گئی تب لگے نسبتین پھیلانے۔

قال محبت اسکا نام ہے کہ اپنے امام کے موافق ہوجیے۔

اقول حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا ہے انا قتیل العبرۃ لا یذکرنی مؤمن الا بکی ہم موافق ارشاد امام آپکی مصیبت پر روتے رولاتے زیادتی سامان عزا کے واسطے تعزیہ وغیرہ بناتے ہین ابتو اپنے امام کے موافق ہونے سے آپکے نزدیک بہی شاید ہماری محبت مین کچہہ شبہہ باقی نہ رہے۔

قال دیکھو نماز کی امام کے اگر نماز مین کوئی پیچہے موافقت نہ کرے تو اپنی نماز ہی کہو دی اور اوسکو امام سے مخالفت ہوئی پہلا جب نماز مین امام کی موافقت ضرور ہے تو ایمان کی امام کے اوس سے اولے تر ہے۔

اقول تمہین دیکھو جب امام نماز کی مخالفت کا یہہ حکم ہے کہ نماز جاتی ہے تو ایمان کی امام کے مخالفت سے ایمان جاتا ہے پہر تم ایمان کی امام کی کیون مخالفت کرتے جاتے ہو اور شعائر امام کو مٹاتے ہو حضرت امام کا نام بیہودہ طور پہ لیکر شور و غل مچاتے ہو پس تمنے اگرچہ نماز کو نہین کہویا مگر ایمان سے تو ہاتھ دہو بیٹھے جسکے ساتھہ نماز بہی تشریف لیگئی۔

قال اب ذرا تو آنکھین کہولو ہوش مین آؤ کہ پیچہے ایسے امام کے کیا کر رہے ہو

اقول یہہ کلمہ مستہجنہ شاید آپنے اپنے امام جماعت کے حق مین فرمایا ہے اور انکے مومنین کی مخالفت پر یہہ بے تہذیب فقرہ سنایا ہے بہرکیف یہہ روزمرہ بازاریون کا ہے شرفا اور علما کی یہہ بول چال اور طرز مقال ہرگز نہین سچ ہے جب اوباش و ارزال کی کثرت صحبت سے خلاف تہذیب باتون کی عادت ہوجاتی ہے وہ بالآخر یہی خرابی لاتی ہے۔

قال اور بعضے جاہل جو آپکو دلیل مین بڑا پکا بوجہتے ہین وہ یون طوطے

jabir.abbas@yahoo.com

زیر زنگ ہانکتے ہیں کہ دیکھو صاحب تعزیہ کی بڑی مقبولیت ہے محرم کے دو روز باقی تھے کہ ایک رات مین اپنے چچا کی اٹاری پر بیٹھا ہوا تھا کیا دیکھتا ہون کہ امام کے چبوترے پر بہت سی مشعلین روشن ہین اور کچھ ادسین شہابہ سا معلوم ہوا بعد تھوڑی دیر کے غائب ہوگیا آپ ہی امام صاحب تھے ان دنون آپکا گذر ضرور ہوتا ہے بڑی قسمت ہماری جو ہمکو دکھائی دیگئے اسکا جواب یہہ ہے کہ پہلے تو تم بڑے سچے ہو دوسرے تمنے کیونکر جانا کہ وہ امام صاحب کی روشنی تھی سینکڑون جن اور شیطان آدمی کے بہکانے کو مارے پھرتے ہین جو کوئی قرآن و حدیث اور امام کے زندگی کے وقت کی بات چھوڑ کر خواب و خیال پر دین اپنا مضبوط کرے اوسکو جن اور شیطان ایسے ایسے طلسمات دکھا کر خراب کرتے ہیں تمنے اپنے چچا کی اٹاری پر یہہ تماشا دیکھا اور عجب تماشا ہے کہ ہمکو مسجد کی اٹاری پر سے ایک چراغ بھی کبھی دکھائی ندیا کیون ہنو شیطان اور جن خوب جانتے ہین کہ یہہ لوگ ایسے تماشے دیکھکر ہرگز نہ ٹلین گے بے قرآن و حدیث کے خلاف نہین مانتے ہین ہم ہزارون مشعلین دکھائیں تو کیا بلکہ اور لاحول پڑہین گے مگر بیوقوف لوگ ہماری آس پر ہیں ایسون کو دکھانا ضرور ہے۔

اقول جیسے وہ جاہل ویسے آپ محمد فاضل مگر پھر وہ آپ سے غنیمت ہیں کہ جو واقعہ آنکھون سے دیکھا تھا وہ سچ سچ کہہ سنایا مگر آپنے جواب مین وہ طوفان اوٹھایا جسکا جواب وہ ہمسے سیکھکر ایسا دینگے کہ اولٹا کو وہ اسی پر آئیگا اونکا کچھ بنجائیگا اب ذرا متوجہ ہوکر اپنے شبہات واہیہ کا تعلیمی جواب اونسے سنئیے اور شرمائیے اور جو وہ لقمہ دیتے ہین یعنے آپ ہی کی سی آپکو کہلاتے ہین طوعاً و کرہاً کہائیے وہ کہتے ہیں آپکے جواب کا جواب یہہ ہے کہ پہلے تو تم بڑی

jabir.akbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

سچے ہو یا جاہلون پر شیر اور عالمون سے مقابلہ کر نہیں سکتے ہو خیر ہم عالمون کی
مدد سے تمکو ایسا جواب دین گے کہ تم بھی یاد کرو گے دوسرے ہم نے اسطرح جانا
کہ وہ امام صاحب کی روشنی تہی کہ حضرت امام نور خدای لم یزلی اور شمع
دودمان زہرا و علی ہین اونکی نور کرامت ظہور کو دنیا کی کسی روشنی سے نسبت نہین
یہہ اوس نور خدا کا ایک ادنی فیض عام ہے کہ جس آنکھہ نے اوسکا ایک جلوہ بہی
دیکھہ لیا وہ بعلم الیقین جان لیتے ہین کہ یہہ نور نبی یا امام ہے جن اور شیطان
اگر اس دہوکے مین آئین تو فوراً جل جائین آپکو کچھہ اپنے پیشواؤن سے بہی شیطانی
خو آیاد ہین جو سراسر مورث شرک والحاد ہین ذرا آنکہین کہول کر اپنے پیر سید اسماعیل کی کتاب سقیم صراط مستقیم دیکہیے جسمین آپکے پیر مقتول کی بہت سی
کرامات اور منامات مندرج ہین از انجملہ آن حضرت صلعم نے عالم خواب میں اونکو تین
خرمے کہلائے پہر دوسرے خواب مین حضرت علی نے غسل دیا حضرت بی بی نے
کپڑے پنہلائے پہر تیسرے نمبر پر عنایت رحمانی اور تربیت یزدانی بلا واسطہ اونکی
متکفل حال ہوئی اور خود خدا سے مصافحہ کی نوبت آئی اور عجب قیل و قال ہوئی
یعنے خدا نے لاحول ولا قوۃ اونکا ہاتہہ پکڑ کر ایک شی بس رفیع اور بدیع کو اونکے
آگے کیا اور فرمایا کہ ہم ایسی اور چیزین بہی دین گے جیسا یہہ تجکو دیا اب سچ
کہو یہان بہی اسیطرح کہو گے یا نہیں کہ جن اور شیطان آدمی کے بہکانے کو
مارے پہرتے ہین جو کوی قرآن و حدیث اور پیغمبر و امام کے زندگی کے وقت کی
بات چہوڑ کر خواب و خیال پر اپنا دین مضبوط کرے اوسکو جن اور شیطان ایسے
ایسے طلسمات دکہا کر خراب کرتے ہین جیسے آپکے پیر مقتول کو خراب کیا اور شیطان
کے بہکانے سے معاذ اللہ پیغمبر اور اہلبیت پیغمبر کو اپنا خدمت کرنیوالا قرار دیا
بلکہ اسپر اور فضیلت بڑہا دی کہ خدای جلیل سے بالمشافہہ قال و قیل کی نوبت آگئی

jabir.abbas@yahoo.com

پناہ بخدا خدای تعالیٰ تو جسم و جسمانیت سے منزہ ہے پھر تمہارے پیر اور تمنے کیونکر
جانا کہ وہ اللہ صاحب کا ہاتھہ تھا سچ ہے جو خدا کی جسمیت ثابت کرتے ہیں
شیطان کی تابعداری کرتا ہے اوسکو جن اور شیطان ایسے ہی پانون ہاتھہ
بلکہ ایک چیز واہیات دکہا کر خراب کرتے ہیں۔ تمہارے پیر نے تو چچا کی اٹاری
سے خدا کا سارا ہاتھہ دیکھا اور تمکو مسجد کی اٹاری سے کہ شاید خدا سے ملاقات
کرنے گئے ہوگے ایک چھنگلیا بھی نہ دکھائی دی واقعی خدا کے گھر ہیں شیطان
ایسے ہاتھہ پانون کب نکال سکتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ جو لوگ خدای پاک کو
جسم و جسمانیت سے مبرا اور منزہ جانتے ہیں وہ ایسے ہتکنڈے تماشے دیکھکر
ہرگز نہ بہکینگے وہ قرآن وحدیث کے خلاف نہین ملنتے ہین ہم ایک نہین
ہزارون ہاتھہ دکہائین بلکہ پورے جسم کے پتلے بنجائین تو کیا وہ کبھی دم پر
نہ چڑھینگے اور ان طلسمات سے زیادہ لاحول پڑھینگے مگر جو نسناس فقط
ہماری آس پر ہین اور اونکے فہم و عقل مین فساد و فتور ہے اونکو ایسے طلسمات
اور پانون ہاتھہ مع دیگر آلات دکہانا ضرور ہے۔

قال اور ایک روز ایک جاہل یون نقل کرنے لگا کہ دیکھو صاحب کل فلانے ڈہاڑی
نے عجب خواب دیکھا کہ ایک شخص بزرگ آئے اور اوسکے ایک طمانچہ مارا اور کہا
کیون مردود تو نے دو سال سے تعزیہ نہین بنایا وہ بیچارہ ڈر گیا بولا کہ مجھسے حضرت
بھول چوک ہوئی ابکی دو سال کا تعزیہ نکالونگا اسکا جواب یہہ ہے کہ ڈہاڑی کا
خواب بیتال و سرکا ہے قربان جائیے تمہارے بوجھ کے جو بھیالات دن شراب
پیکے کسبیون کو نچائے سو حضرت امام کو دیکھے۔

اقول حکیم بوعلیخان مرحوم اپنے رسالہ مین اسکے جواب مین فرماتے ہیں۔ کہ
این خواب فتح محمد فرخ آبادی بعد توبہ از معاصی جلوہ ظہور پذیرفتہ پس تشنیع بافعال

سابق محض بیجا است انتہی اور ہم کہتے ہین کہ بیچاری ڈہاڑی پر تہمت نکیجیے اوسنے
تو حضرت امام کا نام بہی نہین لیا آپنے اپنی تجویز سے امام کا نام لیکر اوسکو الزام
دیا ظاہرا وہ کوئی ایسے بزرگ تہے جنکو امام کی محبت سے یہہ خیال آیا کہ اپنے سب
بڑے کاموں سے توبہ کی مگر امام کی محبت سے کیون سوہنہ موڑا تعزیہ بنانا کیون چہوڑا

قال سو جو تو ایسا ڈہاڑی بہڑوا کسی بہڑوی شیطان کو خواب مین دیکہو گا
یا حضرت امام کو۔

اقول انما الاعمال بالنیات۔ خدا کی رحمت وسیع ہے جب اوسکو خدا نے
بڑی اعمالون سے توبہ کرنے کی توفیق دی اور اوسنے توبہ کرکے اپنی نیت خالص
کی تو حضرت امام کا خواب مین دیکہنا کوئی تعجب کی بات نہین باایں ہمہ یہہ اوسنے کب
کہا کہ مین نے امام کو خواب مین دیکہا یہہ آپکا حاشیہ ہے۔

قال اور عجب ہے کہ امام نے اسپر کبہی ایک طمانچہ نہ مارا کہ شراب نہ پی اور کسبیونکی
نوکری نہ کر اور نماز روزہ کیون نہین ادا کرتا۔

اقول جو شخص سب منہیات سے توبہ کرچکا ہو بعید ہے کہ وہ روزہ نماز نہ ادا
کرتا ہو پہر آپ اپنے فرضی امام کے نہ مارنے پر ناحق تعجب کرتے ہین اور اگر
درحقیقت بموجب آپکی کشف الالہام کے وہ امام ہی تہے تو آپکی عجب سے بڑہکر
عجب یہہ ہے کہ حضرت پیغمبر نے ابن عامر کو باوجود شراب پینے اور توبہ نکرنے
کے طمانچہ نہ مارا کہ شراب نہ پی بلکہ اور دن کے جہڑکنے پر اوسکی رعایت
و حمایت کی کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکہتا ہے اسکو کچہہ نکہو۔

قال اور مارا تو ابرک بانس کے لیے۔

اقول مارنے اور تنبیہہ کرنے کا یہی موقع تہا کہ بعضے ناخلف اولاد حسن حسین
کہلا کر ابرک بانس کی علم لگا کر تعزیہ کے نہ بنانے اور شعائر امام کے مٹانے پر بغیرا

labirabbas@yahoo.com

براہین و دلائل محض تعصب و نفسانیت سے سعی لاطائل کر رہے ہین کیا تو بھی ایسون کے بہکانے مین آیا جو تعزیہ نہ بنایا۔

قال اور ایسے ایک خواب پر اعتماد کر لیتے ہو۔

اقول آپنے تو اپنے پیر کے تین خوابہائے پریشان پر جو مصداق ظلمات بعضہا فوق بعض تھے بلا حجت و فساد اعتماد کر لیا اگر او سر بیچارے نے ایک خواب پر اعتماد کر لیا تو کیا برا کیا۔

قال اور ہماری سینکڑون دلیلون عقلی نقلی پر ایسے کامو نیز شبہہ بھی نہین لاتے۔

اقول سینکڑون نہین بلکہ ہزارون دلیلین عقلی و نقلی بشہادت قرآن و حدیث و اجماع علما و فقہا باعث تعزیہ داری و تعزیہ سازی مین بیان کی گئین مگر ابھی تک آپ ہاتین بنائے جاتے اور مغالطات وہمیہ اور طریات خطابیہ و شعریہ کو دلائل عقلیہ و نقلیہ ٹھہرائے جاتے ہین کیون نہو گو کہ ایمان جاتا رہا مگر مردون نے جو کہا سو کہا ؎ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

قال اور خواب کی کیا حقیقت پوچھتے ہو جو کوئی دنکو حس و وہم و خیال پر رہتا ہے اور جسکو واہی تباہی جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے اوسکو خواب بھی ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جھوٹے کو خواب بھی جھوٹ دکھائی دیتے ہین ہر جیسے کو تیسا۔

اقول پوچھتا کون ہے تم آپ ہی کہتے ہو اور کہا ہی تو کیا کہا جس سے بڑے بڑے خواب خیالون کا اعتبار جاتا رہا کیا آپکے پیر مقتول دنکو حسب معمول اسی وہم و خیال مین رہتے تھے کہ حضرت پیغمبر اونکو خرمے کہلاوین حضرت علی نہلاوین حضرت بی بی کپڑے پہناوین پھر خدا اونسے باتیہ ملاوے ایک نادر عمدہ چیز دکھاوے کیا اونکو ہمیشہ واہی تباہی جھوٹ بولنے کی عادت تھی کہ خواب

Powered by: Rana Jabir Abbas

مین بھی ویساہی معلوم ہوا جو شیکو خواب بھی جھوٹا دکھائی دیا یہہ آپنے اپنے پیر کی
تعریف مین سچ کہا کہ ہر جیسے کو تیسا شاسین کو موٹی کی خمچ کرنی پڑی ہر نہ بہیا ۔
قال حدیث مین آیا ہے جو باتین سچا زیادہ وہ خواب مین بھی سچا زیادہ
جب حضرت پیغمبر کو جنکی صورت شیطان نہین بن سکتا ہے انکے حدیث خواب
یہہ حکم ہے کہ شرع اور حدیث زندگی کے مخالف ہو تو اوسپر عمل نہین درست
پہر اور کا خواب کس گنتی مین ہے یہہ دین مسلمانی خواب و خیال سے مقرر نہین
ہوا خلقت ایسی گمراہ ہوئی کہ ہمنے حضرت ما رضی اللہ اور فلانے پیر و شہید
خواب مین دیکہا وے ہمسے یون کہہ گئے خدا ایسی جہالت سے پناہ مین رکھے
اقول پہر آپکے پیر کا خواب بھی نہ تین مین نہ تیرہ مین کسی گنتی مین نہ رہا و ہماری
منامات و کرامات کا ڈہورد ہوگئے آپنے سچ کہا کہ یہہ دین مسلمانی خواب و
خیال سے مقرر نہین ہوا ایک عجیب الخلقت ایسا گمراہ ہوا کہ مین نے حضرت
پیغمبر اور حضرت علی اور حضرت بی بی اور سب سے بڑہکر خدا کو
خواب مین دیکہا کہ وہ ہمسے یہہ کر گئے اور کہہ گئے خدا ایسی جہالت سے پناہ مین رکھے
قال اور بعضے بیوقوف جبکہ سنتے ہین کہ بدعت سے منع کرتا ہے کہتے ہین
کہ یہہ شخص وہابی ہے ایسی باتین وہابی کرتے ہین اسکا جواب یہہ ہے
کہ جس بات سے ہم منع کرتے ہین اوسکی برائی قرآن و حدیث سے بیان کرتے
ہین کہین وہابیون کا نام نہین لیتے ہین نہ انکی بات کی سند پکڑتے ہین باوجود
اسکے تمہارا وہابی کہنا ہمکو بیجا ہے اور اگر وہابی اسیکا نام ہے کہ جو شرک
اور بدعت کو دور کرے اور موافق قرآن و حدیث کے عمل مین لاوے تو ہم
وہابی سہی بقول امام شافعی کے اگر رفض فقط حب آل محمد کا نام ہے
تو ہم رافضی ہین ۔

jabirabbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

اقول یہہ تو وہی مثل ہوئی کہ چور کی داڑہی مین تنکا آپ لاکہہ چہپائیے اور باتین بنائیے مگر نبی خانہ اور تعزیہ خانہ بلکہ روضہ آن حضرت علیہ السلام اور تعزیہ امام کی اہانت کرنے اور میلاد شریف سید کونین و مجلس عزای امام حسین علیہ السلام کو بدعت ٹہرانے اور آن حضرت کے شعائر مٹانے سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کہلے کہلے وہابی اور اسی فرقہ ہربالی سے ہین یہہ فقط آپکا کرو دغل ہے کہ ہمارا قرآن و حدیث پر عمل ہے خدا امام شافعی کو جزای خیر دے کہ وہ حب آل محمد مین رافضی ہونے کو تیار ہو گئے مگر آپکو آل محمد سے وہ عداوت ہے کہ جیسے رافضیین سے آن حضرات کی محبت پر خفا تہے ویسے خود انسے بیزار ہو گئے کہ وہابی ہونا قبول کیا مگر محبت آل محمد کے مارے رفض سے عدول نکول کیا۔

قال اور جو بڑے بیل ہین وے یون بولتے ہین کہ مسلمانی اب دو کامون مین آرہی ہے ایکتو گائے کا گوشت کہانا دوسرے تعزیہ بنانا اسکا جواب یہہ ہے کہ گائے کا گوشت کہانا نہ فرض ہے نہ واجب نہ کچہہ ثواب نہ عذاب جسطرح اور گوشت حلال ہین ایک یہہ بہی ہے بالفرض اگر ہنود گائی کا گوشت کہانے لگین اور باتین مسلمانی کی قبول نہ کرین تو بہی ہم اونکو مسلمان نہ کہین گے اور جو فقط گائے کہانے مین مسلمانی ہوتی تو سبسے بڑے مسلمان چمار اور بہنگی ہوتے کہ سب سے زیادہ کہاتے ہین نہ حلال چہوڑین نہ مردار بقول شخصے کہڑی گائے کہانے والے ہین۔

اقول نہ ہے قابیت گائے بیل کے قصے اور مسلمانون سے مناظرہ اب مثل عجل جسد لہ خوار۔ اس میدان سے الگ فریاد کیجئے اور گاؤ زوری مین قول سعدی یاد کیجئے ؎ اسپ لاغر میان بکار آید ٭ روز میدان نہ گاؤ پرواری بہلا شعائر ایمانی اور تمغہ مسلمانی سے گاؤ کو کیا لگاؤ ہے۔ برات عاشقان

بر شاخ آہو۔ سنا تہا مگر قنوجی برہمن کے ساتہہ شاخ گاؤ ہے لیکن چونکہ ہم آپکے حال سے واقف ہین اسکی لم سمجہہ گئے واقعی کیونکر آپ گاؤ بیل کی رعایت نہ نباہین کہ مریدین سرکار مین چہیپی مُ ہنیئے جولاہے کہتر قنوج کے قصائی پیشہ ہین ہیر بلی کو خواب مین ہیچیپڑے ہی نظر آیا چاہین ہیر کیف ایسے گو گئے سماع وہی لوگ پہسلتے ہین جو اس است مین ہو کر سامری کی لیک چلتے ہین انفرادا سوچیئے شرمائیے نری کہری بچپیا کی بابا نہ بنجائیے۔

قال اور جو اس سبب سے کہتے ہو کہ گائے کہلنے مین ہمکو ہندوؤن سے کمال تفرقہ حاصل ہوتا ہے کہ جسکو وہ معبود ٹہراتے ہین اور تعظیم کرتے ہین ہم اسکو ذبح کرکے کہلاتے ہین کونسا ہے اونکے دین مین اسی بات سے کمال جدائی نکلتی ہے تو شاباش آفرین ہے تعزیہ کو ہی یہی بوجہکر چہوڑدو کہ جسطرح گائے کہانے مین ہندوؤن سے مخالفت تام ہے تعزیہ بنانے مین بہی اونسے موافقت اور مشابہت مالا کلام ہے یہان بغیرتی کا برقع کیون پہنے ہوا ورانکی موافقت اور مشابہہ ہوی جاتے ہو۔

اقول یہہ نہ معلوم ہوا کہ تعزیہ بنانے مین ہندوؤن سے کس بات مین موافقت اور مشابہت ہے کیا وہ بہی کوئی چیز بلا تشبیہ مثل تعزیہ اپنی کسی اوتار کی مصیبت مین بناتے ہین یا اہل اسلام تعزیہ کو مثل معبودان ہنود اپنا معبود ٹہراتے ہین یہہ دونون امر تو ایسے بدیہی البطلان ہین کہ کوئی مسلمان اسکے بطلان مین شبہہ نہین کر سکتا پہر کونسی مشابہت ہے شاید وہی پرانا ڈہکوسلا ہو گا کہ تعزیہ ابرک بانس کاغذ سے بنتا ہے سو اسکا جواب بکرات ومرات بخوبی ہوچکا ہے اور بدلائل ثابت کر دیا گیا ہے کہ تعزیہ بنانا عمومات شرع سے مستفاد ہوتا ہے اسمین کچہہ قباحت نہین

اور ہنود کے افعال و اعمال مین کوئی شریعت اسلام کا لگاؤ اور اباحت نہین مگر آپکی آنکھون مین ہنود کی محبت کا ایسا سما رہا ہے کہ آپکو اسلام ہی اوسی رنگ کا نظر آتا ہے۔

قال یہہ بھی سمجھئے کہ ہنود کسی اور کام مسلمانی مین شریک اور موافق نہین ہوتے ہین بلکہ دشمنی رکھتے ہین مگر تعزیہ اور گور پرستی سے راضی ہین بلکہ شریک ہو کر شربت اور ریوڑی چڑہاتے ہین اور درگاہون مین نذر و نیاز لیکر جاتے ہین اسواسطے کہ اسمین مشابہت پاتے ہین سچ ہے ع کبوتر با کبوتر باز با باز + کند ہمجنس باہمجنس پرواز

اقول وہ اوری اولٹی سمجہ آپکی حضرت اسکا سبب معاذ اللہ جنسیت اور مشابہت نہین بلکہ رعب شوکت و جلال شعائر حضرت امام اور ابہت اولیای کرام سے نذر و نیاز چڑہاتے اور اس کار خیر کے فیض و برکت سے بالآخر اکثر پابند اسلام ہو جاتے ہین افسوس آپنے لکھنؤ کے نامی گرامی ہندؤونکو نہین دیکھا ورنہ بخوبی ظاہر ہو جاتا کہ تعزیہ داری کی برکت سے کتنے ہندوؤن نے شعائر اسلام کو اختیار کیا اور بت پرستی کو مطلقاً چھوڑ دیا مراسم کفر سب موقوف ہوکر اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ مین بدل مصروف ہوئے اب ذرا سمجھو کہ اسی تعزیہ داری کے بدولت ہنود جملہ کام مسلمانون مین مسلمانون کے شریک اور موافق ہو جاتے ہین آپ اولٹی جلاتے ہین مسلمانونکو مشابہت ہنود کا الزام دیا یہہ نہ سمجھے کہ اپنا ہی اسلام کہان میل کیا سچ ہے ع کلاغے تگ کبک را گوش کرد + تگ خویشتن ہم فراموش کرد۔

قال اور بڑے شرم کی بات ہے کہ تمنے قرآن و حدیث نماز و روزہ و حج زکوٰۃ سب چھوڑکر کاٹ بانس اور گاٹے مین مسلمانی مقرر کی۔

jabirabbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

اقول بڑی شرم کی بات ہے کہ جواب پا نہیں جاتے ہو پہر باتین بنائے جاتے ہو اس کاٹ بانس کو خدا نے یہہ شرف دیا ہے کہ مسلمانون کا کیا ذکر اسی کی برکت سے کفار بہی قرآن و حدیث پڑہتے اور صوم و صلوٰۃ حج و زکوٰۃ سب ارکان اسلام رفتہ رفتہ ادا کرنے لگے پس جسکے سبب سے اسقدر اشاعت اسلام ہو او سکو دیندار لوگ کیونکر شعائر ایمانی اور تمغہ مسلمانی نہ مقرر کرین۔

قال ذرا شرماؤ و بڑی بیل کا ٹہہکے الّو نہ بنو۔

اقول ؎ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند + انچہ آن شیخ ہاگفت باو میگویم

قال اور تعزیہ کا احوال ہمنے اوپر سے اودہیڑن کرکے دکہایا اور باقی رہا سہا اور دکہائے دیتے ہین۔

اقول یہہ سب مضمون کے ذہن مین منقوش ہوگیا کہ آپکا اودہیڑن بالکل کالعہن المنفوش ہوگیا ابجو باقی دکہائیگا انشاءاللہ اسیطرح بکہتا یگا۔

قال فصل تیسری چند نکرا اور ذرا دل سے سنو کہ بنیاد تعزیہ کی اس بات پر ہے کہ موت اور مصیبت مین روئے پیٹیے جسطرح ہوسکے۔

اقول بنیاد تعزیہ کی ہر موت اور مصیبت کے واسطے نہین ہے یہہ آپکا کرہی ہان مصیبت امام مین رونے اور پٹینے کو کہیئے تو صحیح ہے۔

قال اب دیکہو کہ خدا و رسول نے ایسے وقت مین تعزیہ بنانے اور مرثیہ گانیکا حکم دیا ہے یا صبر اور اپنی یاد کرنیکو فرمایا ہے۔

اقول خدا خیر کرے اب آپ ابتدائی فصل سے بگڑے کلام فقط مصیبت امام میں تہا آپنے ہر مصیبت کو عام لیلیا اور اوسپر الزام دیا غیر ہر مصیبت کے واسطے خدا و رسول نے تعزیہ بنانے کا حکم نہین دیا مصیبت امام نے منجملہ شعائر ذکر کیا ہے اور خدا و رسول کی یاد تو شادی و غم مین مقدم ہے اور صبر بہی ہر حال

jabirabbas@yahoo.com

مستحق ہے مگر رونے پیٹنے سے صبر نہیں جاتا چنانچہ اسکا ذکر بعد اسکے آتا ہے۔

قال قال اللہ تعالی یاایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ ان اللہ مع الصابرین اللہ تعالی فرماتا ہے ای مسلمانو قوت پکڑو صبر کرنے سے اور نماز سے بیشک اللہ تعالی ساتھ ہے صبر کرنیوالون کے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کچھ مشکل اور مصیبت پڑے تو اوسمین صبر اور نماز سے قوت پکڑے کیونکہ بغیر مشکل اور مصیبت کے صبر کی حاجت نہیں اور جو کوئی صبر نکرے اللہ اوسکے ساتھ نہیں اور صبر کرنا ایمان کی نشانی ہے۔

اقول اس آیہ کریمہ سے ہمکو روز عاشور حضرت امام کا نماز کے واسطے اہل شام سے مہلت طلب کرنا یاد آگیا افسوس اون اشقیا نے امام کو نماز کی بھی مہلت ندی اور آپنے نماز خوف ادا کی اپنے جد امجد کیطرح کما سیاتی فرقت احباب اور اعزہ میں روئے رولائے اون مصائب بیحساب مین صبر کے جوہر بھی دیکھائے پس صبر کرنا بیشک ایمان کی نشانی ہے لیکن رونے رولانے کو منافی صبر سمجھنا محض بے ایمانی ہے بھلا یہہ تو بتلائیے کہ یہہ آیت جنپر نازل ہوئی تھی وہ خوب اسکا مطلب جانتے تھے یا آپ اور اونہون نے جو اپنے اعزا اقارب کی مصیبتون پر گریہ و بکا بلکہ صیحہ و نالہ کیا جیسا کہ آیندہ مذکور ہوگا وہ آپکے نزدیک صابرون مین تھے یا نہین اگر تھے اور بیشک تھے تو ہم بھی رونے اور صبر کرنے مین اپنے پیغمبر اور امام کے پیرو ہین اور خدا ہمارے ساتھ ہے اور اگر معاذ اللہ آپکے زعم فاسد مین یہہ حضرات صابرون مین نہ تھے تو پھر جب پیغمبر اور امام ہی بے صبر ٹھہرے اور اونہین کی کچھ آپ رعایت نہ کرین تو ہم کیا شکایت کرین

قال اور صبر عرف اسیکا نام ہے کہ مصیبت مین آپکو نوحہ و زاری اور پیٹنے اور گریبان پھاڑنے سے بند کرے۔

اقول ہمتو اتنا جانتے ہین کہ حضرات انبیا خصوصاً حضرت سید انبیا و اہلبیت و صحابہ ان سب اکابر مین صبر جمیل موروث اجر جزیل تہا جس صبر کے ساتہہ وہ یہہ باتین جو آپنے خلاف صبر لکہی ہین کرتے تہے خواہ وہ صبر عرفی ہو یا شرعی اب ہم ان چارون چیزون کی جنکو آپ مخالف صبر کہتے ہین علیحدہ علیحدہ سند پیش کرتے ہین اما نوحہ و زاری پس حضرت یعقوب کا رونا تو مشہور اور قرآن مین اسطرح مذکور ہے وابیضت عیناہ من الحزن یعنے روتے روتے اونکی آنکہین سفید ہو گئین نور بصارت جاتا رہا برادران یوسف نے زیادہ رونے رولانے پر آپکی طرح طعنے دیئے جسکے جواب مین حضرت یعقوب نے بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل کہا ہمارے حضرت کو وقت انتقال فرزند خود حضرت ابراہیم اسقدر رونا آیا کہ جوش رقت مین جاہلون کے شبہات وا سپہ دفع کرنے کو بموجب روایت صحیحہ البکاء من الرحمۃ فرمایا اور حضرت امیر حمزہ سید الشہدا کے سانحہ پر تو اس بیتابی سے روئے اور ایسا گریہ عجیب دردانگیز مرثیہ پڑہا کہ سننے والون کے ہوش کہوئے چنانچہ مدارج النبوۃ مین ابن مسعود سے روایت ہے۔ کہ گفت ندیدم من آن حضرت صلعم را گریہ کنندہ تر ہرگز سخت تر از گریہ وی بر حمزہ ابن عبد المطلب ایستاد بر جنازہ وی و گریہ کرد و بر داشت آواز تا بیہوش شد و فرمود یا حمزہ یا عم رسول اللہ یا اسد اللہ یا اسد رسولہ یا حمزہ یا فاعل الخیرات یا حمزہ یا کاشف الکربات یا حمزہ یا ذاب عن وجہ رسول اللہ و ازینجا معلوم می شود کہ در ندبہ و بے طاقتی فریاد و آہ و نالہ نیز موجود آمدہ است و اللہ اعلم انتہی پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ مصیبت مین رونا رولانا مرثیہ پڑہنا بلکہ حالت بیطاقتی مین آہ و نالہ صیحہ و فریاد تک بہی منافی صبر نہین ہے اور جو سنگدل اسکو بے صبری سمجہے اوسکا دین و ایمان جاتا رہا کہ اوسنے ہمکو نہین بلکہ رسولخدا کو

بے صبر کہا اور خود آن حضرت کے غم مین اہلبیت کا تو کچھہ ذکر نہین صحابہ نے یہہ حالت بنائی کہ گریہ وزاری و نالہ و بیقراری کیسی بلکہ جزع و فزع تک نوبت آئی عن سالم بن عبید الاشجعی قال لما مات رسول اللہ صلعم کان اجزع الناس کلّھم عمر ابن الخطاب رض یعنے جب حضرت پیغمبر نے انتقال کیا تو سب سے بڑہکر جزع فزع کرنیوالے حضرت عمر تہے اور اس سے بڑہکر ابن میسر کی روایت ہے کہ جب حضرت کی وفات ہوی تو شدت غم والم سے صحابہ عدول کے عقول زائل ہوگئے اور بعض زمین گیر ہوکر قیام سے اور بعضی گونگے ہوکر کلام سے معذور ہوگئے اور ابن عباس کا یوم الخمیس یا یوم الخمیس کہہ کہکر رونا تو بہت مشہور اور صحیح مسلم وغیرہ مین بہی مذکور ہے اب ہم نہین جانتے کہ یہہ سب صحابہ کی بے صبری ہے یا آپکو خود سے صبر سے بیخبری ہے اب سر پیٹنا اور گریبان پہاڑنا لیجیے اوسی مدارج مین یہہ عبارت ملاحظہ کیجیے پس فرمود آن حضرت بفرما ابا بکر را کہ بگذارد نماز با مردم پس بیرون آمد بلال دست بر سر زنان و فریاد کنان انتہی پہر جامع کبیر سے یہہ روایت گریبان پہاڑنے کی نکالیے اور حضرت خلیفہ ثانی پر طعن بیجا کرنے سے اپنے گریبان مین سونہہ ڈالیے عن عبد اللہ بن عکرمہ قال عجبا لقول الناس ان عمر ابن الخطاب نھی عن النوح ولقد بکا علی خالد بن الولید بمکۃ والمدینۃ نساء بن المغیرۃ سبعا یشققن الجیوب ویضربن الوجوہ وما نھیھن عمر رض یعنے عبد اللہ بن عکرمہ نے کہا کہ تعجب ہے لوگون کے اس کہنے سے کہ حضرت عمر نے منع کیا نوحہ و بکا کرنے سے حالانکہ خالد بن ولید پر مکہ اور مدینہ مین سات عورتین قبیلہ بنی مغیرہ کی روئین اور اپنے گریبان پہاڑے اور سونہہ پر طمانچہ مارے اور حضرت عمر نے اونکو منع نکیا انتہی پہر آپ کیا حضرت شیخین کے بہی اتالیق ہوگئے ایسے حد سے گذر گئے کہ جزء باتونسے اونہین بہی کچہہ تعرض

کیا اونکو بھی منع کرنے لگے۔

قال اور نماز پڑھنی مصیبت مین گویا اللہ کی طرف رجوع اور دعا کرنی ہے ہمارے پیغمبر صلعم جب دکھہ مین ہوسکتے تھے نماز پڑہنے لگتے تھے۔

اقول مصیبت مین تو اللہ کی طرف رجوع ہوتی ہی ہے اور غمزدہ کی آنکھہ بھی روتی ہے سچ ہے ہمارے حضرت صلعم جب دکھہ مین ہوتے تھے نماز پڑہنے لگتے تھے اور روتے تھے پس جب تک آپ صاف صاف اسکا اقرار کیجیے گا کہ ہمارا رونا رولانا صبر کے خلاف اور مقدوح نہین یا حضرت پیغمبر کا نوحہ و فریاد صبر کے موافق اور ممدوح نہین تب تک آپکا پیچھا نہ چھوٹے گا اب جس شق کو چاہیے اختیار کیجیے اختیار ہے گو بہت سوچ سمجھکر کہ ایک مین فقط عار اور دوسری مین خوف

قال اور جب حضرت سارا کو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی تہین بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا حضرت ابراہیم عین اس مصیبت مین نماز پڑہنے لگے اور وہان حضرت سارا نے بھی جاکر بادشاہ کے سامنے نماز شروع کی۔

اقول یہہ تو ہوا لیکن آپکو یہہ کیا قلب ماہیت ہوئی کہ بڑے آدمی کی بی بی کا اسطرح بالا علان نام لیکر اونکی ذلت اور شکست اسطرح بیان کرتے ہیں کہ اونکی بی بی کو بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا کچھہ آپکو ہتک حرمت حضرت ابراہیم خلیل سے پیغمبر جلیل کا خیال نہ آیا خدا کی قدرت دیکھی جس بات پر آپنے ہمکو ہتک حرمت امام کے طعنے دیئے ایک طوفان برپا کیا وہی کلمہ پیغمبر کی نسبت خدا نے آپکے موںہہ سے کہوا دیا تاکہ آپ اپنے موںہہ سے قائل ہوجائین بیان امر واقعی مین ہتک حرمت کی تہمت نہ لگائین۔

قال اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی حالت موت سنکر نماز پڑہنے لگے۔

Powered by: Rana Jabir Abbas

اقول اور کالی جمعرات کو یاد کر کے رونے ہی لگے۔
قال اور مشہور ہے کہ حضرت امام حسین ہی سجدے ہی مین شہید ہو گئے۔
اقول یہہ اوس نماز آخری کا سجدہ تہا جسکے پڑہنے کی آپنے مہلت نہ پائی اور وقت شہادت ادا فرمائی۔
قال اب سمجھو کہ تعزیہ ان دونون باتون کے خلاف بے صبری کی جگہہ سر پیٹنا اور چہاتی کوٹنا اور نعش بنا کر کوچہ و بازار مین نکالنا اور نماز کی جگہہ مرثیہ کہ جسمین تمام بے صبری اور شکایت تالو سے نکلتی ہے۔
اقول موذن رسول ذوالجلال حضرت بلال کا صبر کے ساتھہ سر پیٹنا صحابہ کا چہاتی کوٹنا شدت غم والم سے گونگے بہرے ہو جانا آنحضرت صلعم کا نماز کے ساتھہ مرثیہ۔ یا حمزہ یا عم رسول اللہ۔ پڑہنا اور بآواز بلند رونا نعش امیر حمزہ کو معرکہ سے گہر تک لانا پہر گہر سے باہر نکالنا یہہ سب امور متواتر ثابت ہین۔ اور تعزیہ مصیبت امام مین انہین سب باتون کا معین ہے اب اولٹی سمجھہ کو چہوڑو اور سیدہی طرح سمجھو کہ تعزیہ ان دونون باتون کے موافق ہے اور ہمارے مرثیے تو ایسے نہین کہ جنمین بے صبری اور شکایت ہو ہان آپکا مرثیہ جو جزی وقت اور مشقت سے حضرت ابراہیم و سارا کے حال مین کہا ہے شاید آپکو ایسا ہی معلوم ہوتا ہو کہ جسمین تمام بے صبری اور شکایت تالو سے نکلتی ہے۔
قال معلوم ہوا کہ تعزیہ مین سراسر بے صبری ہے کہ جس سے اللہ کا ساتھہ چھوٹتا ہے اور پیغمبرون اور اامامون کے طریقہ اور خدا کے حکم سے کہ مصیبت مین نماز پڑہنا اور صبر کرنا ہی مخالف ہے۔
اقول معلوم ہوا کہ پیغمبرون اور اامامون نے جو مصائب مین گریہ وزاری خصوصاً ہمارے پیغمبر نے جو امیر حمزہ کے حال پیر اور صحابہ ممدوحین مقبولین نے جو رسول خدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کی انتقال پر فریاد و بیقراری کی وہ آپکے نزدیک سراسر بے صبری اور خدا کی حکم سے بالکل بے خبری ہے نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد فی حق ھولاء الامجاد۔

قال قال اللہ تعالی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون اور نہ کہو جو مارا جاے اللہ کی راہ مین کہ مردے ہین بلکہ زندہ ہین لیکن تمکو خبر نہین انتہی بدر کی لڑائی کے بعد صحابہ شہیدون پر افسوس اور غم کرتے تہے کہ دیکہو فلانے نے اپنی جان دیا اور دنیا کی لذت سے محروم ہوا سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ جو کوئی اللہ کی راہ مین مارا گیا اوسکو مردہ سمجہکر اوسپر افسوس اور ماتم کرنا نہ چاہیئے

اقول اب بے اعتدالی کی یہانتک نوبت پہونچی کہ خدا کے کلام مین بہی ایجاد بندہ ہونے لگی یہہ طوفان ہو رہا ہے کہ جو جی مین آیا وہ اپنے مطلب پوچ کی تائید مین بے تکلف بڑہا یا بہلا آیہ مصدورہ کے کس لفظ کے یہہ معنی بیان ہوئی کہ جو اللہ کی راہ مین مارا گیا اوسکو مردہ سمجہکر اوسپر افسوس اور ماتم کرنا نچاہیے اللہ ری جرات کہ آپ ہی تو یہہ فقرہ جمایا اور کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا۔ پس ویل اونکے لیئے ہے جو لکہتے ہین کتاب اپنے ہاتہون سے پھر کہتے ہین کہ یہہ خدا کے پاس سے ہے تاکہ بیچین اوسکو کم قیمت قربان اس قرآن خوانی اور تفسیر دانی کے اجلہ صحابہ پر بہی یہہ الزام لگایا کہ اون بزرگوارون نے لذات فانیہ دنیا کی محرومی پر غم کہایا سچ ہے تعصب دشمن ایمان بد بلا ہے گویا یہہ شعر آپ ہی کے واسطے موزون ہوا ہے ؎ گر تو قرآن برین نمط خوانی ÷ ببری رونق مسلمانی۔

اقول کیونکہ وہ اللہ کے پاس زندہ ہین اور اپنے زندہ کا کوئی جہان مین ماتم نہین کرتا پہر اللہ کے زندہ پر کیون ماتم کرے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Powered by: Rana Jabir Abbas

اقول واہ سبحان اللہ کیا معقول دلیل ہے واقعی جیسی آپکو سوجہی ایسی تو
پیغمبر و امام ایکطرف معاذ اللہ خدا کو بہی نہ سوجہی باوجودیکہ شہدا اوسکے پاس
زندہ موجود ہین اور بقول آپکے اپنے زندہ کا جہان مین کوئی ماتم نہین کرتا
پہر کیون آسمان و زمین سے اونکا غم اور ماتم کروایا اور ما بکت علیہم السماء
والارض فرمایا۔

قال محرر ہان اتنا فرق ہے کہ اللہ کے زندہ کی تمسے ملاقات نہین۔

اقول غنیمت ہے اتنا فرق تو نکالا مگر کیا فائدہ کہ آگے چلکر پہر بہکو گے۔

قال سواسکو یون سمجہو کہ جیسے کوئی تمہارا بزرگ یا قریب کسی ولایت دور دست
مین نکل گیا ہو اور تم سنو کہ وہ وہان صحیح و سلامت چین مین ہے تو البتہ یہہ حال
سنکر اوسکے سفر کی مصیبت کو یاد کرکے ہرگز ماتم نہ کروگے۔

اقول دیکہئیے بہکئیے نہ اور ایسے بہکے کہ حضرت رسول خدا صلعم کا بہی لحاظ نہ رہا
اور بے سوچے سمجہے یہہ خود تراشیدہ فقرہ کہا معاذ اللہ کیا حضرت پیغمبر کو آپکے
برابر بہی سمجہہ نہ تہی کہ وہ حضرت امیر حمزہ کی شہادت سے بآواز بلند گریہ وزاری
نالہ و بیقراری نفرماتے اور اپنی دل غمدیدہ اور خاطر زخم رسیدہ کو یون سمجہاتے کہ وہ
ہمارے بزرگ اور قریب ایسی ولایت مین گئے جو منصوص بنص جنات تجری من
تحتہا الانہار اور جسکا مثل نظیر دنیا مین دشوار ہے اور ہمنے سنا کہ وہ وہان صحیح
و سلامت بعزت و کرامت ایسے چین مین ہین جو دنیا مین نصیب نہین پہر یہہ
خوشی کا حال سنکر اونکے سفر کی مصیبت کو یاد کرکے ہرگز غم اور ماتم نہ کرین لیکن
جب حضرت پیغمبر نے ایسا نکیا اور خدا نے بذریعہ وحی و جبرئیل اونکو یہہ حکم نہ دیا
پہر بیچارا ہم ہیچمدان کس گنتی مین ہین اور خدا کی و رسول ص کی اطاعت سے مجبور ہین۔

قال اب اسیطرح امام علیہ السلام کا حال ہے کہ اللہ کی راہ مین شہید ہوئی یا سمجہو

jabir.abbas@yahoo.com

اور اُنکو زندہ جان بوجھکر بے صبری کا کام نکرو۔

اقول حضرت پیغمبر واقعہ شہادت امام کی خبر سنکر روئے روز شہادت امام سر و ریش مقدس پر خاک ڈالی ہمنے آن حضرت کی پیروی کی پھر کیون بیصبری کا کام کرتے اور بے صبری کا الزام دہرتے ہو۔

قال آیہ ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ت اور البتہ ہم آزمائینگے تمکو کچھ ایک ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان سے مالون کے اور جانون کے اور میوون کے نقصان سے اور خوشی سنا صبر کرنیوالون کو جب پہنچے اونکو مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسیطرح پھر جانا ہے اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المفلحون ت ایسے لوگ اونہین پر شاباشی ہے اور مہربانی ہے رب کی اور وہی ہین راہ پر ف اس آیت سے بہت فائدہ اور حکم بوجھے گئے کہ جب کسی پیغمبر اور امام کا اسطرحکے مصیبتون مین جو آیت مین مذکور ہوئیں گرفتار ہونا معلوم ہویا اب کوئی مسلمان گرفتار ہو تو اوسکو اللہ کی آزمائش سمجھے اور اوسمین صبر کرے اور انا للہ پڑہے۔

اقول سب خاصان خدا مصیبت و ابتلا مین اللہ کی آزمائش سمجھکر صبر کرتے اور انا للہ کہتے آئے ہین مگر رونے اور غم کرنے کو مخالف صبر کوئی نہین سمجھا اسیواسطے جو محب امام ہے وہ مجلس مین مصیبت امام پر روتا ہے اور خاتمہ ذکر مصیبت کا اسی کلمہ انا للہ پر ہوتا ہے۔

قال اور واقعی ہے کہ اللہ سبحانہ کی آزمائش مین خواہ اپنے اوپر خواہ اپنے کسی بزرگ اور قریب پر ہو ماتم اور بے صبری کے کام کرنا نہایت خامی اور ودشمنی سے جی چھپانا ہے۔

اقول جب دوست کی آزمائش میں دوست نے یہہ کہدیا ہو کہ رونا اور غم کرنا صبر کے خلاف نہیں تو پہر رونا رولانا نہ بے صبری کا کام اور نہ دوستی سے جی چہپانا ہے بلکہ یہہ فقط مصیبت امام پر نہ رونے کے لئے حیلہ بہانہ ہے حدیث کا ترجمہ جو مولوی خرم علی بلہوری کا ہے دیکہئے کہ آن حضرت صلعم نے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکہہ اور غم کرتا ہے دل اور نہیں کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ کہتے ہیں انتہی یعنی انا للہ کہنے کے ساتہہ رونے اور غم کرنیکا برابر جوڑ لگا ہوا ہے اب ان وہابی کے کہنے سے آپکا اطمینان ہوا پہر اس غم و ماتم کو بے صبری کا کام ٹہرانا دوستی سے جی چہپانا اور خامی یعنی ایمان کی خامی اور شیطان کی غلامی ہے۔

قال خصوص اوس وقت میں کہ دوست کہکر آزماوے تو اور بہی مضبوطی چاہیے اور یہی سبب ہے کہ انبیا اولیا پر بے سبب مصیبتیں گذریں اور وے راضی برضا اور صابر بقضا ہی رہے۔

اقول ہم نہیں جانتے کہ آزمائش میں کوئی حضرت پیغمبر اور اہلبیت پیغمبر سے زیادہ مضبوط ہو باینہمہ آن حضرات کا رونا رولانا غم کرنا بتواتر مذکور ہوچکا پس اگر گریہ وزاری منافی صبر خلاف مرضی باری ہوتی اور اوسمیں بے صبری پائی جاتی تو کبہی آن حضرات سے ایسی بے صبری وقوع میں نہ آتی۔

قال یہہ کہیں نہیں کہا کہ مصیبت کے واسطے خواہ اپنے اوپر ہو خواہ اپنے قریب یا بزرگ پر نبی بارہ اور ولی بارہ اور امام بارہ بنایا ہو۔

اقول خدا نہ کرے کہ جہوٹ بولنے کی عادت پڑ جائے یہہ اگلے پیغمبروں سے لیکر ہمارے پیغمبر کے اہلبیت تک اکثروں نے کیا ہے کہ مصیبت کے واسطے خواہ اپنے قریب یا بزرگ پہ ہو نبی باڑہ و ولی باڑہ وغیرہ بنایا ہے چنانچہ روایات صحیحہ میں

jafar.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

آیا ہے کہ حضرت یعقوب پیغمبر نے اپنے عزیز قریب حضرت یوسف کے فراق مین کنعان کے باہر بیت الحزن بنایا تہا کہ صبح سے شام تک اوسی مین بیٹھے رویا کرتے تہے اور حضرت خاتون جنت تو اپنے پدر بزرگوار کے غم مین اسقدر روتی تہین کہ بالآخر اہل مدینہ نے پریشان ہوکر حضرت امیر سے شکایت کی کہ آپ دختر حضرت رسولخدا کو سمجہائین کہ وہ یا دنکو رویا کرین یا رات کو گریہ وزاری فرمائین کہ ہم اونکے دن رات روتے سے تنگ آگئے ہین تب حضرت امیر نے مدینہ سے باہر بقعہ حضرت پیغمبر کے واسطے ایک بیت الحزن بنوایا کہ صبح سے حضرت امیر کے ساتہہ وہ اوس بیت الحزن مین تشریف لیجاتی تہین اور دن بہر وہان روتی تہین اور رات کو آپ ہی کے ساتہہ گہر آتی تہین پس اصل بنانا تو ثابت ہے فقط تسمیہ مین تفاوت ہے خواہ بیت الحزن کہو خواہ نبی بارہ وامام بارہ کہو جب سے اب جو کوئی نبی بارہ وامام بارہ بناتا ہے پیغمبر وامام ہی کی تقلید سے بناتا ہے آپکو ناحق ایسا غصہ آتا ہے جو بیکار جہوٹ بلواتا ہے۔

قال اور اوسمین تعزیہ رکہکر اور مرثیہ گاکر چہاتی کوٹتے اور سر پیٹتا ہو۔

اقول یہہ وہی ہر پہیر کر ہر یل کی لکڑی پکڑنا ہے جسکا جواب بکرات ومرات ہو چکا ہے اب کہانتک کوئی اپنا سر خالی کرے اور کیونکر آپکو ذہن مین جاگی کرے

قال اور اللہ تعالے قرآن شریف مین ستتر جگہہ سے زیادہ صبر کی تعریف کی ہے اور ثواب صبر کرنے کا بے انتہا فرمایا اور ماتم کرنیکا مصیبت مین ایک جگہہ بہی ذرا سا ثواب نہ کہا اور کسی نبی ولی امام کے واسطے ماتم مخصوص نہین کیا۔

اقول ماتم کے معنے منتہی الارب کے ترجمہ مطبوعہ مین (اندوہ یا شادی مین آدمیون کا مجمع یا عورتون کے مجمع کے ساتہہ مخصوص ہے اور عرف مین عورتونکی مجلس کے ساتہہ مخصوص ہے جو کسی کے مرگ کے وقت مجتمع ہون) پس اگر

jabirabbas@yahoo.com

خدا نے کسی نبی و ولی امام کے واسطے ماتم مخصوص کیا تو پھر کیون حضرت پیغمبر نے بعد شہادت حضرت امیر حمزہ جب خانہای انصار سے شہدا پر آواز عورتوں کی رونے کی سنی تو کلمہ حسرت آمیز و اما حمزہ فلا بواکی لہ فرمایا اور انصار نے یہ سنکر پہلے اپنی عورتون کو خانہ حضرت امیر حمزہ مین رونے اور ماتم کرنے کو بھیجا یا آپ آرام فرماتے تھے جب صدای ماتم و شیون زنان انصار آن حضرت کے گوش گذار ہوئی تو بیدار ہوکر پوچھا کہ خانہ حمزہ مین کون عورتین روتین اور ماتم کرتی ہین معلوم ہوا کہ زنان انصار ہین آپنے اونکے حق مین دعای خیر فرمائی۔

قال اور حدیث مین آیا ہے کہ صبر نصف ایمان ہے اور ماتم کو کہین چالیسوان حصہ بھی ایمان کا نہ کہا۔

اقول جنہون نے حدیث مین صبر کو نصف ایمان فرمایا ہے اونہین حضرت نے اپنے عم بزرگوار کی مصیبت مین زنان انصار سے شیون و ماتم بھی کروایا ہے پس معلوم ہوا کہ ماتم مخالف صبر نہین بلکہ ان دونون کا ایک ثواب ہے پھر آپکا حال تو بیچ بالکل نقش بر آب ہے۔

قال اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان مصیبت مین جزع و فزع کے مقام مین کلمہ انا للہ بار بار کہے اللہ اوسکو اچھا بدلا اوس مصیبت کا دے اور اجر و ثواب اوسکا ذخیرہ رہے۔

اقول اب ہم سمجھے کہ اسی لفظ جزع و فزع سے آپ ہر جگہہ دہوکا کھاتے ہین یا اسکی کراہت احادیث مین پاکر عمداً اسکے معنے گریہ و زاری ٹھہرا کر شور و غل مچاتے ہین قربان آپکی سمجھہ کے ع از افادات شیخ ما چہ عجب گریہ شا شنید گفت بارانست۔ حضرت سلامت ایسا کج فہمی بھی کج بحثی محض بے سود ہے دیکھیے جزع و بکا کے معنون مین صراح مین تفرقہ بین موجود ہے جزع کے

jabir.abbas@yahoo.com

معنے ناشکیبائی کردن نقیض صبر آئی ہین اور بکا کے معنے گریہ با آواز بلند فقط بتائے ہین پس مصیبت مین شکوہ و شکایت اور بے صبری کرنا جزع و فزع ممنوع ہی اور رونا اور غم کرنا بلکہ با آواز بلند رونا مین صبر اور شروع ہے۔

قال اور رسول خدا نے کہا ہے کہ ہماری است کو وہ چیز دی ہی کہ کسی اگلی است کو نہین دی اور وہ کلمہ انا للہ ہے کہ مصیبت کے وقت کہتے ہین

اقول جہان حضرت رسول خدا نے یہہ فرمایا ہے کہ مصیبت کیوقت کلمہ انا للہ کہتے ہین وہان یہہ بہی فرمایا ہے کہ دل سے غم اور آنکہہ سے آنسو بہی جاری رہتے ہین پس جب رونے اور انا للہ کہنے مین ربط ہو گیا تو آپکا مطلب خبط ہو گیا۔

قال اور مسند امام احمد مین خود حضرت امام حسین سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب مسلمان کو مصیبت پہونچے اور بعد مدت کے اوس مصیبت کو یاد لاوے اور نئے سر سے پہر انا للہ کہی تو اللہ تعالی اوسکو اجر تازہ بخشتا ہے گویا وہ مصیبت گذشتہ ابہی پہونچی۔

اقول اسی طرح مسند امام احمد مین روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا من بکی علے الحسین وجبت له الجنة یعنے جو مصیبت امام حسین پر روئے بہشت اوسپر واجب ہے لیجیئے اب پوری تحقیق ہو گئی اور امام احمد ہی سے انا للہ کہنے اور رونے دونون باتونکی تصدیق ہو گئی

قال الغرض جب مصیبت کے وقت قرآن مین صبر کرنے اور انا للہ کہنے پر بشارت اور صلوات اور رحمت اور ہدایت مقرر ہوئی اور پیغمبر اور امام کے ہی قول سے مصیبت مین انا للہ کہنے کا حکم معلوم ہوا تو صاف بوجہا گیا کہ جو اسکے خلاف بجائے صبر اور انا للہ کے

Presented by: Rana Jabir Abbas

ماتم اور مرثیہ اور تعزیہ مقرر کرے وہ اس بشارت اور رحمت اور صلوات سے
بے نصیب ہے اور راہ سے گمراہ اور خدا اور رسول اور امام کی کہنی اور طریقہ سے باہر

اقول الغرض جب ثابت ہو چکا کہ غم والم رونا ورولانا صبر اور انا للہ
کہنے کے خلاف نہیں بلکہ حضرت پیغمبر نے ۔ البکاء رحمة ۔ فرمایا امام نے ۔ لا یذکرنی
مومن الا بکی ۔ ارشاد کیا ۔ امام احمد نے مصیبت امام کے رونے پر من بکی
علی الحسین وجبت له الجنة کو سند لیا تو صاف بوجھا گیا کہ صبر کرنے
اور انا للہ کہنے اور رونے اور غم کرنے پر بشارت اور صلوات اور رحمت
اور ہدایت مقرر ہوئی اور پیغمبر و امام کے قول سے ہی مصیبت مین انا للہ
کہنے کے ساتھ رونیکا حکم معلوم ہوا بلکہ بکا کا خود رحمة ہونا ثابت ہوا
پس جو اسکے خلاف ماتم اور مرثیہ اور تعزیہ کو جو معین گریہ و بکا مین
مقرر کرنا اس بشارت اور رحمت اور صلوات سے بے نصیب ہونا
سمجھے وہ خود دولت ایمان سے بے نصیب اس بشارت و رحمت سے
دور فریب شیطان سے قریب ہے۔

قال اب اے مسلمانون جب تمکو حضرت امام کے مصیبت یاد آوے
تو یہی لازم ہے کہ موافق حکم خدا و رسول اور امام کے صبر کرو اور انا للہ پڑھو۔

اقول اے مسلمانون تم آدہی بات نہ مانو خدا و رسول اور امام کے پورے
حکم کی تعمیل واجب جانو جب تمکو حضرت امام کی مصیبت یاد آوے
تو رو و رولاؤ امام کا تعزیہ بناؤ وانا للہ کہو اور صبر کرو۔

قال بڑی مصیبت کی بات ہے کہ نہ خدا کا کہنا مانو نہ پیغمبر کا نہ امام کا

اقول بڑی مصیبت کی بات ہے کہ جو تمہارے ذہن مین جم جائے
اوسکو خدا اور رسول اور امام کا کہنا سمجھو اور اوسکی تائید واجب جانو

jabir.abbas@yahoo.com

اور ہم خدا اور رسول و امام کا فرمانا ہزار سمجھایئن ہرگز نہ مانو۔

قال اور کہنا مانو تو احسان اور دلگیر کا۔

اقول احسان و دلگیر نے کیا خلاف خدا و رسول کے کہا جو ہم اونکا کہنا نہ مانین اونکے مرثیونمین حضرت امام کے صبر و شجاعت کا بیان اشقیای امت کے ظلم و جور کا اعلان ہے مدارج النبوۃ مین حسان ابن ثابت کا حال دیکھیئے جو حضرت سید المرسلین کی مدح کفارہ و مشرکین کی ہجو نظم کرتے تھے اور آنحضرت صلعم بنفس نفیس اونکے واسطے منبر رکھوا کر پڑھواتے تھے اور بکمال بشاشت ان اللہ یوئد حسان بروح قدس فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ حسان کے کلام سے مشرکونکے دلونمین گویا خلش تیر پیدا ہی اس ارشاد سے تعریف مرثیہ و نظم دلگیر و احسان بھی مثل نظم حسان ہویدا ہے۔

قال اور بیحیائی سے امام کی محبت کا دعوی کرو قربان اس محبت اور اس اعتقاد پر یہہ تو صاف مخالفت اور دشمنی ہے ایسی مخالفت کو محبت کا دعوی کرنا اور اپنے تیئن محب اہلبیت مشہور کرنا خلاف واقع اور صرف نادانی ہے۔

اقول محبت ایسی چیز نہین جو بنائے سے بن سکے یا چھپائے سے چھپ سکے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ہمتو ایسے محب اہلبیت مین جنکی محبت نے مخالف اور موالف کے دلون پر سکے بٹہلائے حتی کہ جو حب آل محمد کا دعوی کرے وہ بقول امام شافعی رافضی کہلائے یہہ تو آپ خود ہی کہہ آئے ہین پھر یہان کیون بھول گئے سچ ہے ایسی لوگونکو حافظہ نہین ہوتا۔

Powered by: Rana Jabir Abbas

قال محب اہل بیت وہ لوگ ہین جو اونکی حکم اور مرضی کی باتکو سر اور آنکہون سے مانتے ہین اور جان و دل سے اوسکو خوش ہو کر بجا لاتے ہین اور اوسمین کسی اور کی پیروی ہرگز منظور نہین رکہتے۔

اقول آپکو قسم ہے خدا و رسول کی اے توبہ رسول کی قسم تو آپکے نزدیک بدعت ہوگی فقط خدا کی قسم سچ بتائیے کہ وہ کون لوگ ہین واللہ اگر چراغ لیکر تہتّر فرقہ اسلام مین ڈہونڈہیئے گا تو ایک ہی فرقہ ایسا ملیگا جو اہلبیت کے حکم اور مرضی کی باتکو سر اور آنکہون سے مانتے ہین اور جان و دل سے اوسکو خوش ہو کر بجا لاتے ہین اور اوسمین کسی اور کی پیروی ہرگز منظور نہین رکہتے سوخہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔

قال اسیطرح مرثیونسے حدیث مین منع آیا ہے چنانچہ کتاب ابن ماجہ مین یہہ حدیث ہے کہ نہی رسول اللہ صلعم عن المراثی یعنے منع فرمایا رسول خدا نے مرثیون سے۔

اقول یہہ نہی اون مرثیون سے ہے جو ایام جاہلیت مین مشعر یا مشعور ... پڑہے جاتے تہے یا جو مرثیہ آپکے یزید نے گڑہا اور حضرت امام سے ... کا انتقام لیت اشیاخی ببدر شہد و اسپڑہا نہ مراثی معمولہ اہل اسلام ہے جنکو حضرت سید انام اور اہل بیت کرام و صحابی عظام برابر پڑہا کیے جیسا کہ بیان ہوا

قال اور صبر اسکا نام نہین ہے کہ آدمی اپنے دلمین کدورت کسی مکروہ کام کی نہ پاوے اور پاوے تو اوسکو مکروہ نجانے کیونکہ یہہ دونون امر طاقت بشری سے باہر ہین بلکہ حقیقت صبر کی یہی ہے کہ باوجود کدورت اور کراہت طبعی کے خلاف عقل اور شرع سے آپکو بند رکہے اور پیغمبر اور امام سب اسیطرح صبر کرتے آئے ہین اور عین مصیبت کیوقت اپنے تئین خلاف شرع

jabir.abbas@yahoo.com

اور عقل سے باز رکہے اور فقط آنسو جاری ہونا چہرہ متغیر بنانا خلاف شرع اور صبر کے نہین ہے۔

اقول یہی تو ہم بہی کہتے چلے آتے ہین کہ رونا رولانا چہرہ متغیر بنانا صبر اور شرع کے خلاف نہین ہے۔ اب آپ بہی راہ پر آئیے اور صبر کے معنے رونے اور چہرہ متغیر کرنے سے موافق بتائیے۔

قال اور صبر بہی سمجہو تو وہی ہے کہ جو اول صدمہ کیوقت واقع ہو اور جب مصیبت گذر گئی پہر او سوقت ترک شکایت اور جزع و فزع صبر نہین گنا جاتا بلکہ اسکو تسلی اور دلاسا کہتے ہین اور اسیواسطے علما نے کہا ہے کہ جو کسیکو اس بات کی تکلیف دیجائے کہ ہمیشہ مصیبت پر رو یا پیٹا کرے وہ تکلیف مالایطاق ہے سچ ہے جو کسی بڑے محب اور تعزیہ دار سے یون کہا جائے کہ مہینا بہر متواتر امام کے غم مین رویا کرے مہینا کسکا دو روز متواتر نہ رو دیا جاوے۔

اقول مراتب محبت و عرفان و اخلاص و ایقان بحسب اختلاف طبائع بنی نوع انسان مختلف اور متفاوت ہوتی ہین بدین وجہ لوگ بہی مختلف طور رو تے ہین حضرت یعقوب مہینا کیسا برسون روے تا اینکہ روتے روتے آنکہین سفید ہو گئین حضرت خاتون جنت کو بعد انتقال آن حضرت کبہی ہنستے نہ دیکہا استغفر اللہ ہنسنا کیسا اسقدر رو تی تہین کہ اہل محلہ تنگ آ گئے حضرت امیر نے بیت الحزن بنایا آخر کو روتے ہی روتے پدر بزرگوار سے جا ملین دنیا سے انتقال فرمایا بیمار کربلا بعد واقعہ شہادت حضرت سیدالشہدا چالیس برس تک اسقدر جوش و خروش سے روئے کہ رخسار ہاے مبارک گہل گئے ہمکو یہہ اخلاص و عرفان جو پیغمبرون اور اہلبیت کو حاصل تہا کہان نصیب جو ہم آن حضرات کے برابر ہو سکین اور اس حد تک رو سکین مگر بتقاضائے عقیدت و محبت بقدر طاقت بشری

ہم بہی روتے رولاتے ہین خدا ہمکو توفیق زیادہ عطا فرمائے اور بجز اپنے خوف اور مصیبت اہلبیت کے اور کسی غم دنیا مین نہ رولائے دیکہیے سچی محبت ایسی ہوتی ہے کہ مصیبت امام پر رونے رولانے کی نسبت آپکے مونہہ سے بہی کسی بڑے محب اور تعزیہ دار ہی کا نام نکلا اور کسی کا نہ نکلا۔

قال قال اللہ تعالی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون ت اور تو نہ سمجہہ جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین مردے ہین بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہین فرحین بما اتہم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بہم من خلفہم الا خوف علیہم ولا ہم یحزنون خوشی کرتے ہین اسپر جو دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوش ہوتے ہین اونکی طرف سے جو ابہی نہین پہونچے انمین پیچہے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے انکو نہ غم ف اس آیہ سے معلوم ہوا کہ شہید لوگ کہاتے پیتے خوشیان کرتے ہین ہرگز انکو غم اور رنج نہین اور اسیطرح سمجہو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام بہی نہایت خوش اور بے غم ہونگے کیونکہ اللہ کی راہ مین شہید ہوئے ہین۔

اقول پہر کیا آپکی خوشی اسمین تہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے جیسی مصیبتین دنیا مین اوٹہائین اپنے رب کے پاس بہی ویسی مصیبتین اوٹہاتے نہ خوشیان کرتے نہ کچہہ کہاتے پیتے۔

قال الغرض قطع نظر اور باتون سے اب ماتم کرنا اور تعزیہ بنانا آپکے حال کے بہی خلاف ہے اور اونکی ضد کہ وے خوش اور بے غم ہین اور تم اونکے لیے ماتم کرتے ہو

اقول حضرت خاتم انبیا جنپر قرآن نازل ہوا اور آپ معانی آیات اور کلام خدا کے دقائق و نکات سے ایسے واقف اور عالم تہے کہ خدا نے اونکی شان مین

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

ومایَنطِق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی فرمایا اسپر بہی حضرت امام
حسین اور حضرت امیر حمزہ کا جو اوس زمانہ مین سیّد الشہدا تہے اور اونکا کہانا
پینا خوشی کرنا تو سب شہیدون سے بڑہکر ہوگا کسقدر غم کیا اونکی مصیبت مین
مرثیہ پڑہا بیتاب ہوکر روئے حالت غم کی زنان انصار کے حقمین جو امیر حمزہ کو
روتی آئین تہین دعای خیر کی آپکی طرح اونکے حال کے خلاف اور ضد ہونیکا
حضرت پیغمبر کو ہرگز خیال نہ آیا اگر بالفرض آنحضرت کو سہو ہوا تو حضرت
جبرئیل بلکہ خود خداوند جلیل نے بہی تنبیہ نفرمایا کہ وے خوشیان کرتے ہین
تم اونکے حال کے خلاف اور اونکی ضدمین غم کرتے ہو مرثیہ گاتے ہو کیون
ایسی بہول چوک سے اپنی کہری رسالت مین بٹہ لگاتے ہو الغرض جو باریکیان
پیغمبر کو عمر بہر قرآن سے نہ معلوم ہوئین تہین وہ بارہ سو برس کے بعد اس
تیرہ صدی مین آپکو خوب سوجہین کہ جسمین حضرت پیغمبر تک الزام سے نہ بچے
ہمارا کیا حسنا ہذا شئی عجاب۔

قال اور ایسے وقت مین اگلی مصیبت کو یاد کرکے رونا ویسی بات ہی جیسی کوئی
کسیکا دوست چوتہی تاریخ رجب کی کچہہ بیمار رہا ہو یا ایذا پائے ہو اور بعد
تہوڑے عرصہ اوسکو غسل صحت حاصل ہوا اور سب طرحسے نعمتین کہانے
پینے لگے اور کوئی درد و غم باقی نہو اور نہایت چین اور خوشی مین ہو
پہر رجب کی چوتہی تاریخ آوے کوئی اگلی بیماری اور درد کو یاد کرکے ماتم کرنے
لگے ہرچند لوگ اوسکو سمجہادین کہ اب آپ اچہے اور خوش ہین اور کسیطرحکا
درد و غم نہین وہ شخص سمجہائے نہ سمجہے اور کہے کہ اچہا اور بےغم ہین تو کیا ہوا دن
اور تاریخ تو وہی ہے بہلا ایسے شخص کو کیا کہوگے آخر یہی کہوگے کہ یہہ شخص
یا دشمن یا سودائی جو خوشی کے وقت واہی تباہی باتین کرتا ہے یہہ مخالف کا

jabir.abbas@yahoo.com

کا کام موافق سے ہرگز ایسا نہو گا۔

اقول ہم کہانتک ہندی کی چندی کرین ایک بات کو کتنے مرتبہ سمجھاوین اس مقام مین فقط وہی ابن عباس کا حال یاد دلایا جاتا ہے جو جمعرات کا دن یاد کرکے رویا کرتے تہے اور وہی اگلی مصیبت اور پنجشنبہ کا دن یاد کرکے جان کہویا کرتے تہے اور اسمین کچہہ شک نہین کہ کسی روز معین یا تاریخ معین کو یاد کرکے رونا رولانا تجدد حزن وملال ہے چنانچہ کلام صاحب مرقات شارح مشکوۃ اسی روایت ابن عباس مین اسپر دال ہے حیث قال ویحتمل ان یکون لتذکر وفاته وفقدان حیوته صلعم یتجدد الحزن علیہ یعنے احتمال ہے کہ یاد کرنا ابن عباس کا روز پنجشنبہ کو واسطے تذکرہ وفات وفقدان حیات آن حضرت صلعم کے ہو اور پہر تجدد حزن واندوہ کے ساتہہ انہی بہلا اب تم ابن عباس ایسے شخص بزرگ کو کیا کہوگے کیا یہی کہوگے کہ یہہ شخص یا دشمن ہے یا معاذ اللہ سوداہی کہ حضرت پیغمبر تو خوشی و چین مین رہین اور یہہ شخص خوشی کے وقت واہی تواہی باتین کرتا ہے یا یوم الخمیس کہہ کہکر غل مچاتا ہے یہہ مخالف کا کام ہے موافق سے ہرگز ایسا نہوگا۔

قال اور جب حادثہ ہوکر گذر گیا اور مقدمہ برعکس ہوا کہ دشمن پکڑے گئے اور دوست سرفراز ہوئے پہر ماتم اور مرثیہ دشمنون کے نصیب رہے خدا دوستونکو خوش رکہے۔

اقول جب حادثہ ہوا ہی نتہا فقط حادثہ کی خبر سنکر حضرت پیغمبر اپنے حیات مین اور جب یہہ حادثہ ہوکر گذر گیا تو آن حضرت بعد از وفات روئے رولائے دیگر انبیا کے ساتہہ مرثیۂ مصیبت پڑہا اور یزید اور لشکر یزید نے خوشی کا جشن کیا فتح کے شادیانے بجائے پس جو اس حادثے مین غم و ماتم

کرے مرثیہ پڑہتے امام کا فرماتا لایذکرنی مومن الا بکی بجا لاوے وہ حضرت پیغمبر اور امام کا پیرو اور سچا دوست اور یزید پلید کا پکا دشمن اور جو یہہ خیال کرے کہ حادثہ گذر گیا خوشی مناوے وہ یزید پلید کا پیرو اور اوسکا سچا دوست اور حضرت پیغمبر اور امام کا پکا دشمن ہے اب سمجھے یا نہین لکمدینکم ولی دین

قال ؎ دوست جو خوش ہو تو خوشی کیجیے ٭ اوسکو جو غم ہوے تو جان دیجیے

اقول ؎ عالم ارواح مین روئے نبی ٭ شاہ کے غم مین یہہ سمجھ لیجیے
ساتھ دیا ہمنے بہی یہہ سونچکر ٭ اونکو جو غم ہوئے تو جان دیجیے ٭ خوش
تہا یزید آپ بہی کیون خوش نہون ٭ دوست جو خوش ہو تو خوشی کیجیے

قال قال اللہ تعالی ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا الیما اللہ تعالے فرماتا ہے اور جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کرکے تو اوسکی سزا دوزخ ہے اوسمین پڑا رہے اور اللہ نے اوسپر غضب کیا اور اوسکو لعنت کی اور اوسکے واسطے تیار کیا ہے عذاب سخت **ف** یہانسے بوجہا گیا کہ یزید اور جو کوئی امام کے قتل مین راضی اور شریک تہے اللہ کے غضب اور لعنت اور عذاب مین ہونگے اور اونکی روحین نہایت رنج اور ماتم مین گرفتار ہونگی اور اونکو سوائے غم خوشی کا نشان نہوگا۔

اقول یہہ اوسکا بدلا ہے جو دنیا مین حضرت امام اور اہلبیت کرام کو طرح طرحکے غم والم مین مبتلا کرکے خوش ہوتے تہے ؎ پنداشت ستمگر کہ جفا برمن کرد ٭ بر گردن او بماند و برما بگذشت۔

قال غرض اب جو کوئی یزید اور اوسکے ساتہیون کا دوستدار اور غمخوار ہو اور اونکو غم اور مصیبت مین نہ دیکھہ سکے تو وہ ماتمداری مین یزید کی موافقت کرے

اقول ہم تو حضرت پیغمبر اور اونکے ساتھیون کے دوستدار اور غمخوار ہین اور حضرت امام کی مصیبت سے اونکو غم اور مصیبت مین حضرت ام سلمہ اور ابن عباس وغیرہ ہمارے سنکر اس ماتم داری مین حضرت پیغمبر کی موافقت کرتے ہین پس یہہ کلمہ روز قیامت آپ حضرت پیغمبر ہی سے کہیئے گا اور وہی اسکا جواب دین گے ہم اگر یزید پلید اور اوسکے ساتھیونکو اپنی آنکھہ سے غم والم بیحساب اور لعنت و عذاب مین مبتلا دیکھتے تو بھی حضرت امام کا غم ہمارے دلسے کم ہنوتا اس لیئے کہ ہمارے پیغمبر کو بعلم الیقین یزید اور اوسکے ساتھیون کا عذاب معلوم تہا مگر اونکے دلسے ہمارے امام کا غم کم ہنوا۔

قال بخلاف وقت وقوع واقعہ کے کہ دشمن خوش موجود تھے اور اہلبیت درد و رنج و مصیبت تازہ مین پہنسے تہے اوسوقت غمناک ہونا مقتضائے محبت و بشریت ہے۔

اقول حضرت پیغمبر نے تو قبل از وقوع واقعہ فقط خبر شہادت امام حضرت جبرئیل سے سنکر رنج و غم کیا آپکی طرح اوسوقت خاص کو ہی نہین لیا پس یہہ تخصیص بیکار اور غرض عمدہ ہر وقت اور ہر زمانہ مین اسکا اعلان اور اشتہار اور تا قیام قیامت اس حزن و بکا کا استمرار ہے جیسا کہ کتب فریقین مین آیا اور شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ علمای ثقات نے فرمایا ہے پس تجدد حزن و بکا ہر وقت مین ضروری ہے مگر آپ حضرت پیغمبر ہی سے ضد اور خلاف کرتے ہین اسمین مجبوری ہے۔

قال قال اللہ تعالی قل صدق اللہ فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا وما کان من المشرکین ت اللہ تعالے فرماتاہے توکہہ سچ فرمایا اللہ نے اب تابع ہوجاؤ ابراہیم کی

Powered by: Rana Jabir Abbas

ملت سے کہ جو ایک طرف کا تھا اور نہ تھا شریک کرنیوالوں مین ف اس آیت سے
اور دیگر آیتون سے ثابت ہے کہ ہمارے دین مین ملت ابراہیم کی تابعداری فرض
ہے اور حضرت ابراہیم کی ملت مین بہت چیزین ہین اونمین سے یہہ بھی ہے
کہ مورتون کا مٹانا اور اپنے قریب اور دوست کی موت مین صبر کرنا اور جزع
اور فزع اور شیون اور نوحے سے دور رہنا سو تعزیہ داری مین سب باتین اسکے
برعکس ہین یہہ باتین عین موت کے وقت بجا ہیئے یہہ جائے سینکڑون برسون
کے بعد ہر سال کرنا۔

اقول حضرت رسول خدا صلعم جو دین حنیف اور ملت ابراہیم پر مبعوث
ہوئے جب وہی امام کے غم مین اور اپنے قریب اور دوست کی موت مین
رونے رولانے اور بکا کو رحمت فرماتے تھے تو معلوم ہوا کہ یہہ منافی صبر نہین
ہے اور اسکے تو آپ بھی قائل ہو چکے ہین مگر شاید بھول گئے اور وہ مورتین
جو حضرت ابراہیم نے مٹائین جاندار کی صورتین تھین سو تعزیہ داری مین سب
باتین اسکے برعکس ہین نہ اسمین کسی جاندار کی تصویر بنتی ہے نہ کوئی صبر کے
خلاف بات کیجاتی ہے اور ہر سال کرنے مین وہ تجدید تصور ہے جو اکابر علما کے
قول سے ہم اوپر لکھہ آئے ہین اگر خوبی حافظہ سے سہو ہو گیا ہو یا عبارت
عربی سر الشہادتین سمجھہ مین نہ آئی ہو تو شاہ سلامت اللہ صاحب کا ترجمہ
فارسی سنیئے تا حاضر و غائب برین سانحہ ہوش ربا مطلع شود وہر کس
از دور و نزدیک و ترک و تاجیک بر چنین واقعہ غم افزا خبر دار گردد بلکہ مقصود
اصلی و غرض حقیقی ازین ہمہ باقی ماندن غم والم دائم و تذکر و یادگاری این وقائع
الم اندود و سوانح غم فرسود درین امت تا قیام قیامت است انتہی۔

قال دوسری آیت مین خدا فرماتا ہے ومن یرغب عن ملۃ ابراہیم

jabbar.abbas@yahoo.com

الا من سفہ نفسہ ت اور کون پسند نہ کرے ملت ابراہیم کو مگر بیوقوف ہو اپنے جی سے۔

اقول اس سے بڑھکر بیوقوف وہ ہے جو حضرت پیغمبر کے طریقہ کو حضرت ابراہیم کے طریقہ سے مخالف سمجھے۔

قال اور صحیح بخاری اور مسلم مین یہہ حدیث ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد یعنے جو کوئی نئی بات نکالے ہماری اس دین مین جو اوسمین نہو وہ مردود ہے۔

اقول اس حدیث مین وہی احداث مراد ہے جسکو شرع سے کچھہ لگاؤ نہو اور وہ احداث بدعت محرمہ ہے چنانچہ قبل اسکے مذکور ہو چکا۔

قال اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو کوئی پیغمبر کے دین کے کامون مین کہ مقرر کرنا احکام شرع کا ہے اپنی طرف سے کوئی نئی بات مقرر کرے کہ جسکی اصل ہی دین مین ثابت نہو اور اپنی طرف سے ثواب اور عذاب کسی کام مین ٹھہراوے تو وہ چیز مردود ہے۔

اقول اور جو اوس نئی بات کی اصل دین سے ثابت ہو تو وہ اس حدیث سے مستثنیٰ اور مقبول ہے چونکہ آپکی عادت بھولنے کی ہے لہذا جتائے دیتے ہین کہ اسکو یاد رکھئیے گا۔

قال اب تعزیہ مین دیکھو سو نجو یہی بات موجود ہے۔

اقول لاحول ولا قوۃ اتنا جتایا مگر پھر بھولے صاحب تعزیہ بنانیکی اباحت اصل دین سے ثابت ہے چنانچہ قبل اسکے نہایت تفصیل و توضیح سے بیان ہو چکا پھر تعزیہ مین کہان یہہ بات موجود ہے خود آپ ہی کا یہہ قول مردود ہے۔

قال اول تعزیہ بنانا نئی بات دین مین ہی۔

اقول ہان ہے مگر نئی بات دین مین مطلقاً منع اور بدعت محرمہ نہین ہے چنانچہ اسکی تنقیح مقدمہ مین بخوبی ہو چکی ہے۔

قال کسی پیغمبر یا امام کے شہید ہونے یا مرنے سی شرع مین تعزیہ یا شدہ یا چبوترہ اور کچھہ سوا اسکے بنانا نہین آیا۔

اقول اگر کسی پیغمبر و امام کے واسطے کچھہ بنانا نہین آیا تو حضرت یعقوب پیغمبر نے اپنے واسطے اور حضرت علی نے حضرت خاتون جنت کیواسطے بیت الحزن کیون بنایا۔

قال اور جو باتین تعزیہ کے لیئے مقرر ہین وی باتین انکی سچی قبرون پر بہی درست نہین چہ جائے جہوٹی مقبرتون پر۔

اقول جب حضرت پیغمبر کی اصلی قبر شریف آپکے پیر عبدالوہاب کے زعم فاسد مین صنم اکبر ہے تو حضرت امام کی نقلی قبر کو جہوٹی سچی کہنا کیا بات ہے باقی جسطرح انکے اصلی مزارون پر فاتحہ درود پڑہنا اور تعظیم و تکریم کرنا چاہیئے ویسی انکی نقلون کے ساتہہ بہی علمای امت اور حامیان ملت کرتے آئے ہین لکما مر فتذکر

قال دوسرے یہہ کہ تعزیہ بنانا دین کے کام مین گنتے ہین اور اوسکی بنانے والون کو ثواب اور تعریف ٹہراتے ہین اور جو اوسکو برا جانکر نکرے تو اوسکو امام کا دشمن بناتے ہین اور طعن و ملامت کرتے ہین اور ایسا طعن و ملامت سوائے پیغمبر خدا کی بتائی کسی کام مین اپنی طرف سی کرنا درست نہین۔

اقول اصل اس تعزیہ کی شرع مین دین مین حدیث مین قرآن مبین مین سب مین ثابت ہے چنانچہ اسکے شواہد قبل اسکے بہت سے مذکور ہو چکے اب صاحب

غایۃ المرام کا ایک قول مختصر یہان بہی سُن لیجیے فرماتے ہین اور جو لوگ کہ اسکو (تعزیہ کو) بدعت سیئہ کہتے ہین وہ لوگ واقف اصل دین اپنے سے نہین ہین اسواسطے کہ اصل اشیا مین اباحت ہے جبتک کہ کوئی دلیل قطعی مانع اوسکی ہووے انتہی اب بتلائیے کو نسی دلیل قطعی مانع اباحت ہی جو تعزیہ بنانا موروث قباحت ہے اور جن چیزونکی اباحت اصل شرع سے ثابت ہے ایسی چیزون کا منع قرآن مین حدیثون مین کہین نہین آیا ہے۔

قال غرض جب معلوم کر چکے کہ تعزیہ مین یہہ باتین جمع ہین تو رسولخدا کے حکم ثابت ہوا کہ تعزیہ بنانا مردود ہے۔

اقول غرض جب معلوم کر چکے کہ جس چیز کے بنانے مین رجحان شرعی اور اصل شرع کا لگاؤ ہو وہ بموجب حدیث کل شئ مطلق حتے یرد فیہ النھی مباح ہے اور تعزیہ مین یہہ باتین جمع ہین تو حضرت رسول خدا کے حکم سے ثابت ہوا کہ تعزیہ بنانا مباح و محمود ہے اور اوسکا منع کرنا مردود ہے۔

قال اور یہہ حدیث مشکوۃ شریف مین ہے ومن یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین یعنے جو کوئی جیتا رہا تم مین سے میرے پیچھے سو دیکھے گا بہت اختلاف آدمیون مین پس لازم کر لو تم اپنے اوپر میری اور میرے خلیفون کی سنت جو رشد والے اور راہ پائے ہوئے ہین۔

اقول یہہ وہی اختلاف ہے جو آپ لوگون وہابیون نے امت مین ڈال رکہا ہے کہ ہر امر مباح کو بدعت کہے جاتے ہو حالانکہ مصیبت مین رونا رولانا سنت پیغمبر و خلفائے راشدین و صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور تعزیہ بنانا مبلح اور رونے رولانے کا ذریعہ ہے پس اس حدیث کے ذکر کرنے سے آپکا کیا فائدہ اور ہمارا

Powered by: Rana Jabir Abbas

کیا نقصان ہوا بلکہ امر تسلسل میں رخنہ نکالئے اور سنت رسول میں اختلاف ڈالنیکا اور اعلان ہوا اگر افسوس کسی نے اس حدیث کے فرمانے کے وقت آن حضرت صلعم سے یہہ نہ پوچھہ لیا کہ کون کون بزرگوار آپکے خلفائے راشدین ہونگے ورنہ یہہ خلافت کا بہی اختلاف جاتا رہتا اور ہر فرقہ فرقہ واحدہ کیطرح متحد اللفظ اونہیں شخص معینہ کو خلفای راشدین پیغمبر کہتا۔

قال وعضوا علیہا بالنواجذ اور مضبوط پکڑلو اس سنت کو دانتوں سے وایاکم ومحدثات الامور اور بچائے رکہو آپکو نئے کاموں سے فان کل محدث بدعۃ جو بات دین میں ٹہرائی گئی سو بدعت ہے وکل بدعۃ ضلالۃ اور جو بدعت ہے گمراہی ہے۔

اقول یہاں بہی وہی محدثات مراد ہیں جنکو شرع سے کچہہ لگاؤ نہو اور بطور تشریع کئے جائیں پس ہر ایسا محدث بدعت محرمہ ہے اور ہر بدعت محرمہ بیشک گمراہی ہے۔

قال ف مسلمان کو لازم ہے کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی نئی بات نہ نکالے اور نہ اور کی ایجاد پر عمل کرے۔

اقول اگر مطلق نئی بات نکالنا منع ہوتا تو قرآن کا جمع کروانا لکہوانا اور سکا اعراب کرنا سور و آیات کا ترتیب دینا جو حضرات خلفا اور صحابہ کیوقت میں ہوا یہہ سب سنت خلفا میں نہ گنا جاتا بلکہ بدعت محرمہ کہلاتا پس یوں کہنا چاہیئے کہ مسلمان کو لازم ہے کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی نئی ایسی بات نہ نکالے جسکو شرع سے کچہہ لگاؤ نہو اور محض بطور تشریع کے ہو اور نہ اور کی ایسی ایجاد پر عمل کرے۔

قال اور تعزیہ بنانا بیشک بعد مدت کے پیغمبر اور امام کے پیچہے اہل بدعت نے

jabirabbas@yahoo.com

ایجاد کیا ہے اور پیغمبر اور اونکے خلیفونکی سنت سے باہر ہے اور بدعت اور گمراہی مین داخل ہے۔

اقول اگر تعزیہ بنانا اہل بدعت سے ایجاد کیا ہوتا تو کبھی اہل سنت اوسکی مبتلا ہوتے اور بنانیکا فتوی نہ دیتے اور نہ اوسکی تعظیم کرتے اور نہ اوسکے سامنے ادب سے استادہ ہوکر فاتحہ اور درود پڑھتے مذہب جدید وہابی البتہ بعد مدت کے پیغمبر اور امام کے بعد عبدالوہاب بدعتی نے ایجاد کیا ہے اور حضرت پیغمبر اور اونکے خلیفونکی سنت سے باہر ہے اور بدعت اور گمراہی مین داخل ہے۔

قال اب اہل سنت کو چاہیئے کہ ایسے کاموں مین اپنے نام کا پاس کرین بڑی شرم کی اور حیف کی بات ہے کہ اہل سنت ہوکر اہل بدعت کے کام کرو برائے خدا اپنی ناموری مین بٹہ نہ لگاؤ اور ایسی بدعت کو دل سے بہلاؤ اور اپنے تئین اہل سنت کے طریقہ پر چلاؤ مثل ہے کہ جسکا کہا ئیے اوسکا گائیے

اقول اب اہل سنت کو چاہیئے کہ ایسے وہابیون کو اہل سنت بننے سے روکین اپنے نام کا پاس کرین یا اونکو سمجھائین اور اسطرح راہ پر لائین کہ بڑی شرم کی اور حیف کی بات ہے کہ اہل سنت بنو اور اہل بدعت کی پیر عبدالوہاب کی غلامی کرکے اہل سنت کی بدنامی کرو برائے خدا ہماری ناموری مین بٹہ نہ لگاؤ اور اوس بدعتی کو دل سے بہلاؤ اور اپنے تئین اہل سنت کے طریقہ پر چلاؤ مثل ہے کہ جسکا کہا ئیے اوسکا گائیے۔

قال اور حضرت نے فرمایا ہے من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام ت جو کوئی تعظیم اور بزرگی کرے بدعت والے کی بس وہ مدد کرتا ہے اسلام کے ویران کرنے مین۔

اقول اس حدیث مین بہی وہی بدعت سیئہ مراد ہی نہ بدعت حسنہ چنانچہ کتاب غایتہ المرام میں حافظ ابو محمد عبد الرحمن سے منقول ہے فالبدعة الحسنة متفق علے جواز فعلها والاستحباب بعا یعنے بدعت حسنہ کے کرنے اور اوسکے جائز اور مستحب ہونے پر سب مسلمانونکا اتفاق ہے۔

قال ف اب ذرا عقل صحیح سے سمجہو کہ جب اہل بدعت کی عزت کرنے مین یہہ خرابی لازم ہو تو پہر جو شخص خود بدعتی ہو اوسکا کیا حال ہوگا۔

اقول وہی حال ہوگا جو آپکا ہوا سہ در خانہ اگر کس است یکحرف بس است

قال اور علمانے لکہا ہے کہ بدعت کا رتبہ فسق سے ہی زیادہ بدتر ہے کیونکہ فاسق فسق کو گناہ جانتا ہے اور توبہ اوس سے واجب سمجہتا ہے بخلاف اہل بدعت کے کہ بدعت کو اپنے اعتقاد اور گمان مین نیک جانتا ہے اور اوسپر اصرار کرتا ہے اسمین توبہ کا کیا دخل۔

اقول علماء اسلام نے جو ایک قسم خاص کو بدعت محرمہ لکہا ہے وہ بدعت البتہ فسق سے بہی بدتر ہے اور ایسا ہی بدعتی بدکو نیک بلکہ ہر نیک و بد کو ایکسا سمجہتا ہے پہر اسمین واقعی توبہ کا کیا دخل۔

قال اور ہم تمسے پوچہتے ہین کہ تم تعزیہ بنانا برا جانتے ہو یا بہلا۔

اقول یہہ سوال ہی مہمل ہے جو بوڑہا ہوکر بچونکی ایسی باتین کرے اوسکا کیا جواب ہے۔

قال اگر برا جانتے ہو تو بے پوچہے چہوڑدو۔

اقول ایسے تو دنیا مین ایک آپ ہی دکہائی دیتے ہین کہ نعمت البدعة کو بئست البدعة کہے جاتے ہین اور پہر اوسیکو کئے جاتے ہین اور کوئی ایسا نہین کہ کسی چیز کو برا جانے اور پہر اوسکو ثواب سمجہکر کرے۔

jabir.abbas@yahoo.com

قال اور جو نیک جانتے ہو تو جو شخص بدعت کو نیک سمجھے اور اوسمین اللہ کی نزدیکی
جانے وہ شخص اسلام سے خارج ہے۔

اقول ہزار مرتبہ کہہ چکے کہ تعزیہ بدعت محرمہ نہین بدعت محرمہ کو جو نیک سمجھے
اور اوسمین اللہ کی نزدیکی جانے وہ تو ضرور اسلام سے خارج ہے مگر جو امر مباح کو
بدعت ٹھہرائے اور شعائر امام کو مٹائے اور اوسمین اللہ کی نزدیکی جانے مسلمانو کو
کہنا نہ مانے اوس نے کیا اسلام کا قبالہ لکھوالیا ہے۔

قال چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے عن حذیفہ قال قال رسول اللہ
صلعم لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوما ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجا
ولا عمرۃ ولا جھادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ
من العجین یہ حدیث کتاب ابن ماجہ مین لکھی ہے یعنی قبول نہین کرتا خدا بدعت
والے کا روزہ نہ نماز نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض اور وہ خارج
ہوتا ہے اسلام سے جیسے خارج ہوتا ہے بال گوندہے آٹے سے۔

اقول یہ وہی بدعت محرمہ منہی عنہا ہے جو ضلالت اور گمراہی ہے جسکا کرنیوالا
خارج از اسلام اور واہی ہے۔

قال اب ذرا خدا سے ڈرو اور بدعت نکرو کہ اس سے زیادہ کیا بدبختی ہے
بدعت کے کرنے مین دین و دنیا دونون کا نقصان ہے محنت برباد گناہ لازم۔

اقول خدا سے تو ہم ہر حال مین ڈرتے ہین مگر بدعت محرمہ نہین کرتے ہین اب تم
خدا سے ڈرو اور امور حسنہ کو بدعت سیئہ سے جاہلو نین اپنا وقار بڑہانے
اور نفع پانے کے لیئے تعبیر نکرو کہ دین و دنیا دونون کا نقصان ہے نفع موہوم
ضرر جازم محنت برباد گناہ لازم۔

قال اور تفسیر دُرِّ منثور کہ تصنیف علامہ جلال الدین سیوطی کی ہے اوسمین یہ

jabir.abbas@yahoo.com

حدیث ہے من زار قبرا بلا مقبور فہو ملعون ت یعنے جسنے زیارت کی ایسے قبر کی جسمین کوئی گڑا ہنو پس وہ شخص ملعون ہے اور شرح برزخ مین روایت ہے طبرانی اور بیہقی اور ترمذی سے من زار قبرا بلا مقبور فکانما عبد الصنم ت یعنی جسنے زیارت کی خالی قبر کی عبادت کی بت کی۔

اقول اسکا جواب مولوی عبد الواحد خان صاحب نبیرہ مولوی عبد العلی صاحب مدراسی نے اپنی بعض تصانیف مین یہہ دیا ہے و بعضے مردم این عصر کہ بسند حدیث من زار قبرا بلا میت او بلا مقبور فقد اثم و کفر تعزیہ شریف را بر آن منطبق کردہ امتناع آن می کنند غیر معقول اولاً حدیث مذکور در صحاح ہم در دیگر کتب حدیث معتبرہ مذکور نیست و راوی این حدیث مجہول و نامعلوم والفاظ حدیث مختلف ہیچو حدیث از قرآن اعتبار ساقط است و بالفرض اگر حدیث مذکور صحیح بودہ باشد از جملہ احاد است و تواتر و اجماع است بر حصر از خبر احاد حسب قاعدہ اصول نمی شود و سوای ازین تعزیہ امام علیہ السلام قبر جعلی نیست اینے کسی نمی گوید کہ جسم شریف حضرت امام حسین علیہ السلام درین میان قبر تعزیہ دفن است و در کربلا جسم آن حضرت دفن نیست کہ آن قبر جعلی باشد بلکہ نقل قبر است و آن جائز است بموجب حدیث نبوی صلعم چنانچہ مذکور خواہد شد انتہی

قال یعنے حقیقت بت پرستی کی یہہ ہے کہ ایک چیز کی نقل بناکر بجای اصل کے اوسکی عزت اور تعظیم کیجیے ویسا ہی خالی قبر کا زیارت کرنیوالا بہی ہوا کہ نقل کو اصل کی جگہہ پوجا اور تعزیہ مین بہی خالی قبر بناتے ہین کوئی شخص اوسمین دفن نہین ہے۔

اقول یہہ نقل بنانیوالے اور اوسکی تعظیم کرنیوالے پر طعن ہنوی بلکہ اصل

jabir.abbas@yahoo.com

حکم دینے والے پہلے حضرت پیغمبر ہی ہوئے جنھون نے خطوط قبر والدین کی تقبیل اور تعظیم کا مثل اصل قبور حکم فرمایا پس یہہ خالی قبر کا زیارت کرنیوالا اپنے دل سے نقل کو اصل کی جگہہ نہین سمجھا بلکہ پیغمبر کے حکم کو بجالایا پس جو تابع حکم رسول کریم ہین اونکے نزدیک تعزیہ شریف اور اوسکی خالی تربتین بہی اسیطرح لائق تعظیم ہین اب اگر آپکے زعم ناقص مین حقیقت بت پرستی کی یہی ہے کہ ایک چیز کی نقل بناکر بجاے اصل کے اوسکی حرمت اور تعظیم کریے تو خدا کی پناہ ہلو کو نکالیا ذکر خود حضرت پیغمبر ہی بت پرستی کا حکم دینے لگے اور بیبا کانہ امت کا اتنا بڑا سخت الزام اپنے اوپر لینے لگے معاذ اللہ پیغمبر حکم دیوین بت پرستی کا ٭ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

قال غرض یہہ تعزیہ قابل زیارت کے نہین ہین بلکہ لائق غارت کے ہین کیونکہ محض لکڑیان اور کہپاچین ہین۔

اقول اللہ اکبر آپکی اس گستاخی اور شرارت و اطلاق لفظ غارت پر ہمکو بے اختیار اسوقت وہ بلوہ یاد آگیا جو بعد شہادت امام مظلوم اہلبیت عصمت و طہارت پر ہوا ٭ خیمہ مین جب دہنسے وہ لعین چہاتیان تنے ٭ بیٹی چہپی تہی مان سے لپٹ کے مان بیٹی سے لپٹ گئے ٭ کیا ہوئے اون غریبون سے جنپر یہہ آہنے ٭ جیز انکا دین خدا و پیمبر کے واسطے۔ سچ ہے جب آپکے پیشوای معلوم اور شامیان شوم کے نزدیک اہلبیت عصمت و طہارت لائق غارت کے تہے تو آپکے نزدیک تعزیہ لائق غارت کیون نہونگے اب یزید کی جگہہ آپ اور اہلبیت کی جگہہ اونکی یہہ نشانیان باقی ہین پس بتقلید یزید انکو غارت کیجیئے اور اس غارت کا صلہ بروز قیامت یزید سے خاطر خواہ لیجیئے بلکہ اگر تعزیون کی طرح بدلیل علیل محض لکڑیان اور کہپاچین ہونے کی منبر رسول اور دروباب اور ستونہائے مسجد

اور میزاب حرم اور دولاب چاہ زمزم وغیرہ کو بھی مدعا تگری مین لائیگا
تو اپنی اوسی سرکار سے زیادہ جائزہ و انعام پائیگا۔

قال اور اس مقام مین فاتحہ و درود پڑھنا نہایت بے ادبی ہے جسطرح
پاخانے مین قرآن کی تلاوت کرتے کہ محل نجاست ظاہری کی اسی طرح یہہ مقام
محل نجاست باطنی ہے اسکا دور کرنا مناسب اور لازم ہے چہ جائے قرآن
اور درود پڑھنا۔

اقول اب تعفن اخلاط عصبیت و مادہ فاسدہ وہابیت کی یہہ نوبت
پہونچی کہ فضلہ باطنی اوبلنے لگا قلب ماہیت ہوکر پاخانہ موہنہ سے نکلنے
لگا اگر باطن صاف اور ظاہر مین کچہہ انصاف ہوتا تو کبھی یہہ بے ادبی کا
کلمہ زبان پر نہ آتا بلکہ بمقتضائے حمیت اسلام اس مقام پاک مین علمای
کرام کے بادب ایستادہ ہوکر فاتحہ و درود پڑہنے کا خیال کیا جاتا جو اسر
تعظیم تعزیہ و فاتحہ و درود کو تعظیم و فاتحہ امام علیہ السلام جانتے تھے
اور اسکا ادب امام کا ادب مانتے تھے چنانچہ قبل اسکے کتاب ازالۃ الاوہام
مولوی عبد الواحد خان صاحب مندراسی سے ہم یہہ پوری کیفیت بتفصیل
اسمائے علمائے فرنگی محل لکھنو و کلکتہ و مدراس وغیرہ لکھہ آئے ہین پس
حسب افادۂ علمائے موصوفین جسطرح تعظیم و فاتحہ تعزیہ شریف تعظیم
و فاتحہ امام ہدی ہے ویسی ہی اہانت اوسکی اہانت حضرت سید الشہدا ہے
اب غور کرنا چاہئے کہ اس نجاست باطنی و ظاہری کا اثر کہانتک پہونچتا ہے
بیشک ہمارے امام اپنے جد امجد حضرت رسولخدا کے ورثہ دار ہین چنانچہ
کتاب روضۃ الاحباب مین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مین نے
حضرت پیغمبر کو کبھی قریش کے حقمین دعائے بد کرتے نہین دیکھا مگر ایکروز

کہ آپ خانہ کعبہ مین نماز پڑہتے تہے اور ابو جہل مجمع قریش مین بیٹہا تہا اور اوسکے متصل ایک اونٹ نحر کیا گیا تہا اور اوسکا شیمہ وہان پڑا تہا ابو جہل نے کہا کون ہے جو شیمہ خون اور لید بہرے ہوی کو اوٹہالا دے اور جب محمد سجدہ مین جاوین تو اونکے دونون شانون کے بیچ مین رکہدے عقبہ بن معیط ملعون نے وہ شیمہ چرک آلود اوٹہا لیا جب حضرت سجدہ مین گئے تو اوس بیحیا نے ابین منکبین آن حضرت صلعم رکہدیا آپنے سجدہ مین توقف فرمایا کفار اسقدر قہقہہ مارکر ہنسنے کہ قریب تہا کہ ایک دوسرے پر گر پڑین اوسوقت آپنے اونکی حقمین بد دعا کی انتہی پس جسطرح اوس ابو جہل نے آن حضرت پر نجاست ڈلوائی ویسے ہی ہمارے ابو جہل نے نجاست ظاہری و باطنی کی تعزیہ پر نہین بلکہ باعتبار انتساب الی الاصل حضرت امام پر تہمت لگائی اب امام تو دنیا مین بحیات دنیوی موجود نہین جو اپنے جد امجد کیطرح بد دعا کرین مگر ہم خدا سے دعا کرتے ہین کہ الہی روز قیامت ان بےادبی کرنیوالون کے گریبان اور ہمارے ہاتہہ ہون اور یہہ ہمارے رشتہ کے چچا اوسروزا اوسی رشتہ کے چچا کے ساتہہ اور ہم رشتہ کے بہتیجے اونہین رشتہ کے بہتیجے کے ساتہہ ہون آمین

قال اور حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے انا بریٔ لمن خلق وصلق و خرق حدیث مشکوۃ مین ہے یعنے رسول خدا نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اوس شخص سے جو سر کے بال نوچے مصیبت مین اور آواز سے چلا کر روئے اور گریبان پہاڑے ف چہاتی کوٹنا اور سر پیٹنا اور نوحہ کرنا اور جو کام ایسا ہے مطلق حرام ہے موتکی وقت ہو یا بعد اوسکے کسیکے واسطے درست نہین پیسر ہو یا پیغمبر امام ہو یا شہید۔

اقول چہاتی کوٹنے اور سر پیٹنے کا تو اسمین ذکر نہین علاوہ برین ماسبق

مین اسکا جواب ہو چکا اور آن حضرت صلعم کا حضرت امیر حمزہ پر آواز سے
چلا کر رونا بہی مذکور ہو چکا ہے پہر اوسی کی تجدید و تائید مستدرک حاکم کے
ان فقرات سے کر لیجئے فسار رسول اللہ صلعم نحوہ فلما رای جثتہ
بکی فلما رای ما مثل بہ شہق یعنے پس حضرت رسول خدا صلعم نعش
حضرت امیر حمزہ کیطرف چلے جب اونکی نعش کو دیکہا روئے اور جب دیکہا کہ اونکو
مثلہ کر ڈالا ہے چیخین مار کر رونے لگے۔

قال اور اس مجرم کے ماتمداری کی بنیاد نکالی ہوئی ہے مختار ثقفی کی کہ وہ
مرد دغا باز جام امام کے نام سے لوگون کو اپنے دام مین لا کر چاہتا تہا کہ سلطنت
حاصل کرے اور حقیقت مین اوسکو امام سے کچہہ کام نتہا کسواسطے کہ وہ بر ملا
در پردہ آپ نبوت کا دعوی کرتا تہا کہتا تہا کہ میرے پاس جبرئیل آتے ہین

اقول مختار جزاہ اللہ پر یہہ غیظ و غضب آپکا فقط اسوجہ سے ہے کہ اوس بہادر
نے یزیدیون کے مجمع کو درہم و برہم اور ڈہونڈ کر قاتلان امام مظلوم کو واصل
جہنم کیا بڑا کفر توڑا کسی ناصبی و شامی کو زندہ نچہوڑا اس غصہ مین آپسے اور
تو کچہہ بن نہ آئی اوس بیچارے پر دعوی نبوت کی تہمت لگائی پہر اس
دعوے پر یہہ سند لاتے ہین کہ کہتا تہا میرے پاس جبرئیل آتے ہین حالانکہ وہ
اپنی عقل و فراست سے جو باتین کہتے تہے اکثر اوسکا ظہور ضرور ہوتا تہا بوجہ
بعضے جہلا کو نزول وحی کا اوپر گمان ہوتا تہا چنانچہ روضۃ الصفا مین مذکور
ہے۔ وجمعی از جہلائے آن دیار صدق قول مختار را مشاہدہ کردہ گمان بردند
کہ بر وے وحی نازل می شود شعبے بایشان گفت کہ ازین عقیدہ رجوع کنید کہ
امثال این حکایات ناشی از فراست مومن می باشد چنانچہ رسول اللہ
فرمود کہ فراسۃ المومن لا تخطی انتہی اور صاحب نزہۃ نے مرزبانی سے

jabir.abbas@yahoo.com

نقل کیا ہے کہ مختار را غلامی بود کہ جبرئیل نام داشت در محاورات خود میگفت کہ جبرئیل بمن چنین چنین گفت بمن با جبرئیل چنین گفتم بمردم جہال مظنہ خلاف واقع می شد۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ مین فرماتے ہین کہ در اصطلاح برخی از اغلاط لفظ جبرئیل بر واقعہ نویس اطلاق می کنند و لا مشاحۃ فی الاصطلاح ولا فی التسمیۃ بھذا الاسم انتہی پس حسب تصریح شیعے جو اکابر علمائے سے ہین مختار ایک مرد مومن تہا جسکو آپنے بسبب قتل اور استیصال قتلۂ امام از راہ عداوت یحییٰ مردود و مدعی نبوت نا فرجام بنایا اوسکے غلام کو چہوڑ حضرت جبرئیل کرا آپکا حاشیہ چڑہایا پہلے کہا محرم کی ماتمداری کی بنیاد اوسنے ڈالی پہر کہا امام سے کچہہ اوسکو کام نتہا یہہ بات نکالی حالانکہ محرم کے ماتمداری کی بنیاد حقیقت مین خدا و رسول کی ڈالی ہوئی ہے جو قیامت تک نہین ٹوٹ ہوسکتی آپ تو خود اوپر کہہ آئے ہین کہ حضرت جبرئیل نے آکر خبر اس واقعہ کربلا کی حضرت کو کردی تہی شاید سہو ہوی یا حضرت جبرئیل سے وہی مختار والے جبرئیل آپ سمجہے۔

قال اور اصل مین یہہ سب رسمین مجوسیونکی ہین کہ وہ اپنے بزرگونکی مصیبت مین ماتمداری اور نوحہ وزاری کرتے ہین۔

اقول اپنے عزیز اور بزرگ کی مصیبت مین حضرت رسولخدا روئی حضرت فاطمہ روئین حضرت علی روئے حضرت عائشہ روئین اپنے بہائی کی نعش کا جلنا سنکر تا چہنی بکری کا کہانا چہوڑ دیا صحابہ نے آن حضرت کی مصیبت مین سخت ماتمداری اور نوحہ وزاری کی آپ اپنے تعصب کی جہالت مین بے تکان ایسا کلمہ ستہجنہ کہہ بیٹہے جس سے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک حد شرعی کے مستحق ہوگئے

قال اور نیلے کپڑے پہنتے ہین۔

اقول شریعت اسلام مین سیاہ اور نیلے کپڑے مردونکا پہننا مکروہ ہے عورتون کو وہ بھی نہین فتاوی عالمگیری وغیرہ ملاحظہ ہو اور ماتمداران امام عالی درجات خصوصًا قوم سادات تو نیلے کمتر اور سبز بیشتر پہنتے ہین جو بنا بر تصریح صاحب اسعاف الراغبین افضل الالوان اور مخصوص اہل جنت اور موقف مین ملبوس نبی رحمت ہے

قال اور نصاری کا بھی یہی معمول ہے کہ جب اونکے یہان کوئی مرتا ہے تو سیاہ لباس پہنتے ہین۔

اقول اگر عمامہ اور موزہ سیاہ ہو تو کچھ مضائقہ نہین مگر خلفائی عباسیہ کا لباس بھی اکثر سیاہ ہوتا تھا چنانچہ مختصر تاریخ بغداد مین منقول ہے کہ آن حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک روز جبرئیل قبائے سیاہ پہنے اور عمامہ سیاہ باندھے ہوئے میرے پاس آئے مین نے کہا یہ کیا صورت ہے کہ مین نے کبھی تمکو اس صورت سے آتے نہین دیکھا جبرئیل نے کہا یہہ صورت اون بادشاہونکی ہے کہ جو آپکے چچا عباس کی اولاد مین ہونگے مین نے پوچھا وہ حق پر ہین جبرئیل نے کہا ہان حضرت نے اونکے لئیے دعا کی جبرئیل نے کہا کہ آپکی امت پر ایک زمانہ آویگا کہ خدا اسلام کو اس سواد سے عزت دیگا انتہی ابتو شاید آپکے نزدیک سیاہ کپڑے پہننے مین کچھ مضائقہ نہو بلکہ اسلام کی عزت سمجھی جائے۔

قال اور حضرت عیسی علیہ السلام کی شکل سولی پر دہرنی کی جسکو چلیپا کہتے ہین وہ بناتے ہین کہ اسکو دیکھکر حضرت عیسی کے واقعہ پر غم ورنج کرین گویا انکا یہہ تعزیہ ہے کہ اپنے پیغمبر کے غم اور مصیبت کو یاد کرنے کے واسطے یہہ صورت مقرر کی ہے۔

اقول جب آپ خود یہہ کہتے جاتے ہین کہ وہ چلیپا یعنے حضرت عیسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کی شکل سولی پر دہرنے کی بناتے ہین پہر اونکا یہہ تعزیہ کیونکر

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

ہوا بہلا تعزیہ مین امام علیہ السلام کی شکل کب بنائی جاتی ہے اور جلیبا کو بنا کر
اپنے پیغمبر کی مصیبت مین کب روتے رولاتے ہین جو آپ گویا اونکا یہہ تعزیہ جھلاتے
ہین یا یہ دروغ بیفروغ سے کیا فائدہ۔

قال مسلمان کو لازم ہے کہ مشابہت کفار سے آپ کو بچاوے اور اونکا کام آپ نکرے
کیونکہ حدیث مین آیا ہے جو جس قوم کی مشابہت پکڑے وہ اوسی قوم سے ہے

اقول اور مسلمان کفار کی مشابہت نہ بناوے اور اونکی کام نکرے بلکہ زبردستی کوئی
مشابہت کا عیب لگاوے تو اوسکی کیا سزا ہے۔

قال اب اے مسلمانون تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے کہ جب تم ایسے کامونکی
مناہی اور تعزیہ کی برائی سب طرح سے دریافت کر چکے تو اب تمکو لازم اور فرض ہے
کہ بدعت اور گمراہی سے باز آؤ۔

jabir.abbas@yahoo.com

اقول اب اے مسلمانون دیندار بہائیو تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے کہ جب
تم ایسے مباح کامون کی خوبی اور تعزیہ کی بہلائی کتاب و سنت اور اجماع امت
سب طرح سے دریافت کر چکے تو اب تمکو لازم اور فرض ہے کہ کسیکی بدعت اور
گمراہی اور دہوکا دینے پر نجاؤ اور جہانتک ممکن ہو تعزیہ داری کو بڑہاؤ اور تعزیہ بناؤ

قال اسمین دو فائدہ ہین اول دنیا مین ہر سال ناحق مال خراب اور زیرباری
اور قرضداری سے بچوگے دوسرے بعد مرنیکے شرع کی مخالفت کے سبب اپنی قسمت کو
تباہ نہ کروگے۔

اقول تعزیہ داری مین کچھ زیرباری اور قرضداری کی تکلیف نہین دی گئی بقدر
امکان جو کچھ اسمین صرف ہو وہ صرف خیر ہے اسراف نہین اور جب بدلائل شرع
موافقت اسمین ثابت کردی گئی تو پہر شرع کے خلاف کہے جانا بالکل ہٹدہرمی ہے
انصاف نہین۔

قال اور اسکا خیال نکرنا کہ اگر ہم یہہ باتین بدعت کی چھوڑ دین گے تو لوگ ہمپر طعن اور سبّ و شتم کرین گے اور برادری کے نادان لوگ لڑین گے۔

اقول واقعی اظہار امر حق مین یگانہ و بیگانہ کسی سے نہ ڈرنا چاہیئے اور جس بات پر جمہور علمائی امت اور کتاب و سنت کا اتفاق ہو وہ اختیار کرنا چاہیئے آنحضرت صلعم نے اقارب کا اعقارب کے ہاتہون سے کیا کیا صدمہ اوٹہائی لیکن بحکم وانذر عشیرتک الاقربین کبھی اونکی تخویف و ہدایت سے باز نہ آئے اسیطرح ہم بھی اگر برادری کے چند نادان لوگون کے بیجا لڑائی کا خیال کرتے تو آپکے اس رسالہ کا جسمین بظاہر بدعت سے ممانعت اور حقیقت مین سخت بدعت ہے نہ رد لکہتے نہ کچھہ قیل و قال کرتے خوردی اور بزرگی کا اعتبار نسب پر نہین دین کی راہ سے ہمکو نہ بزرگی ابو جہل مین ہے نہ ابولہب مین ہے افسوس ہے غیر قوم کے لوگ جنکو توفیق الہی ہے وہ امام علیہ السلام پر اپنی جانین فدا کرین اور آپ اولاد حسن حسین کہلا کر شعار حضرت امام کی سعایت اور یزید پلید کی اطاعت و حمایت پہ مرین سچ ہے یہ فضل حق جنہین نصیب تہا ملی اونکو نجات جنکو دانائی کا دعوی تہا وہ نادان نکلے ایک حُر ایک پسر ایک غلام ایک بہائی فوج کفار سے یہہ چار مسلمان نکلے

قال بہلا جب خدا اور رسول و امام خلقت کی طعن اور ملامت سے نہ بچے تو تم مسلمان بیچارے خلق کی زبان سے کب بچو گے۔

اقول واللہ سچ ہے آپ ہی اپنے رسالہ مین دیکھیے کہ خدا و رسول کسیکو نہ چھوڑا اور امام معصوم پر تو وہ کہلی کہلی طعن و ملامت کی ردنے رونے اللہ بے صبری کے طعنے دیئے کس بے ادبی سے اونکے نام لیئے آپ اونکی گت بنائیے مہندو دین تہمت لگائیے حالانکہ کوئی کافر ایسا نہ کرتا مسلمان کا تو کیا ذکر مگر ہان ویسے مسلمان جنہون نے باوجود ادعائے اسلام حضرت امام کو شہید کیا۔

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

قال خدا ور سول کی رضامندی پر نظر رکھنا چاہیے اور ونکی ناخوشی ہونے اور ناپسند کرنے سے خوف رکھنا کہ آخر دنیا سے جاتا ہے اور اللہ اپنے خالق اور مالک کو مونہہ دکھاتا ہے۔

اقول قال اللہ تعالی اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم سوآپ بہی اونہین لوگون مین ہین کہ اورونکو نیک بات بتلادین اور اپنے نفسکو بہلادین قال پیغمبر خدانے فرمایا ہے من تمسك بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شہید یعنے جو کوئی چنگل مارے اور عمل کرے میری سنت پر میری امت کے فساد کیوقت تو اوسکو سو شہیدون کا ثواب ہے ف یعنے شہید اوسے کہتے ہین جو اللہ کی راہ مین زخم اوٹہاوی اور جان سے مارا جاوی اور ایسے زمانہ مین کہ ایک جہان رسومات بدعت مین گرفتار ہو اور سنت بجالانے مین ہر کسی کو عار ہو اوسوقت سنت پر عمل کرنا گویا جیتے جی مرنا ہے کہ ایک عالم سے لڑنا اور ہر دم تیر اور تلوار طعن اور ملامت سے آپکو افگار کرنا شہید جبھی ایک بار مرتا ہے اور یہہ شہید روحی ہر دم اولٹی مرتا ہے اسواسطے اللہ تعالے ایسے مجاہد کو ثواب سو شہید کا عطا کرتا ہے۔

اقول اور جو حضرت امام شہید راہ خدا و دیگر شہدای کربلا کی شہادت کو چہپاوے اوکے شعائر کو مٹاوی تعزیہ بنانے غم والم کرنے رونے رلانے سنت رسول کے بجالانے کو بدعت ٹہراوی سینکڑون طعنے دیکر حضرت امام کا نام بیچ مین لیکر اونکی شہادت کے بعد بہی اونکی ایذادہی سے نباز آوی کاری زخم بدزبانی کے لگاوی تو اوسکو کتنے شہیدون کے شہید کرنیکا ثواب ملتا ہے اگر انہین بہشتی شہیدون کے شہید کرنیکا ثواب ملا تب تو آپکا بڑا نقصان ہوگا یہہ مجتہدین صاحب اور بڑہائینگے بہلا ہزار شہیدون کے شہید کرنیکا تو ثواب پاوینگے۔

jabir.abbas@yahoo.com

Contact: jabir.abbas@yahoo.com

قال اب سمجھو کہ جب ایک شہید کا اسقدر عظیم ثواب ہے تو سو شہیدون کا کیا حساب۔ ایسی باتون پر اہل ایمان کو جان دینا سزاوار ہے نہ جائے طعن اور خوف نان

اقول یہہ تو آپ ہی کو سمجھنا چاہیئے کہ جب ایسی باتون پر اہل ایمان کو جان دینا سزاوار ہے نہ جائے طعن اور خوف نان پھر آپ سنت پیغمبرؐ کے بجالانے یعنے مصیبت امامؑ پر رونے رولانے سے کیون ہمپر طعن کرتے اور جھگڑا و فساد مچاتے اور نہایت بے ادبی اور گستاخی سے اسکو بدعت ٹھہراتے ہین

قال اور لوگ دنیا کے واسطے کیا کچھہ محنت اور ملامت اوٹھاتے ہین ہمتو تمکو محض خدا کے واسطے بتاتے ہین۔

اقول یہہ دعوی فقط زبانی ہے اور دل مین تو کچھہ اور ہی ٹھانی ہے جو اس رسالہ کے ہر فقرہ اور آپکی ہر بات سے ظاہر اور خدا خوب اور سے ماہر ہے او سکے سامنے کوئی مکر و فریب چل نہین سکتا او سکے احاطہ قدرت سے کوئی باہر نکل نہین سکتا جسکی وہ ہدایت کرے وہ کبھی کسیکے بہکانے پر راہ راست سے نہ پھرے گا بلکہ بہکانے والا آپ ہی اوندھے موہنہ دوزخ مین گر یگا۔

قال اور جو اسپر بھی نہ سمجھو تو بہاڑ مین جاؤ اور اپنا سر کہاؤ موت قریب ہے منکر و نکیر سمجھا دینگے۔

اقول ابتدا تو آپنے اپنے اس آخری وعظ و نصیحت کی یہہ کی تہی کہ (اے مسلمانون تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے جسکو اب سمجھے تہے کہ اب آپ اپنے مزاج کے خلاف لینت اور نرم زبانی سے کام لینگے مگر انتہا بیچارے مسلمانون کی یہہ ہوئی کہ (بہاڑ مین جاؤ اپنا سر کہاؤ موت قریب ہے منکر و نکیر سمجھا دینگے) اب ہمکو اس بات کا سخت افسوس ہے کہ اس آپکے برے خاتمہ سے آپکی خیریت نظر نہین آتی موت بیشک

قریب ہی مگر سمجھنا دنیا ہی مین چاہیئے بعد موت کے پہر منکر نکیر ہون یا مبشر و
بشیر ہون کب کا سمجھانا کچھہ کام نہ آئیگا اگر اسی حالت مین دنیا سے گئے تو اوس آتش
سوزان اور لہیب نیران سے جسکا ہر ذرہ پہاڑ اور ہر شعلہ پہاڑ ہے کوئی نبچاویگا
پس مسلمانونکا ساتہہ دیجئے اور وہ کام کیجئے کہ آپ بہی ہم سب سچے مسلمانون کے ساتہہ
ہاتہہ مین ہاتہہ بہشت بریں مین داخل اور رحمت رب العالمین سے واصل ہون الٰہی
جیسا ہماری اس رسالہ کا اچھا خاتمہ ہوا ویسا تو اپنی رحمت اور اپنے حبیب اور اونکی آل
پاک کے طفیل اور شفاعت سے ہمارا خاتمہ بہی بخیر کرنا آمین یا رب العالمین

الحمد للہ والمنہ کہ باوجود شدائد و رہائے متواتر مرض جسکو خدا ہی خوب جانتا ہے
اس عجالہ مسمیٰ بنصر المومنین جواب رسالہ ہدایت المومنین کو
پانچوین شہر رجب روز سہ شنبہ ۱۳۱۵ ہجری سے مین نے
شروع کیا اور باوصف تغیر بحال و شدت و قوت مرض
وضعف و اضمحلال تنہا بنفس حزین بلا ناصر و معین
۲۷ شہر شعبان ۱۳۱۵ھ روز جمعہ تخمیناً ایک
مہینا تیئیس ۲۳ روز مین ختم کردیا اللہ تعالیٰ
اسسے سب برادران ایمانی کو
نفع پہونچاوے بمحمد و آلہ عبدہ
المذنب ریاض الحسن غفر اللہ
لہ ولوالدیہ و
احسن الیہما
والیہ
ہ

SALAR JUNG ESTATE
(Oriental Sect.
URDU PRINTED
Accession No. 97
Subject

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

تمام شد

کتاب نصر المومنین جواب رسالهٔ هدایت المومنین

حسب فرمائش عالیجناب فیض مآب سید محمد اصغر صاحب رئیس اونام دام اقباله مقام لکهنو محله فراشخانه وزیر گنج مطبوعه مطبع اثنا عشری باهتمام سید عابد علی رضوی

تقریظ و قطعه تاریخ

از نتائج فکر شاعر شیرین کلام مداح امام علیه السلام عالیجناب فیض مآب عباس علی صاحب متخلص بعالی بر کتاب نصر المومنین مصنفه جناب مستطاب مولوی سید ریاض الحسن صاحب دام فیضه

ملک قدر سید ریاض الحسن	که باد ابر و رحمت ذو المنن
محقق بعلم حدیث و کلام	کسی در کمالش ندارد کلام
مناظر چو او بر بساط زمین	ندید است چشم سپهر برین
برد نواصب چو گیرد قلم	قلم بر سوالش کشد یکقلم
رقم زد برد نواصب کتاب	بنور و ضیا غیرت آفتاب
از وهست روشن چو مهر مبین	شکست عدو و نصرت مومنین
نمود از صحاح مخالف رقم	دلیل جواز ضریح و علم
جز این هم نوشته رساله سه	که داند ورا حرز جان هر کسی
وزان یک دو یاد آمدم این زمان	کنم درج نامش بپی مومنان
نظر کرد چون در عزیزی کتاب	ز تحفه بتحفه بدادش جواب
بجواز تحفه دادش جوابش تمام	نهاده بمنقلبهٔ تحفه نام

jabir.abbas@yahoo.com

Powered by: Rana Jabir Abbas

کتاب نوشتہ بطیش و غضب | پے ناصبان نار ذات لہب
بود سخت گر دشمن رو سیاہ | ز تیغ زبانش نیابد پناہ
بنظم سخن ہم ندارد نظیر | کلامش منور چو مہر منیر
غرض از ہمہ علم و فن ماہر است | چو خورشید یک باطن و ظاہر است
بکن عرض عالی بہ پیش خدا | کہ دارد ورا تا بروز جزا
بخصمان دین تُرک تازی کند | بہ تیغ زبان تیغ بازی کند

قطعہ تاریخ طبع نصر المومنین

بحروف معجمہ

کیا جب طبع نصر المومنین کو | کہ برہان ثبوت رنج و غم ہے
لکھی منقوط میں عالی نے "تاریخ" | چراغ مجلس شاہ امم ہے

سنہ ۱۳۱۶ ہجری

قطعہ تاریخ

از تصنیف عالی مرتبت والا منزلت شاعر شیرین مقال
مداح احمد و آل فردوسی زمان خاقانی دوران اکمل الکلا
جناب شیخ فدا علی صاحب المتخلص بعیش شاگرد رشید جناب عرش مرحوم مغفور

jabirabbas@yahoo.com

ہین ریاض الحسن جو عالم دین
مثل اونکا نہین زمانے مین
کیون نہ روح القدس کی ہو تائید
اہلسنت کے اک رسالہ کا
خوب ثابت کیا کتابون سے
نص سے مومنین اگر ضم ہو
ورد دین سے اسے جو چھپوایا
ہین وہ اونام کے رئیسون مین
طبع کے بعد یہ رسالہ پاک
فکر تاریخ طبع مجھکو ہوئی

اونکے علم و ہنر کا کیا کہنا
ہین وہ علم کلام مین یکتا
ہے مشام زمان بفضل خدا
کیا ہی دندان شکن جواب لکھا
تعزیہ کا بنانا اور رکھنا
ہو عیان نام اس رسالہ کا
کام تھا یہ محمد اصغر کا
ذی ہمم ذی حشم سحاب عطا
عیش میری نظر سے بھی گذرا
اب شریک ثواب مین بھی ہوا

طبع کا سال از سر بہجت
پاسخ خوب لاجواب لکھا

قطعہ تاریخ

نیر تابان سپہر بلاغت ماہ درخشان آسمان فصاحت مالک اقلیم سخنوری حاکم دیہیم مضامین گستری شاعر شیرین مقال عالی فہم نازک خیال حبیب لبیب حبیب نصیب جناب منشی سید تفضل حسین صاحب دیب شاگرد رشید

jabirabbas@yahoo.com

جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان صاحب المتخلص بہ آسیر مرحوم و مغفور

بحمد اللہ شد مطبوع اینک
کہ نصر المومنین نادر کتاب است

فیوضش مثل لطف حق بہر سو
ضیا بارش مثل آفتاب است

باثبات عزای شاہ مظلوم
دلیلے گو بیان شد انتخاب است

نظر کردن بران اجریست بیحد
بیانش باعث کسب ثوابست

کسے گو مانع امر عزا شد
نہ شرمش ز دین نہ از ایمان حجاب است

دلیلے گو کہ تا مقصد رساند
بمطلوب خودش ناکامیاب است

جواب مسکت و دندان شکن یافت
چہ گوید کس کہ نادم خود جواب است

مصنف عالم معقول و منقول
کہ مقدار علومش بے حساب است

رفیع الشان و ذی جاہ و ذوی القدر
چسان نامش بگیرم ترک والبست

معین طبع را از من چہ پرسی
محمد اصغر عالی جناب است

ندیدم دیگرے مثلش باو نام
کزو ہر اہل حاجت کامیاب است

ادیب این مصرع تاریخ بنویس
جوا باتش بگو کان لاجواب است

۱۳۱۶ھ

jabir.abbas@yahoo.com